بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت گہِ الفت میں

شہید صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقامِ شہادت
اور شہادت کا ایمان افروز تذکرہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ

www.KitaboSunnat.com

محمد مسعود عبدہ

مشربہ علم و حکمت

IQRA GRAPHICS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہادت گہِ الفت میں

شہید صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقام شہادت اور شہادت کا ایمان افروز تذکرہ

محمد مسعود عبدہ

مشربہ علم و حکمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مشربۂ علم وحکمت محفوظ ہیں

اہتمام .... محمد عبد منیب

ناشر .... مشربۂ علم وحکمت

اشاعت اول ۱۴۲۷ھ

اشاعت دوم ۱۴۲۸ھ

قیمت 70.00

ناشر: ☜ مشربۂ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0333-4994840 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: ☜ دار الکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆ شہید اور لغت اور اصطلاح میں ۷

① مکہ مکرمہ (سب سے پہلی شہادت گاہ) ۱۱

② بدر کے میدان میں ۵۱

③ عریض (غزوہ سویق) ۲۵

④ اُحد (چوتھا عظیم مشہد) ۲۶

⑤ رجیع کا چشمہ ۶۹

⑥ تنعیم میں ۷۴

⑦ بئرِ معونہ ۷۸

⑧ غزوہِ خندق (شہداء کا آٹھواں مرکز ۸۸

⑨ قینقاع کا بازار ۹۵

⑩ دیارِ بنوقریظہ ۹۶

⑪ غزوہِ غابہ (ذی قرد) ۹۸

⑫ القصہ (سریہ ذی القصہ) ۱۰۰

⑬ وادی القریٰ...... ۱۰۱

⑭ خیبر کی وادی ۱۰۳

⑮ بنوسُلَیم کی سرزمین (سریہ ابنِ ابی العوجا) ۱۰۹

⑯ سریہ ذات اطلح ۱۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑰ مُوتہ (شہادت گہ الفت)	۱۱۱
⑱ حرمِ مکہ	۱۱۷
⑲ فتح مکہ پر	۱۱۸
⑳ وادیِ اوطاس میں (غزوۂ حنین)	۱۲۰
㉑ طائف کا میدان	۱۲۴
㉒ تبالہ کا علاقہ (سریہ قطبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)	۱۲۷
㉓ سریہ قُدَیر......	۱۲۸
㉔ اطرافِ فدک	۱۲۹
㉕ بنو ثقیف میں	۱۳۰
☆ چند شہیدانِ حق	۱۳۲
☆ غلطی سے مسلمانوں کے اپنے ہاتھوں..............	۱۳۵
☆ کفار کی زد سے محفوظ رہے اور شہادت بھی مل گئی	۱۳۸
☆ شہادت گہ الفت میں (ایک نظر میں)	۱۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ وضاحت

شہادت!......ایک ایسا موضوع ہے جو ذِرْوَةُ الْاِسْلَام ''الجہاد'' کا نقطۂ عروج ہے۔ یہ وہ مقامِ رفیع ہے جو جان دینے کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے۔

زوجِ محترم......محمد مسعود عبدہٗ......غفر اللہ لہٗ......نے ''عہد رسالت کے شہداء پر ایک مقالہ لکھا، اس میں بعض جگہ تو تفصیل موجود ہے لیکن آپ نے عام طور پر شہدائے کرام کے صرف نام درج کرنے پر ہی اکتفا کیا......خواہش ان کی بھی تھی کہ شہید صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ایک کتاب مرتب کی جائے......چنانچہ احقرہ نے اس مقالہ کو سامنے رکھ کر عہدِ رسالت کے شہدائے کرام کا تعارف مرتب کرنے کی کوشش کی۔ یہ اللہ ہی کا کرم ہے کہ یہ کوشش کچھ شکل وصورت اختیار کر گئی لیکن اس میں زوجِ محترم کی تحریر کم......اور خود اس ناچیز بندی کی تحریر زیادہ ہے۔ ہونا بھی یہی چاہئے تھا کہاں ایک مفصّل کتاب......اور کہاں ایک مقالہ...... میری تحریر میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ محض اللہ رب العزّت کا کرم...... اور اس کے بعد زوجِ محترم غفر اللہ لہٗ کی محنت کا ثمر...... جو انہوں نے مجھے نثر نگاری سکھانے میں صرف کی۔

شہید اور شہادت کے لغوی اور اصطلاحی معانی بیان کرتے ہوئے موصوف نے ایک شعر درج کیا ہے۔

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی شعر نے عنوان بھی مہیا کر دیا۔

مجھے احساس ہے کہ موضوع جس بلند اسلوبِ نگارش ......اور تحقیق کا مقتضی ہے اس پر یہ ناچیز پورا نہیں اتر سکی ......اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ٹوٹی پھوٹی کوشش قبول فرما لے اور ہماری کوتاہیوں سے صرفِ نظر کر کے......اپنی رحمت کا سائباں مہیا کرے۔

دیباچہ طبع دوم: اب دوبارہ تحقیق کر کے مزید تنقیح کے ساتھ یہ ایڈیشن پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے قارئین نقشِ ثانی کو نقشِ اول سے بہتر پائیں گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم (آمین)

اُمِّ عبدِ منیب

ربیع الاول: ۱۴۲۸ھ

بمطابق مارچ: 2007ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید لغت اور اصطلاح میں

شاہد......گواہ

شہادت......گواہی

شہود اور شہادت کے معنی......موجود رہنا، سامنے ہونا کے ہیں۔ جو مشاہدہ کے ساتھ ہو۔ خواہ مشاہدہ بصر کے ساتھ ہو، یا عقل وفہم کے ساتھ ہو اور کبھی صرف حضور کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ﴾ (دانائے غیب وظہور)

شہود کا استعمال حضورِ مجرد کے ساتھ اَولیٰ ہے اور شہادت اس حضور سے مراد ہے جو مشاہدہ کے ساتھ ہو۔

نیز......شہادۃ وہ بیان ہے جو اس علم کی بنا پر سرزد ہو جو مشاہدۂ بصیرت یا مشاہدۂ بصر کے ذریعہ حاصل ہوا ہو۔

(بحوالہ لغات القرآن جلد سوم، صفحہ ۲۹۵، مصنف مولنا عبدالرشید نعمانی ، مولنا سید عبدالدائم الجلالی، مطبوعہ دینی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

شَهِدَ شُهُوداً فی المجلس	(مجلس میں حاضر ہونا)
شَهِدَ شَئی	(کسی شے کا معائنہ کرنا)
شاهد	(گواہی دینا) ج۔ شُهُود وَ شُهَّد
شهد	(س)، وَ شَهُدَ، شَهَادَةً

الشَّهِيْدُ و الشِّهِيْدُ۔ حاضر، گواہی میں امین۔ جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔(بحوالہ المنجد صفحہ ۵۴۵، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

شہداء نے غزوات میں شہادت حاصل کر کے رسول اکرم محمد ﷺ کے پیش کیے ہوئے عقیدۂ توحید کو عملاً قبول کیا اور نگاہ و دل سے محسوس کیا نیز وہ نظامِ حیات جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ انہوں نے اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں سنوارنے کی اہلیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اس یقین اور عینی مشاہدوں کے ساتھ رسولِ اکرم ﷺ کی صداقت کی شہادت کو زبانی ہی نہیں (اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ) بلکہ اپنی جان قربان کر کے اس گواہی کا معیار بھی پیش کیا۔

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

یہ وہ گواہی ہے، جس کے لیے زبان ہی نہیں بلکہ دل، جگر، آنکھ، کان، بازو، سر، سینہ، غرض ہر عضوِ بدن ...... ایمان و یقین کے جذبۂ توانا کے ساتھ ...... موت کی آغوش میں اتر کر پکارتا ہے:

فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَه ...... ''ربِ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا''۔

یہ وہ گواہی ہے جو صدیوں کے طویل سفر میں ...... لمحوں کے دوش پہ سوار ہو کر ...... ہمیشہ آوازِ حق و صداقت بن کر گونجتی رہتی ہے۔

یہ گواہی صرف اسی بندۂ مومن کا طرۂ امتیاز ہے جس کا روں روں شاملِ شہادت ہو کر اعلان کرے۔

﴿اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾

یہ وہ گواہی ہے جس میں صاحبِ اسوۂ حسنہ، محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کے دعویٰ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت کو خونِ جگر سے...... اَعلائے کلمۃ اللہ کے مینارۂ نور پر رقم کرنا پڑتا ہے۔

یہ وہ مقدس گواہی ہے جس کی توثیق و تائید کے لیے روح الامین ...... مہبط الکتاب کے لب اطہر پر ان آیاتِ بیّنات کی تنزیل کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

﴿فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (آل عمران۔۱۷۰)

"جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے، اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے (اور شہید ہو کر ان میں) شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منارہے ہیں کہ قیامت کے دن انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔"

قیامِ شہادت کی یہی وہ معراج ہے جس کو حاصل کرنے والے کے احترامِ مقام ...... ادبِ رفعت ...... حفظِ بقا ...... اور اعترافِ عظمت کے لیے" عِبَادُ الْمُؤْمِنِيْنَ " کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہدایت فرماتا ہے۔

﴿لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۵۴)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے"۔

شہید! جس کی روح کو ...... جنت الفردوس کی ابدی حیات میں پہنچانے کے لیے ...... موت سُبک سواری کا کردار ادا کرتی ہے۔

شہید! جس کے لیے شہادت جیسی حلاوت ...... شہادت جیسی نعمت ...... شہادت جیسی دولت سے بڑھ کر دنیا و عقبیٰ دونوں میں اور کوئی چیز نہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر "مانگو کیا چاہتے ہو تاکہ تمہیں عطا کیا جائے" ...... شہید عرض کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مجھے دنیا میں واپس بھیج تاکہ میں دس بار تیرے راستے میں لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں''۔

(صحیحین)

شہید! جو شہادت گہِ الفت میں ہنستا مسکراتا...... اپنے جسم کو خون میں ڈبو کر...... ناموسِ اسلام کا تحفظ کرتے ہوئے...... تب و تابِ جاودانہ کا اعزاز حاصل کر لیتا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ کلمہ طیبہ کا اقرار کرنے کے بعد جسم، جان اور مال کی فداکاری سے گزرے بغیر اسلام کی تکمیل اور اسلام کا دعویٰ ہی ناقص اور خام ہے۔ ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

''جس نے عمر بھر نہ جہاد کیا، نہ کبھی اس کی خواہش دل میں پیدا ہوئی، تو وہ منافقت کی موت مرا''۔ (مسلم، ج:۱۹۱۰)

اسلام کا دورِ اوّل...... قرونِ زرّین...... جس میں خود قائدِ اسلام، ھادیِ دین ﷺ موجود تھے۔ جب اسلام کا دعویٰ کرنا...... انگاروں پر لیٹنے کے...... اور آگ میں کودنے کے مترادف تھا۔ اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس بے مثال شہادتِ حق کا فرض ادا کیا، اس کی نظیر دنیا کبھی...... اپنی تاریخ میں دیکھ نہیں پائے گی۔

شہادت گہِ الفت کی وہ جھلکیاں...... وہ تابناک صداقتیں...... وہ زندہ و پائندہ وفاداری و جرأت کی روائتیں...... جن کے نقوشِ لازوال حیاتِ اسلام کا زرِ خالص ہیں، جو سیرتِ رسول ﷺ کے جمال و جلال کا...... حاشیہ حقیقت ہیں...... آیئے ذرا ایک ایک کر کے ان کے نظارہِ کمال سے اپنے قلب کو اخلاص...... اپنے ایمان کو بہارِ تازہ...... اور اپنے عمل کو مہمیز سے آراستہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلی شہادت گاہ

مکّہ مکرمہ

ابو المسلمین اور ابو الانبیاء کا مرکزِ سجود وطواف ...... ہاجرہ علیہا السلام کی سعیِ طلبِ رحمت کا مظہر...... ذبیح اللہ کی جاں سپردگی کا شاہد......صبحِ اسلام کا شفق ...... الدّاعی الی اللہ کا مولدِ معظّم...... سَابِقُون الاوّلون کا وطن...... دارالامن...... بیت الحرام کا حصار...... مکہ مکرمہ...... جہاں اعلانِ اسلام کے ساتھ ہی کفروشرک کے پہرے داروں کو یوں لگا جیسے ان کی جاہلانہ سرگرمیوں کے سمندر میں کسی نے پتھر پھینک دیا ہو۔

لیجئے! یا صباحاہ کے بعد کعبہ کے دامن میں ......مکہ کی گلیوں میں ...... عکاظ کے میلے میں......جبلِ بوقبیس کی وادی میں ...... ایک ہی چرچا......ایک ہی شور......ایک ہی تذکرہ ہونے لگا......محمد صابی ہوگیا......ابوبکر صابی ہوگیا......زید صابی ہوگیا......محمد کی بیوی خدیجہ صابی ہوگئی......علی......عمار...... یاسر......سمیہ......بلال......عثمان......زنیرہ......سعید بن العاص......زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہم)۔ سب صابی ہو گئے۔ اب کچھ کرنا پڑے گا۔ اس چنگاری کو یہیں ختم کرنا پڑے گا۔ ورنہ یہ بھڑک کر ایک بہت بڑا الاؤ بن جائے گی۔ تمہارے بتوں کو......تمہارے آباء کی جاہلانہ روش کو......تمہارے خمرومیسر میں ڈوبے ہوئے معمولات کو......تمہاری ثار کی خوں خوارانہ روایت کو......تمہارے لات وعزیٰ کی عزت کو......تمہارے حام ووصیلہ کے وجود کو......تمہارے صفروغول کے شگون کو......نگل جائے گی......اسے ہمیشہ کے لیے یہیں خاموش کردو۔

مکر سے......فریب سے......اتہام سے......الزام سے......جبر سے......جور سے ......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طعن و تشنیع سے...... گالی سے...... گلوچ سے...... تیر سے...... جیسے بھی ہو، اس کی پوری مزاحمت کرو...... سب کچھ اس مقصد کے لیے وقف کر دو......

اور لیجیے اس آوازِ صداقت کو سینے سے لگانے والے...... کفر و شرک کے ہر حربے کی لپیٹ میں آنے لگے...... انہی میں سب سے پہلی شہادت گہِ الفت...... مکہ مکرمہ میں جن اطہر نفوس نے حقِ شہادت ادا کیا، ان میں اولیت کا اعزاز پانے والی ایک عورت اور اس کے بعد دو قدسی صفات مرد:

(۱) سمیہ بنتِ خباط رضی اللہ تعالیٰ ؓ:

ہجرت نبوی ﷺ سے پہلے مکہ مکرمہ میں جس ہستی نے اپنی روح کی زبان سے تصدیقِ رسالت کر کے مرتبہِ شہادت میں سرفہرست نام پانے کا شرف حاصل کیا۔ وہ تھیں غریب الوطن یمنی شوہر یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی، سابقہ ابوحذیفہ مخزومی کی کنیز، عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قابلِ فخر ماں۔

جس کی مسکینی کی دہلیز پر شاہی وقار سربہ خم، جس کی غریبی پر ہفت اقلیم نچھاور، جس کی کمزوری کو جرأت و ہمت کی عظمتیں سلام کریں، جس کے صبر و استقلال کو دو جہانیں چومیں، وفائے عہد کی تاریخی علامت...... ایمان اور اسلام کی ناقابلِ تسخیر شخصیت! اس کا نام تھا۔
"سمیہ ؓ"

اے ردلیتِ پردہِ ناموسِ ما　　تابِ تو سرمایہ ناموسِ ما
طینتِ پاک مارا رحمت است　　قوتِ دین و اساسِ ملّت است
اے امینِ نعمتِ آئینِ حق　　در نفس ہائے توسوزِ دینِ حق

تلواروں کی دھاروں، نیزوں بھالوں کی انیوں اور دہکتے ہوئے انگاروں پر تصدیقِ صداقتِ رسول ﷺ اس کا معمولِ زندگی تھا۔ جھنجھلا کر کافر کے سفاک ہاتھ نے اس کی کوکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں برچھی گھونپ دی، جہالت کا باپ یہ سمجھا کہ صدائے حق ہمیشہ کے لیے خاموش ہوگئی لیکن تاریخ گواہ ہے۔اس کی روح سے نکلنے والے مقدس الفاظ:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد" رَسُوْلُ اللّٰه "

"حقِ معبودیت اور حکومت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور محمد اللہ کے سچے رسول ہیں"۔

اپنے دامن میں غیر فانی زندگی سموئے ہوئے اس شان کے ساتھ فضاؤں میں تحلیل ہوئے کہ آج تک ہر لحظہ، ہر سمت، یہی آواز گونج رہی ہے:

" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد" رَسُوْلُ اللّٰه "

اس آواز کو خاموش کرنے کی مذموم و ناکام کوشش کا بدنما داغ، جس کے ماتھے کو نصیب ہوا، جس کے مقدر میں بدبختی سرِ فہرست لکھی گئی......وہ تھا ابوجہل!

(۲) یاسر رضی اللہ عنہ:

سمیہ بنتِ خباط رضی اللہ عنہا کے شوہر......بنومخزوم کے غلام ...... یکے از سابقین الاسلام ......

کفارِ مکہ نے انہیں بہت ستایا...... بہت مارا......اتنی اذیتیں ان کے گھر کے تینوں افراد (بیوی، میاں، بیٹا) کو دیں کہ رسولِ اکرم بشیر و مبشر ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا:

" اے آلِ یاسر! صبر کرو تمہارا مقام جنت ہے"۔(مستدرک حاکم، الرحیق المختوم: ۱۵۷)

کفار کے ظلم و ستم کی تاب نہ لا کر......ان کا جسمِ خاکی ساتھ چھوڑ گیا مگر وہ عہد و پیماں جو روح و قلب نے اللہ تعالیٰ......اور اپنے رسول اللہ ﷺ سے باندھا تھا۔اس میں ذرا سی بھی لرزش نہ آئی......نہ کوئی ظالم و جابر ہاتھ اسے توڑ سکا۔ ہاں پھر وہی صدائے حق فضاؤں میں گونجی:" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد" رَسُوْلُ اللّٰه "

گر اک چراغِ حقیقت کو گُل کیا تم نے

تو موجِ دود سے صد آفتاب ابھریں گے (نعیم صدیقی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ:

سیرۃ النبی ﷺ میں سید سلمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ نے "الاصابہ فی احوال الصحابۃ" "ذکرِ حارث بن ابی ہالہ" کے حوالے سے رسول ﷺ کے ربیب حارث بن ابی ہالہ کا نام سب سے پہلے شہید سے منسوب کیا ہے لیکن دوسری سیرت کی کتابوں میں اس کی تصدیق نہیں مل سکی۔ پھر بھی اس حوالے سے جو کچھ آپ نے لکھا ہے، لفظ بلفظ پیشِ خدمت ہے:

"جب آپ نے حرمِ کعبہ میں جا کر توحید کا اعلان کیا۔ کفّار کے نزدیک یہ حرمِ پاک کی سب سے بڑی توہین تھی۔ اس لیے دفعتہً ایک ہنگامہ سا برپا ہو گیا۔ اس لیے ہر طرف سے لوگ آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے۔ رسول اللہ ﷺ کے ربیب حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ گھر میں تھے۔ ان کو خبر ہوئی، دوڑے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کو بچانا چاہا لیکن ہر طرف سے ان پر تلواریں ٹوٹ پڑیں اور وہ شہید ہو گئے اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا جس سے زمین رنگین ہوئی۔ (سیرۃ النبی صفحہ ۳۱۱، مطبوعہ دار المصنفین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری شہادت گاہ

بدر کے میدان میں

اب آیئے مدینہ منورہ سے اسّی میل دور رسولِ اکرم ﷺ کی صداقت کے شہداء کی بستی......میدانِ بدر کی طرف......

بیضوی شکل کا میدان جس کے چاروں طرف پہاڑیاں ہیں۔تقریباً ساڑھے چار میل یا پانچ میل کا یہ میدان اور یہ مسجد عریش (جہاں رسولِ اکرم ﷺ کا سائبان تھا) جہاں آپ اپنے ربِ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر رات بھر فتح ونصرت کی التجا کرتے ہوئے کہتے رہے:

"اَللّٰھُمَّ انشدک عہدک ووعدک اللھم ان شئت لم تعبد"

"یا حی......یا قیوم ......اے بلا واسطہ غیرے زندہ رہنے والے، اے بلاشرکت غیرے قائم دائم...... تیری توحید اور میری رسالت کے پکّے اور سچے گواہ تھوڑے ہیں ، بہت تھوڑے ،حق و باطل کی جنگ میں اگر انہیں کچھ ہو گیا تو پھر تیری وحدانیت اور حاکمیت کو قیامت تک کوئی تسلیم نہیں کرے گا "۔

- اور وہ سامنے احاطہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں ان چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسمِ اطہر آرام فرما ہیں۔جنھوں نے زبانی نہیں بلکہ اپنی جان کی قربانی دے کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسولِ اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دی اور بدر کے میدان میں اترنے سے پہلے مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے اس دعوے کی سچائی پر اپنے مقدس خون سے مہر ثبت کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یارسول اللہ ﷺ ہم سے خطاب فرما رہے ہیں''۔

اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلتے رہیے، ہم آپ ﷺ کو بنی اسرائیل کی طرح جواب نہیں دیں گے جیسے انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا:

﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ (المائدہ:۲۴)

''پس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور لڑو ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں''۔

لیکن ہم یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ اپنے رب کے حکم سے لڑیں، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ لڑیں گے۔ اللہ کی قسم! آپ ہمیں برک الغماد تک لے کر جائیں گے تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہیں''۔

اور ہوا بھی یہی ...... اپنے اس دعوے کی تصدیق صحابہ کرام نے اس انداز اور شان کے ساتھ کی اور توحید ورسالت کی گواہی دی:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

گواہی ایسا دوام بخشا کہ ان کے مقدس خون کے قطرے سے نکلنے والی شعاع سے ہی اس گواہی کے الفاظ مشرق ومغرب، شمال وجنوب کی فضاؤں میں ایسے مدغم ہوئے کہ آج تک خشکی وتری، بلندی اور پستی، زمین وآسمان کے خلاء میں ہر لمحہ، ہر ساعت، ہر سو یہی صدا آرہی ہے اور قیامت تک آتی رہے گی۔

'' ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس وحدہٗ لاشریک اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور محمد اس کے عبد اور رسول ہیں۔''

اور اب ان شہدائے بدر کے اسماءِ گرامی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

(۱) مہجع بن صالح رضی اللہ عنہ:

قوم عک سے نسبتی تعلق ...... اور اسلام سے ابدی تعلق رکھنے والے ...... عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آزاد کردہ غلام ...... جن کی غلامی پر ...... ہزار آزادی قربان ہونے کے لیے بے قرار ہو...... جن کے اعزازِ شہادت پر...... اہلِ اسلام کے دل رشک کریں ...... یوم الفرقان سب سے پہلے جس بندۂ رب کے جسم و جان نے ...... توحید و رسالت کی گواہی پر لبیک کہا وہ ''مہجع بن صالح رضی اللہ عنہ'' ہیں۔ جن کے بارے میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' یَوْمَئِذٍ مَهْجع سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ ''

'' آج مہجع شہداء کے سردار ہیں (از رحمۃ للعالمین، جلد: ۲)

(۲) عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ:

عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب بن عبدِ مناف بن قصیٰ ...... رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نسب ...... ہم قبیلہ ...... عثمان بن مظعون، عبد اللہ بن ارقم اور ابو سلمہ بن اسد جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نعمتِ اسلام کا شرف پانے والے ...... مواخاتِ مکہ میں بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی ...... مواخاتِ مدینہ میں عمیر بن حمام انصاری شہیدِ بدر کے برادر ...... تاجدارِ خلقِ عظیم کے ہاتھوں (سریہ رابغ میں) لوائے امارت پانے والے ...... ابتدائے ہجرت میں عبد الرحمٰن بن سلمہ عجلانی کے مہمانِ مکرّم ...... معرکہ بدر میں سب سے پہلے زخم کھانے والے ...... جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ'' قریش کے تین سرغنہ عتبہ ...... شیبہ اور ربیعہ ...... میدان میں نکلے۔ تین خوش قسمت انصاری عوف بن عفرا ...... معوذ بن عفرا اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم نے انہیں للکارا ...... لیکن بہادری کے نشہ میں مست کفر کے جغادریوں نے کہا! ہمارے ہمسروں کو بھیجو ...... چنانچہ عبیدہ بن حارث ...... حمزہ ...... اور علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم تائیدِ دینِ قیم کے لیے مقابلے پر آئے۔

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیبہ کو ...... اور علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو جوشِ ایمانی کا نشانہ بنایا، کفر کے دوستون وہیں ڈھیر ہوگئے جب کہ ...... عبیدہ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحارث رضی اللہ عنہ کی ٹانگ راہِ حق میں کٹ کر الگ ہوگئی۔علی وحمزہ رضی اللہ عنہما اپنے اپنے مدِ مقابل کو ختم کرنے کے بعد ادھر متوجہ ہوئے......عتبہ جو عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بری طرح زخمی تھا اس کو بھی واصلِ جہنم کر دیا۔مسلمان مدینہ واپس ہو رہے تھے۔وادیِ صفراء میں پہنچ کر...... یہ طائرِ جنت ۶۳ سال کی عمر میں جنت کو پرواز کر گیا۔

(بحوالہ ابنِ ہشام والرحیق المختوم ص:۳۵۵)

(۳) عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فاتحِ ایران کے برادرِ حقیقی......عمر میں کم سن لیکن جذبۂ شہادت میں بڑے بڑوں میں ایک......غزوۂ بدر کے سب سے چھوٹے شاہد اور شہید......۱۴ برس کے سن میں ہجرت کی......اور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انہی کے ہم عمر انصاری عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی اخوت میں منسلک کر دیا۔

غزوۂ بدر میں رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کم سن مجاہدوں کو واپس کر دیا تو انہیں بھی یہی حکم ملا......حکم سن کر اتنا روئے اتنا روئے......کہ ربِ قدیر کو ان کی اس ادا پر پیار آ گیا۔ طفلانہ گریہ......اور ایمانی ولولہ نے اپنا اثر دکھایا......رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف جہاد کی اجازت دی بلکہ خود دستِ مبارک سے تلوار حمائل کی......تلوار لمبی......اور کم سن مجاہد کا قد بھی کم سن......پھر بھی وفورِ جوش سے کفار کی صفوں میں گھس گئے، دل کھول کر اہلِ کفر کو تہِ تیغ کیا اور بالآخر ابدی مسکراہٹوں سے بھرپور زندگی میں منتقل ہو گئے...... ظالم عمرو بن عبدِ ود نے اپنے لیے جہنم واجب کر لی۔ (بحوالہ الرحیق المختوم، سیر الصحابہ جلد:۲)

(۴) عاقل بن ابی بکیر بن عبد یالیل رضی اللہ عنہ:

اسلام کے اوّلین مرکز......دارِ ارقم......میں نعمتِ اسلام سے اپنی جھولی بھرنے والوں کی خوش قسمت جمعیت میں سے......اوّلیت کا شرف جن کو حاصل ہوا وہ ابی بکیر کے چار بیٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ایاس ......خالد......عامر......اور عاقل ، چاروں ایک ساتھ اسلام سے بہرہ ور ہوئے...... ایک ساتھ اپنے دین کے تحفظ اور احیاء کے لیے ہجرتِ مدینہ پر کمربستہ ہوئے...... چاروں کی مہمان نوازی کا شرف......رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔

عاقل بن ابی بکیر رضی اللہ عنہ کو مواخاتی رشتے کی حیثیت سے مجذر بن زیادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی معیت نصیب ہوئی۔

یومِ فرقان (بدر) کے دن مالک بن زہیر کے ناپاک ارادے نے......وار کیا......اور ربِ کریم نے ان کو حیاتِ جاوید کا وارث بنا دیا۔ (سیر الصحابہ، جلد:۲، ص:۳۲۶)

(۵) عمیر بن عبد عمیر بن نضلہ رضی اللہ عنہ:

ابو محمد کنیت......اور ذوالشمالین لقب......ہجرتِ مدینہ فرمائی......اور سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کے مہمان قرار پائے۔ جب رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات سے مہاجرین وانصار کو دین کی سلکِ محبت میں پرو دیا تو یہ یزید بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کے بھائی بنائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اخوت کا یہ تعلق اتنا قوی اور مضبوط کیا کہ دونوں بھائی بدر ہی میں شہادت کے مرتبہ بلند سے سرفراز ہوئے۔ (طبقات ابن سعد۔ سیر الصحابہ جلد:۲، ص:۳۰۰)

(۶) عوف یا عوذ بن عفرا انصاری رضی اللہ عنہ

بدر کی شہادت گاہ کا ایک ہنستا مسکراتا، چہرہ......گلاب کے پھولوں سے بڑھ کر معصوم ...... چٹانوں سے زیادہ عزم وثبات کا پیکر......معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی......والدِ محترم کا نام حارث......لیکن کتبِ رجال نے ان کی عظیم ماں ہی کے حوالے سے انہیں لکھا......اور متعارف کیا......یعنی عفرا...... یہ وہی عفرا ہیں جو سات بیٹوں کی ماں ہیں...... اور چار بیٹوں نے بدر کے دامن میں...... لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کے اعلانِ صداقت میں شرکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔(بحوالہ رحمۃ للعالمین)

(۷) معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ:

عفراء وہ خوش نصیب خاتون ہیں جن کے چار بیٹے یوم الفرقان کو دینِ حق کی تائید و تصدیق کے لیے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں نکلے۔ معوذ......انہی بھائیوں میں سے ایک ہیں۔

معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔"بدر کا معرکہ گرم ہوا۔میں نے ابوجہل کو تاکا......اور اس کی پنڈلی پر تلوار ماری......اس کا پاؤں نصف پنڈلی سے اُڑ گیا۔جس وقت یہ پاؤں اُڑا ہے۔میں اسے اس گٹھلی سے تشبیہ دے سکتا ہوں۔جو موصل کی مار پڑنے پر جھٹک کر اُڑ جائے۔ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے دیکھ لیا اور جوشِ انتقام میں میرے کندھے پر تلوار ماری جس سے میرا کندھا لٹک گیا۔میں اس لٹکتے ہوئے کندھے کے ساتھ ہی لڑتا رہا۔ جب یہ لٹکتا ہوا کندھا مجھے بہت زیادہ اذیت دینے لگا اور لڑنے میں مزاحم ہونے لگا تو میں نے پاؤں رکھ کر اسے کھینچ کر الگ کر دیا۔اس کے بعد ابوجہل کے پاس معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ پہنچے،انہوں نے اسے ایسی کاری ضرب لگائی کہ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔البتہ سانس ابھی باقی تھا بعد ازاں ابوجہل کا سر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کاٹا اور معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ خود دادِ شجاعت دیتے دیتے......کفار کو تہِ تیغ کرتے کرتے شہید ہو کر فوزِ عظیم کے دروازے میں داخل ہو گئے۔(صحیح بخاری ۱/۵۸۶۔الرحیق المختوم،ص:۳۶۲)

(۸) حارثہ بن سُراقہ رضی اللہ عنہ:

بدر کی شہادت گاہِ الفت میں ہدیہ جاں پیش کرنے والے سب سے پہلے انصاری شہید۔ خاندانِ بنونجار کے چشم و چراغ......ربیع بنتِ نضر رضی اللہ عنہا......انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حقیقی پھوپھی کے لختِ جگر......ماں بیٹا نعمتِ اسلام سے اکٹھے بہرہ یاب ہوئے......جب بدر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے اسلام کے فدا کاروں کو صدا دی گئی۔ تو سب سے پہلے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ہدیہ جاں پیش کرنے کے لیے نکلے۔ بروایت بخاری...... رسول اللہ ﷺ سے نگران کی ذمہ داری ملی۔ ابھی معرکہ کارزار گرم نہیں ہوا تھا کہ ایک حوض پر پانی پیتے ہوئے حبان بن عرفہ نے غافل پا کر تیر کا نشانہ باندھا۔ رب العزیز کی طرف سے شہادت کا حکم جاری ہو گیا اور سیدھے دار الفردوس میں پہنچ گئے۔

بدر کا معرکہ ختم ہوا۔ مسلمانوں کو فتح ملی، اہلِ بدر واپس آئے تو ربیع بنتِ نضر رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئیں۔ عرض کیا! "یا رسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت ہے تھی اب اگر وہ جنت میں ہے، تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ کسی برے حال میں ہے تو آپ ﷺ دیکھیے میں کیا کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"وَيحَكِ اَوَ هَبِلْتِ؟ او جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ اِنَّهَا جِنانٌ كثيرةٌ وانّه في الجنة الفردوس".

افسوس کیا تو دیوانی ہے، حارثہ کہاں ہے؟ جنت میں یا جہنم میں؟"

"جنت ایک نہیں بہت زیادہ ہیں اور تمہارا دل بند سب سے اعلیٰ جنت الفردوس میں ہے"۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی، باب فضل من شہد بدر)

زبانِ رسالت سے یہ مژدہ سن کر مامتا کے دل کو قرار آ گیا۔ بے ساختہ خوشی سے زبان سے نکلا "بخ بخ...... حارثہ"!

"واہ واہ حارثہ" (سیر الانصار، جلد ۱، ص: ۳۰۲)

(۹) یزید بن حارث رضی اللہ عنہ یا حرث قیس بن مالک رضی اللہ عنہ

انصار کے قبیلہ بنو نجار سے تعلق تھا۔ غزوۂ بدر ہی میں اپنے مواخاتی بھائی عمیر بن عبدِ عمیر بن نضلہ رضی اللہ عنہ مہاجر کے ساتھ شہادتِ حق کا فریضہ بسر و چشم ادا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ:

سلسلۂ نسب عمیر بن حمام بن زید بن جموح ...... خاندانِ بنو سلمہ کے چشم و چراغ ...... بدر ہی کے شہید عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مواخاتی بھائی ...... بدر کی شہادت گہ الفت کی طرف پیش قدمی کے لیے رسولِ اکرم ﷺ نے جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''شُـــدُّوْا'' ''چڑھ دوڑو'' پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جو بھی ڈٹ کر ...... ثواب سمجھ کر ...... آگے بڑھ کر ...... اور پیچھے نہ ہٹ کر ...... لڑے گا اور مارا جائے گا ...... اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔ پھر فرمایا: اس جنت کی طرف اُٹھو جس کی پہنائیاں آسمان اور زمین کے برابر ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد سن کر عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بہت خوب، بہت خوب'' ...... رسولِ اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ ''تم بہت خوب کیوں کہہ رہے ہو؟'' عرض کیا! ''اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے امید ہے کہ میں بھی جنت والوں میں سے ہوں گا''۔ اس کے بعد توشہ دان سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے۔ پھر کہنے لگے ''میں اتنی دیر تک اگر زندہ رہا کہ کھجوریں کھالوں تو زندگی طویل ہو جائے گی۔''

اس خیال نے جسم میں برقی رو دوڑا دی۔ تیزی سے دشمن پر ٹوٹ پڑے ...... ساتھ ساتھ یہ رَجز پڑھتے جا رہے تھے:

فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ زَاد اِلَّا التُّقٰی وَ عَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرُ فِی اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ وَ کُلَّ زَادٍ عَرَفْتہ النَّفَادِ
خَیْرُ التُّقٰی وَ السَّیْرُ وَالرَّشَادِ

اور آناً فاناً جو کچھ زبان نے ابھی کہا تھا۔ عمل نے اسے سچ ثابت کر دکھایا۔

(مسلم، ۲/۱۳۹۔ مشکوٰۃ، ۲/۳۳۱۔ الرحیق المختوم، ص: ۳۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)سعد بن خیثمہ الانصاری رضی اللہ عنہ:

ابو خیثمہ کنیت ......خیر لقب ......شہید ابن شہید ......بیعتِ عقبہ کے معاہدے میں شریک......رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان کو انصار کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف کا نقیب مقرر کیا۔ ہجرت کے بعد ان کے بیتِ سعادت کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ رسولِ دوسرا ﷺ اس میں دن کو نشست فرماتے اور مدینہ......قباء......اورعوالیِ مدینہ کے مکین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے۔ ان میں سے اکثریت اپنے دامن میں ایمان و اسلام کے موتی سمیٹ کر لے جاتی...... بدر کا معرکہ پیش آیا تو بیٹے سعد......اور......باپ خیثمہ دونوں نے قرعہ ڈالا...... شہادت کا اعزاز سعد رضی اللہ عنہ کا مقدر ٹھہر چکا تھا۔ لہٰذا انہی کا نام نکلا......اور خیثمہ احد میں شہادت سے ہم کنار ہوئے۔ بدر میں دلیرانہ لڑے...... بالآخر طعیمہ بن عدی مشرک کا تیر لگا...... اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کی صدائے توحید پر مہرِ تصدیق ثبت کرتے ہوئے تب وتابِ جاودانہ حاصل کر لی۔(سیر الانصار،جلد:۲،ص:۳۴)

بدر کے میدان نے جن قدسی صفات ۳۱۳......نفوسِ مطہر کی ایمانی جرأت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا......ان میں سے یہ تین نام بھی اسی سرزمین میں اپنا خون جذب کر کے دارالابد کی طرف گامزن ہوگئے:

(۱۲)رافع بن معلّٰی بن لوذان انصاری رضی اللہ عنہ:

(۱۳)عمار بن زیاد بن سکین رافع انصاری رضی اللہ عنہ:......قبیلہ بنو عبد الاشہل کے ایک ممتاز فرد......

(۱۴)مبشر بن عبد المنذر بن زبیر بن زید انصاری، الدوسی رضی اللہ عنہ۔

ملاحظہ: مولانا سیّد سلیمان سلمان منصور پوری نے رحمۃ للعالمین جلد دوم کے حاشیے میں لکھا ہے کہ مندرجہ بالا شہدائے بدر کے نام زرقانی اور الاستیعاب کے متفق علیہ ہیں۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مجھے مزید تین نام ملے ہیں......

① صفوان بن بیضاء فہری ② عبداللہ بن سعید عاص الاموی

③ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ

صحیح بخاری کی ایک روایت سے پتا چلتا ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے۔ بنی عامر بنی لوی ان کا قبیلہ تھا یا یہ کہ ان کا قبیلہ بنی عامر بن لوی کا حلیف تھا۔ یہ بدر کے بعد حجۃ الوداع کے مہینے میں فوت ہوئے۔ ان کی بیوی سبیعہ بنتِ حارث اسلمیہ تب حاملہ تھیں۔ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جلد ہی غالباً پچیس دن بعد وضعِ حمل ہوا تو نفاس سے فارغ ہو کر ان کی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا نکاح کرنے کی اجازت دی تو گویا عدت ختم ہو گئی۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شہد بدرا)

معیارِ شہادت......معیارِ وفا وصداقت......خلافتِ الٰہیہ کے ان معماروں سے کوئی سیکھیے۔ سلام ان پر......ان کی مقدس ارواح پر......اور اے میدانِ بدر تیرے ذروں پر......تیری فضاؤں پر جن میں آج صدائے اللہ اکبر......گونج رہی ہے۔

شہادت ہے مطلوب ومقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

(اقبال)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری شہادت گاہ

عریض (غزوۂ سویق)

غزوۂ بدر کے صرف دو ماہ بعد ذوالحجہ دو ہجری کو ابوسفیان دوسو مشرکین کی جمعیت ساتھ لے کر...... مدینہ منورہ سے بارہ میل دور...... وادیٔ قناۃ کے سرے پر واقع...... نیب نامی پہاڑی پر آکر رکا۔ اس کا ارادہ مسلمانوں پر حملہ کر کے بدر کی شکست کا بدلہ لینا تھا۔ اکیلا رات کی تاریکی میں مدینہ منورہ آیا۔ یہودی حی بن اخطب سے مدد چاہی، اس نے انکار کر دیا...... پھر بنونضیر کے سردار سلام بن مشکم کے پاس پہنچا۔ اس نے حالات سے آگاہ کیا اور مہمان نوازی بھی کی، ابوسفیان وہاں سے نکل کر ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ایک دستہ بھیج کر مدینے کے اطراف میں...... عریض...... نامی مقام پر حملہ کیا۔ کھجور کے درخت کاٹے، کچھ جلا دیئے۔ ایک انصاری اور اس کے حلیف کو کھیت میں قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو تعاقب کیا۔ وہ بھاگ نکلا اور بوکھلا ہٹ میں ستو اور بہت سا ساز و سامان پھینکتا گیا تاکہ بوجھ ہلکا ہو اور بھاگنے میں آسانی رہے۔ مسلمان ستو اور ساز و سامان کے ساتھ لوٹے اور اس غزوہ کا نام سویق (ستو) رکھ دیا۔ (رحیق المختوم ص: ۳۹۵)

اس غزوہ میں دو مسلمان شہید ہوئے۔

① معبد بن عمرو رضی اللہ عنہ انصاری تھے۔

② معبد بن عمرو انصاری کا ایک حلیف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہیدانِ توحید و رسالت کا چوتھا عظیم مشہد

اُحد

یوم الفرقان کا معرکہ گزرے ایک سال کی مدت گزر چکی لیکن قریش کو چین کہاں؟ انہوں نے سال بھر کی اجتماعی تجارت کا منافع اور اس کا راس المال آئندہ مقابلہ کے لیے مختص کر دیا...... علاوہ ازیں ہر شخص کو دامے، درمے، سخنے، قدمے...... اس معرکہ میں شمولیت کے لیے ابھارا...... ستر مقتولین کا بدلہ لینے کے لیے عورتیں بھی میدان میں نکل آئیں تاکہ اپنے عشوہ و ناز...... اور سازِ گلو کے ساتھ کفارِ قریش کا جذبہ جنگ تیز کریں۔

ادھر معلمِ کتاب و حکمت کے عزم و توکل نے نوجوانانِ مدینہ کے جوشِ جہاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے...... مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ آرائی کے لیے جبلِ احد کے دامن میں پڑاؤ کیا۔

ادھر پانچ ہزار کا اسپ و اشتر اور تیغ و زرہ سے لیس کافر جنگ جوؤں کا لشکر...... اور ادھر ایمان و توکل سے آراستہ...... کوہساری استقامت لیے...... صرف سات سو قدسی صفات مجاہدینِ اسلام...... جن میں سے کھوٹے سکے منافقت کی چال چل کر...... ایک بار گھروں سے نکل کر مدینہ کو لوٹ چکے تھے۔

رسولِ انقلاب ﷺ نے صف بندی کی...... کم سن مجاہدین کو واپس گھروں کی طرف بھیج دیا لیکن چند ایک کے جوشِ ایمان نے گوارہ نہ کیا اور بڑے خوبصورت انداز میں رسالت مآب ﷺ سے جہاد کی اجازت حاصل کر لی۔

میمنہ...... میسرہ...... اور قلب کے علاوہ جبلِ رماۃ پر...... جو لشکر کی پشت کی جانب تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچاس تیر اندازوں کو...... عبداللہ بن جبیر بن نعمان رضی اللہ عنہ کی قیادت میں کھڑا کر کے فرمایا:

" کافروں کے شہسواروں کو تیر اندازی کے ذریعے ہم سے دور رکھنا۔ ہم جیتیں یا ہاریں تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا، اگر دیکھو کہ ہم مارے جا رہے ہیں تو بھی ہماری مدد کے لیے نہ آنا اور اگر دیکھو کہ ہم مالِ غنیمت سمیٹ رہے ہیں تو بھی ہمارے ساتھ شریک نہ ہونا۔"

(احمد، طبرانی، حاکم، فتح الباری)

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً یہ حکم دیا کہ:

" اگر تم لوگ دیکھو کہ پرندے ہمیں اچک کر لے جا رہے ہیں، تو بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، یہاں تک کہ میں تمہیں بلا بھیجوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے، انہیں کچل دیا ہے تو بھی اپنی جگہ سے مت ہلنا، جب تک کہ میں نہ بلا بھیجوں"۔

(بخاری، کتاب الجہاد)

لیکن تیر اندازوں نے جب دیکھا کہ کفّار کا لشکر بھاگ اٹھا ہے، مسلمان مالِ غنیمت سمیٹنے لگے ہیں، تو وہ اپنے امیر کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہاں سے ہٹ گئے سوائے چند تیر اندازوں کے جن میں ان کے قائد عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ دشمن نے دور سے تاکا...... درہ خالی دیکھا اور چکر کاٹ کو مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فتح شکست میں بدل گئی...... جمعیت منتشر ہوگئی...... کفّار نے مشہور کر دیا کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیئے گئے۔

یہ سننا تھا کہ حوصلے پست ہوگئے۔ مسلمان مجاہدین میں سے ستّر نفوس نے اس شہادت گاہ میں اپنے سر کٹا کر...... ایک ایسی داستانِ شجاعت...... اوراقِ تاریخ پر...... تحریر کی، جس کی مثال نہیں مل سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اب اس شہادت گاہ کا تعارف

مدینہ منورہ سے تین میل دور احد پہاڑ کی اپنی زبانی:

کبھی نیلگوں، کبھی عنابی اور کبھی گہری سُرخی مائل، کبھی سرمئی، کبھی کالی رنگت اختیار کر کے شاید گزری یادیں دہراتا رہتا ہے، میرے ہی دامن میں رحمتِ دو عالم کے دندانِ مبارک شہید ہوئے اور لبِ مبارک پر گہرا زخم آیا۔ خود کی دو کڑیاں رخسار مبارک میں گھس گئیں۔ پھر بھی رحمت و شفقت کے مصدر و منبع محمد ﷺ یہی فرماتے رہے:

اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

''اے اللہ میری قوم کو راہِ ہدایت دکھا دے۔ یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔ انہیں معاف فرما دے''۔

تو میں سب کچھ دیکھتا رہا...... خاموش...... بے جان...... حکمِ الٰہی سے بستہ و جامد اور پھر جب ابو عامر فاسق کے کھودے ہوئے گڑھے میں رسول اللہ ﷺ گرے تو مجھے اتنا غصہ آیا کہ میرا چہرہ لال ہو گیا۔ آج بھی اس لمحہ کے یاد آتے ہی میرا جسم انگاروں کی طرح لال ہو جاتا ہے۔ وہ تو اچھا ہوا۔ رحمت دو عالم ﷺ نے میری کوکھ کے ایک حصہ میں اپنے سر مبارک کو ٹکا لیا، مجھے تسلی ہو گئی اور میں ضبط کر گیا اور پھر میرے بلند و بالا سینے کے ایک کونہ (غار) میں استراحت فرما کر تا قیامت مجھے جو عزت بخشی، وہ لمحہ یاد آتے ہی مجھ پر خوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اس وقت مجھے جو بھی دیکھتا ہے...... میری مسکراہٹیں اسے بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور پھر...... ان تیر اندازوں کی بھول سے اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی گواہیاں دینے والوں پر...... جہالت اور شرک کے ماروں نے کس انداز سے ہلہ بولا...... الامان الحفیظ۔

ان لمحوں میں...... رسول اللہ ﷺ کے چچا...... حمزہ رضی اللہ عنہ پر حبشی کے بزدلانہ حملے...... ہندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کلیجہ چبانے اور پھر جسمِ اطہر کے ساتھ وحشیانہ سلوک کو دیکھ کر مجھ پر جو بیتی ...... بس میں دم بخود رہ گیا۔ جب میں سیاہ اور خوفناک لگتا ہوں تو اصل میں میری یادوں میں وہی لمحات زندہ ہو جاتے ہیں اور اس المیہ کو دیکھ کر ...... رسول اللہ ﷺ کا ضبط وصبر دیکھ کر، مجھے نعمتِ صبر ملی اور میں ایک جامد و ساکت پتھر ...... خاموش رہا۔ اُف! ایسا المیہ کہ تا حیاتِ اقدس ...... جب بھی وحشی کو دیکھتے تو صرف اتنا فرماتے:

" میرے سامنے مت آیا کرو۔" یہ کبھی نہیں فرمایا! " مجھے تم پر غصہ آتا ہے۔" فرماتے ...... " مجھے اپنے پیارے چچا یاد آجاتے ہیں۔"

" اور پھر میرے لیے سب سے بڑی حوصلہ افزا ...... ان مومنوں کی شہادتیں ہیں جن کے مقدس لہو کو میں نے اپنے ذروں میں آج تک سمویا ہوا ہے، میں ان کی عظمتوں کی یادگار ہوں ...... میں ان کی شہادت کے بے مثال انداز کی تاریخ ہوں۔" مجھے آج بھی یاد ہے ...... اسلامی لشکر میں خالد کے حملہ سے افراتفری مچ گئی تھی۔ ہبل وعزیٰ، لات ومنات کے پُجاری، ایک بار پھر منظم ہو کر ایک اللہ، ایک رسول ﷺ، ایک کنبہ ...... اور ایک دستورِ حیات کی صداقت کے گواہوں پر ٹوٹ پڑے تو ذاتِ والاصفات ﷺ کے اردگرد جاں نثار ڈھال بن گئے۔ ایک ایک نے بڑی جرأت سے ڈٹ کر شہادت پیش کی:

" اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ. "

ان میں سے ایک نے تو آپ ﷺ کے قدمین شریفین میں شہادت کا شاہد خود اپنے نبی ﷺ کو بنایا۔

اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا ...... حبیب بن زید بن عاصم ...... جنھوں نے مسیلمہ کذّاب کو کیفرِ کردار تک پہنچایا ...... اس عظیم بیٹے کی ماں، ملّتِ اسلامیہ کی عظیم ماں ...... اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا حفاظت کے لیے چٹان بن گئیں۔ عمرو بن قمئیہ نے بہت ضربیں لگائیں۔ کندھے پر شدید زخم آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جرأتِ ایمان میں جنبش نہ آئی۔

اور ابودجانہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت تو میں بھول نہیں سکتا۔ تیر پر تیر کھا رہے تھے۔ جسم چھلنی ہو گیا لیکن صداقتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سے منہ نہیں پھیرا۔

سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کو رحمتِ دو عالم تیر دیتے جاتے اور فرماتے:

"میرے ماں باپ تم پر قربان تیر چلائے جاؤ۔"

اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے کس شان سے ابنِ قمیہ کے وار کو جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا، اپنے ننگے ہاتھوں پر جھیل کر کمال کر دیا۔ ان کا ہاتھ کٹ گیا، پھر بھی کہا: جسم کا ایک ایک حصہ کٹ جائے تب بھی زبان و عمل سے صداقتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہم نہیں چھوڑ سکتے۔

میرے دامن میں آج وہ ستر (۷۰) دینِ قیّم کے موحد شہید آرام فرما ہیں۔

معزز قارئین! ان پر سلامِ عقیدت بھیجئے اور وعدہ کیجیے کہ ہم بھی اسی نظامِ حیات اور توحید و رسالت کے عمر بھر مؤید و مصدّق رہیں گے۔

یاں پر خونِ شہیداں کے جل رہے ہیں چراغ
بقا کو دیکھئے! پروانہ وار پھرتی ہے

(مولانا نعیم صدیقی)

نقشے میں نشان زدہ مقامات پر نظر ڈالیے اور چلتے چلتے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ محبت بھی ملاحظہ کر لیجیے:

"هٰذِهٖ طَابَةٌ وَّ هٰذَا اُحُد وَهُوَ جَبَل يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّه".

(مسلم عن ابی حمید، باب فضل المدینہ)

"یہ طابہ (مدینہ) ہے اور یہ احد ہے، یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت رکھتے ہیں۔"

میرے عزیز قارئین ومشاہدین! میرے دامن میں شہادت کا اعزاز پانے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی اپنے ذہن میں تازہ کرتے جایئے:

• لَمَّا أُصِيبَ اَخْوَانُكُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلَهُمْ قَالُوْا مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ. فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ. يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (آل عمران:۱۶۹۔۱۷۱)

"جب غزوۂ احد میں تمہارے بھائیوں کو شہادت نصیب ہوئی تو اللہ نے ان کی روحوں کو سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا وہ جنت کی نہروں پر ورودِ مسعود کرتی ہیں اور عرش کے سایہ میں معلق سونے کی قندیلوں میں لوٹ جاتی ہیں پس جب انہیں مَن پسند کھانے اور مشروب اور راحت وسکون کے لیے رہائش میسر ہوئی تو انہوں نے کہا: ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو کون بتائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں، ہمیں رزق دیا جاتا ہے تاکہ وہ جہاد سے پہلوتہی نہ کریں اور لڑائی کے وقت پیچھے نہ ہٹیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں تمہارے متعلق انہیں بتا دیتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جائیں تو تم انہیں مردہ تصور نہ کرو بلکہ اللہ کے ہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں وہ خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا''۔

اور اب دینِ اسلام کے شجر...... کلمۂ طیبہ...... کی بنیادوں کو اپنے خون سے سینچنے والے ان زندہ و پائندہ ستر (۷۰) نفوس کا تعارف:

اربابِ سیر نے شہدائے مہاجرین کی تعداد چار (۴) لکھی ہے۔ یہ چاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین امانتِ توحید و رسالت کی حفاظت میں...... شجاعت و بسالت کے عظیم انداز کے مالک تھے۔ پہلے ان چار مستبشرینِ جنت کا تعارف:

۱۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

آغاز اس ذاتِ گرامی سے...... جنہیں اس معرکہ میں " اَسَدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ " کا پرشکوہ و پُر وجاہت لقب ملا...... رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عمِ محترم بھی...... اور رضاعی بھائی بھی...... جنہیں اہلِ مکہ...... عزت کے طور پر ابو یعلیٰ اور ابو عمارہ کنیت سے مخاطب کرتے...... وہی حمزہ جو قبل از اسلام سیر و شکار کے دلدادہ تھے اور ملکی سرگرمیوں سے لاتعلق رہا کرتے تھے لیکن دیکھیے تو سہی جب سلامتیِ طبع اللہ کی طرف سے ملی ہو تو پھر رشد و ہدایت کیسے اپنا آپ خود منوا لیتی ہے۔ اس دن حمزہ سیر و شکار سے لوٹے...... لونڈی نے کہا!

" ابو عمارہ اگر تم کچھ دیر پہلے آتے تو دیکھتے، ابو جہل نے تمہارے بھتیجے محمد کو ستایا...... گالیاں دیں...... اور مذاق اڑایا"۔

یہ خون کا ابال تھا...... یا طبعِ سلیم کا اچھال...... ابو عمارہ تیر کمان لیے الٹے پیروں حرم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف مڑ گئے، ابوجہل کے سر پر کمان کا ایسا وار کیا کہ اس کا خون بہنے لگا۔ دیکھنے والوں نے کہا ''شاید تم بھی بے دین ہو گئے۔'' جواب دیا! جی ہاں! جب اس دین کی حقانیت مجھ پر ظاہر ہوگئی تو مجھے اس سے کون روک سکتا ہے؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں، سچ کہتے ہیں۔ واللہ اب میں اس سے کبھی پھر نہیں سکتا، اگر تم میں ہمت ہے تو آؤ مجھے روک کر دیکھو...... پھر سیدھے دارِ ارقم پہنچے...... رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسلام کے حیطۂ برکت ورحمت میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔

(طبقاتِ ابن سعد، بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۲، ص:۸۹)

یہ وہی سیدنا حمزہ ہیں جنھوں نے سیر وشکار سے قطعِ تعلق کر کے...... اسلام وایمان سے رشتہ مضبوط کر لیا اور پھر گھر کے در ودیوار...... اور وطن کے کوچہ وبازار کو دین کی محبت کے مقابلہ میں ٹھکرا کر اس شہرِ محبوب کی طرف ہجرت کر لی جسے امیر المہاجرین، قائد الانصار محمد رسول اللہ ﷺ اپنے خوابوں میں دیکھ چکے تھے۔

بدر کے معرکہ میں کفارِ قریش کے مقابلے میں جو تین قریشی نسب مسلمان میدان میں اترے ان میں حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ جنھوں نے ایک ہی وار میں اپنے شکار کو ڈھیر کر دیا۔ احد کے روز حمزہ رضی اللہ عنہ کی تلوار دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کاٹ کر ڈھیر کرتی گئی لیکن اس معرکہ میں شہادت کا اعزاز ان کے لیے مقدر ہو چکا تھا۔ حبشی غلام وحشی بن حرب کو ان کا قتل...... آزادی کے پروانے کے طور پر اس کے مالک نے دے رکھا تھا۔ وحشی تاک میں رہا...... اس نے تیر مارا...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر کی روح...... جنت الفردوس کے محلات وباغات میں جا اتری، جسم احد کی زمین پر گر پڑا...... زوجۂ ابوسفیان نے کلیجہ نکال کر چبایا ...... اور دشمن نے اعضاء کی قطع وبُرید کی۔

صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کا جسدِ اطہر دیکھنے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیٹے زبیر کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا کہ...... "انہیں مت دیکھنے دینا...... یہ صبر نہیں کر سکیں گی۔" انہوں نے کہا کہ میں صبر کروں گی۔ پھر جسدِ اطہر کو دیکھا۔ اِنَّـا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن کہا اور ان کے لیے دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن کرنے کی تاکید کی تھی...... یہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھانجے بھی تھے اور رضاعی بھائی بھی۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس روز رسول اللہ ﷺ جس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے روئے...... اتنا شدید ہم نے کسی موقع پر روتے ہوئے ان کو نہیں دیکھا۔

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کے لیے سیاہ دھاریوں کی ایک چادر تھی جسے سر پر ڈالتے تو پاؤں کھل جائے اور پاؤں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا...... آخر سر تو ڈھک دیا گیا اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی گئی۔ (مسند احمد، مشکوٰۃ بحوالہ رحیق المختوم، ص: ۴۵۷)

صحیح بخاری، کتاب المغازی میں حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی بن حرب کی زبان سے آپ کے قتل کا تفصیلی واقعہ موجود ہے۔ یاد رہے کہ وحشی فتحِ مکہ کے بعد مسلمان ہو گیا تھا اور اس نے مسیلمہ کذاب جیسے بدترین آدمی کو قتل کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کے جسدِ خاکی کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:

" رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ فَاِنَّكَ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ".

" اللہ آپ پر اپنی رحمت کرے آپ میری دانست کے مطابق قرابت داری کا خیال رکھنے والے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہنے والے تھے"۔ (بخاری، کتاب الخمس)

سلام ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا اس شیر پر۔

۲۔ عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ:

رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنتِ عبد المطلب کے فرزند...... دارِ ارقم ابھی مرکزِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام قرار نہیں پایا تھا...... کہ اسلام سے مشرف ہوئے۔ دو دفعہ ہجرتِ حبشہ کی...... دوسری ہجرت میں دو بھائی ابواحمد...... عبید اللہ...... تین بہنیں...... زینب...... حمنہ...... اور اُمِ حبیبہ...... کے علاوہ بھائی کی بیوی اُمِ حبیبہ بنتِ ابوسفیان بھی ساتھ تھیں۔ سارے خاندان کو لے کر حبشہ سے مدینہ پہنچے۔ یہ وہ خوش نصیب خاندان ہے جس کے تمام افراد نعمتِ اسلام سے اپنا دامن بھر چکے تھے۔ لہٰذا ہجرت کے بعد اس خاندان کے گھر سنسان ہو گئے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد عاصم بن ثابت بن افلح انصاری سے رشتۂ اخوت جڑا۔

۲ ہجری میں اس پروانۂ رسالت کو ایک سریہ کی امارت کا اعزاز ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک خط دیا اور تاکید کی کہ دو روز کا سفر طے کرنے کے بعد اسے کھول کر پڑھنا...... ساتھیوں سمیت دو روز کا سفر طے کیا۔ خط میں لکھا تھا مکہ اور طائف کے درمیان نخلستانوں میں قریش کی نقل وحرکت کا جائزہ لو۔ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے...... میں یہ فرمان پورا کر کے رہوں گا۔ جسے شہادت کی تمنا ہو وہ میرے ساتھ چلے۔ جو ناپسند کرتا ہو وہ لوٹ جائے، میں کسی کو مجبور نہیں کرتا...... ساتھی بھلا کب اس سعادت سے منہ موڑنے والے تھے۔ سب نے رفاقت کا عہد کیا۔ کفارِ قریش کا ایک تجارتی قافلہ گزرا۔ رجب کا پہلا دن تھا، باہم مشورے کے بعد حملہ کر دیا۔ قافلے کا سردار عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان گرفتار ہوئے۔ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے مالِ غنیمت میں سے خمس نکالا اور باقی مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔ مدینہ پہنچے تو رجب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے کچھ پس وپیش کی لیکن وحیِ الٰہی نے ان کے فیصلے کی توثیق کر دی۔

عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بدر میں بھی شامل ہوئے اور احد میں اس شان سے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تمنا پوری فرما دی۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے احد کے روز مجھ سے کہا آؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اپنی دعا کریں، میں نے دعا کی ...... "یا اللہ کل جو دشمن میرے مقابل آئے وہ بہت طاقت ور اور غضبناک ہو تاکہ میں اسے قتل کردوں۔"

عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے آمین کہی۔ پھر انہوں نے دعا کی ...... "یا اللہ مجھے ایسا مقابل عطا کر جو نہایت شجاع اور سریع الغضب ہو، میں اس سے تیری خاطر ٹکراؤں، بالآخر وہ مجھے قتل کردے ...... میرے ناک، کان کاٹ ڈالے ...... میرے اللہ میں اسی حالت میں تجھ سے ملوں تو ...... تُو مجھ سے یہ سوال کرے "اے عبداللہ! تیرے ناک، کان، ہاتھ کیوں کاٹے گئے؟" میں عرض کروں "الٰہی تیرے لیے۔" میں نے آمین کہی ...... پھر جب دوسرے روز معرکہ احد کا کارزار گرم ہوا تو عبداللہ اس بہادرانہ شان سے لڑے کہ تلوار ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھڑی عطا کی اور پھر اسی سے قتال کرتے رہے۔ چھڑی نے تلوار سے کہیں زیادہ تیز دھاری کے جوہر دکھائے۔ بالآخر ابوالحکم بن اخنس ثقفی کے ہاتھوں داعیِ اجل کو لبیک کہا ...... مشرکین نے مُثلہ کیا ...... ناک، کان، ہاتھ، پاؤں کاٹ کر دھاگے میں پروئے ...... میں نے یہ سب دیکھا اور میرے منہ سے نکلا واللہ عبداللہ کی دعا میری دعا سے بدرجہا بہتر تھی۔

آفرین ہو ۴۰ سال کے اس تنومند مومن کی شانِ شجاعت پر جس کے جسدِ خاکی کو اسی جیسے جری ...... بہادر ...... اور مومن مجاہد سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیرِ زمین بصد احترام دفن کیا گیا۔ (سیر الصحابہ، ج:۲، ص:۴۳۴)

۳۔ شماس بن عثمان شرید رضی اللہ عنہ:

قبیلہ مخزوم کے بطلِ جلیل تھے۔ خوبصورتی کی وجہ سے شمّاس کہلاتے تھے، اصل نام کچھ اور تھا لیکن عرف نام پر غالب آ گیا۔ ان کی والدہ کا نام صفیہ بنتِ ربیعہ رضی اللہ عنہا تھا، جو خود بھی صحابیہ تھیں۔ ماں بیٹا سابقون الاسلام میں شامل ہیں ...... اسلام لانے کے بعد ان تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکلات و مصائب سے گزرے جو اہلِ مکہ نے مسلمانوں کے لیے روا رکھے۔ والدہ کے ساتھ ہجرتِ حبشہ کی اور پھر وہاں سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے۔ مبشر بن المنذر انصاری رضی اللہ عنہ ان کے میزبان بنے۔ حنظلہ بن ابی عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے رشتۂ اخوت قائم ہوا۔ (طبقاتِ ابن سعد)

بدر میں بھی شامل ہوئے۔ غزوۂ احد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے گھیرنا چاہا۔ اس وقت جو چند جاں نثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اپنے جسموں کی دیوار بنا کر کفارِ مکہ کی ہر تلوار، تیر اور نیزے کے زخم اپنے جسم پر کھا کر روکتے رہے ان میں یہ بھی شامل تھے۔ جنگ ختم ہوئی تو ان کے جسم میں ابھی سانس باقی تھا۔ اٹھا کر مدینہ منورہ لایا گیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تیمارداری کرتی رہیں لیکن اللہ احکم الحاکمین کی طرف سے شہادت کا حکم نافذ ہو چکا تھا۔ ۳۴ برس کی عمر میں دار الخلد کی حوروں نے استقبال کیا...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بموجب دامنِ احد میں شہیدانِ وفا کے ساتھ ہی ان کے جسدِ اطہر کو سپردِ خاک کیا گیا۔

(سیر الصحابہ، ج:۲، ص:۴۵۰)

۴۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ:

مصعب نام...... ابو محمد کنیت ...... سلسلۂ نسب مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف...... بہت خوبصورت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکل و صورت میں کافی مشابہ تھے...... بچپن اور جوانی بہت ناز و نعم میں گزرے۔ اپنے ماں باپ کے بہت لاڈلے اور پیارے تھے۔ مزاج میں نفاست اور امارت کا عنصر شامل تھا۔ آغاز میں اپنا اسلام اہلِ خانہ سے چھپائے رکھا، ایک دن عثمان بن ابی طلحہ نے نماز ادا کرتے دیکھ لیا تو ان کے ماں باپ کو اطلاع دے دی۔ والدین نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اسلام سے باز آجائیں...... بہت اذیتیں اور سختیاں بھی کیں۔ آخر کار قیدِ تنہائی میں ڈال دیا گیا...... ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ کے بعد ہجرتِ حبشہ کی......بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد انصار کی درخواست پر رحمۃ العالمین ﷺ نے ان کو اپنا نقیب بنا کر مدینہ منورہ بھیجا...... گویا اللہ تعالیٰ نے دین سے محبت، اسلام کی فہم و فراست اور حکمت و دانائی سے اس قدر نوازا تھا کہ نگاہِ نبوی میں معلم اور نقیب کے عہدہ کے مستحق قرار پائے۔

مدینہ منورہ میں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اقامت اختیار کی۔ تدریس و تعلیم کی مجلس کبھی اسعد بن زرارہ کے ہاں اور کبھی بنوظفر کے ہاں منعقد کرتے۔ آغاز میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی......ایک دن اسید بن حضیر سے انہوں نے ذکر کیا اور کہا کہ اس شخص کو اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے ہاں سے نکلوا دو جو لوگوں کا دین خراب کر رہا ہے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بڑے تحمل......تدبر......اور حکمت کے ساتھ قرآنِ حکیم کی آیات سنائیں۔ اسلام کی حقانیت پر کچھ ایسا بیان فرمایا کہ......اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما......بھی حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے، اس کے بعد بڑی سرعت سے مدینہ کے اکثر قبائل نے اسلام قبول کر لیا۔ ایک سال بعد انصارِ مدینہ کی ایک جماعت کے ساتھ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے......پھر ماں سے ملنے گئے۔ ماں نے کہا: بیٹا کیا یثرب اور حبشہ کی سختیاں بھول گئے، تمہیں پہلے ماں کو ملنا یاد نہ آیا؟

بدر میں جیشِ اسلامی کا علم مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا گیا، احد میں بھی رسولِ رحمت ﷺ نے علم ان کے ہی سپرد کیا۔ ابنِ قمیہ نے علم گرانے کے لیے ان کے ہاتھ پر وار کیا...... ہاتھ کٹ گیا لیکن علمدارِ رسول ﷺ نے علم کو گرنے سے پہلے دوسرے ہاتھ میں تھام لیا......ابنِ قمیہ نے دوبارہ وار کیا جس سے دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا......لیکن آپ نے علم کو دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر اپنے سینے سے چمٹا لیا۔ ابنِ قمیہ نے سینے پر وار کیا...... یہ نیچے گر گئے لیکن علم پھر بھی بلند رہا۔ ان کے بھائی ابوالروم بن عمیر تیزی سے آگے بڑھے اور علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھام لیا۔ چونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل تھے اس لیے ابنِ قمیہ نے شور مچا دیا کہ محمد ﷺ (نعوذ باللہ) مارے گئے۔ (ابنِ ہشام، بحوالہ رحیق المختوم ص: ۴۴۴)

جب آپ شہید ہوئے تو زبان پر یہ آیات جاری تھیں:

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾

جب شہدا کے اجسام زمین میں دفن کرنے کا مرحلہ آیا...... تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مکہ میں تم جیسا کوئی خوش پوشاک نہیں تھا...... آج میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال الجھے ہوئے ہیں اور جسم پر صرف ایک چادر ہے...... بے شک اللہ کا رسول ﷺ یہ گواہی دیتا ہے کہ تم قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگے'' اور یہ آیت تلاوت کی:

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ'' صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ ﴾

(طبقاتِ ابنِ سعد، بحوالہ سیر الصحابہ ج: ۲، ص: ۳۷۹)

مدّتوں بعد عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بار کھانا لایا گیا...... وہ کھانا دیکھ کر رونے لگے اور کہا...... مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور وہ مجھ سے بہت بہتر تھے۔ انہیں ایک چادر میں کفنایا گیا، حالت یہ تھی کہ اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ بالآخر سر کو ڈھانپ دیا گیا اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی گئی۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی، باب غزوہ احد ۲/۱۲۱۴۔ رحیق المختوم ص: ۴۵۷)

اور اب انصارِ محمد ﷺ کے وہ چھیاسٹھ (٦٦) قابلِ صد فخر نام...... جنہوں نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں کیے ہوئے عہد کو ہر مرحلہ پر...... جسم و جان اور مال و اسباب سب کچھ لٹا کر سچ ثابت کر دکھایا۔

۵۔ انس بن نضر بن مالک رضی اللہ عنہ:

انس بن مالک...... مشہور صحابی اور خادمِ رسول اللہ ﷺ کے چچا...... خاندانِ بنو نجار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بطلِ جلیل ......

احد کے روز مشرکین نے افواہ پھیلا دی کہ رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) شہید کر دیا گیا ہے۔ اکثر مسلمان دل برداشتہ ہو گئے، بعض نے تو لڑنے ہی سے ہاتھ روک لیا کہ جن کے لیے لڑ رہے تھے اگر وہ نہیں تو اب لڑنا کس لیے؟

ایسے میں چند مسلمانوں پر سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا پوچھا...... تم کس انتظار میں بیٹھے ہو؟ ان سب نے جواب دیا:

رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دیا گیا...... انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بعد تم لوگ زندہ رہ کر کیا کرو گے، اٹھو جس مقصد کے لیے انہوں نے جان دے دی، تم بھی اس مقصد کے لیے جانیں قربان کر دو...... پھر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہا:

"یا اللہ! ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے، اس پر میں تیرے حضور معذرت کرتا ہوں۔ یا اللہ ان لوگوں (مشرکین) نے جو کچھ کیا ہے اس سے براءت کرتا ہوں"۔

پھر آگے بڑھے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی...... سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا! "انس کہاں جا رہے ہو"...... جواب دیا "آہا! جنت کی خوشبو کا کیا کہنا، اے سعد! میں اسے احد کے پرے محسوس کر رہا ہوں، اس کے بعد مشرکین پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے راہِ اسلام میں اپنی جان قربان کر دی۔ جنگ کے بعد جب شہدا کا جائزہ لیا گیا تو اس مردِ حق آگاہ کے جسم پر زخموں کے اتنے نشانات تھے کہ جسم چھلنی ہو چکا تھا۔ بالآخر بڑی مشکل سے ان کی بہن نے انگلیوں کے پورے دیکھ کر پہچانا، نیزے اور تلوار کے اسی (۸۰) سے زائد زخم آئے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی ۲/۵۷۹، رحیق المختوم ص:۴۳۳)

یہی وہ خوش نصیب ہیں جن کے بارے یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ عمرو بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ عبد الاشہل سے تعلق...... سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی...... غزوۂ احد میں اپنے بھائی کے دوش، بہ دوش...... قدم بہ قدم حصہ لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے معزز ومکرم گواہان میں اپنی شمولیت کا ثبوت پیش کر دیا۔ (سیر الانصار، ج:۲)

غزوۂ احد کے بعد جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آ رہے تھے تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرکب (گھوڑے) کی رکاب تھام رکھی تھی، اتنے میں ان کی والدہ آتی دکھائی دیں۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میری والدہ محترمہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... مرحبا! اس کے بعد ان کے استقبال کے لیے رک گئے، جب وہ قریب آئیں تو انہیں ان کے بیٹے عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی۔ تعزیت فرمائی اور صبر کی تلقین کی۔ اُمِ سعد کہنے لگیں:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جب آپ کو دیکھ لیا تو اب میرے لیے ہر مصیبت ہیچ ہے''۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شہدائے احد کے لیے دعا فرمائی اور کہا'' اے امِ سعد رضی اللہ عنہا خوش ہو جاؤ اور شہدا کے اہلِ خانہ کو بھی خوش خبری سنا دو کہ ان کے سب شہید ہونے والے اقرباء جنت میں ایک ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اور ان کے اہلِ خانہ کے لیے بھی جنت کی سفارش قبول فرمائی ہے۔''

اُمِ سعد نے عرض کیا:

'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہدا کے پس ماندگان کے لیے بھی دعا فرمائیے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' یا اللہ ان کا غم دور کر، ان کو اس مصیبت کا بدل عطا کر اور ان کی بہترین کفالت فرما''۔

(رحیق المختوم...... ۴۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ:

قبیلہ بلّی کے ایک ممتاز فرد تھے، جو انصار کا حلیف تھا......انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کے بعد توحید و رسالت کی شہادت دینے والی جماعت میں شرکت کی۔

احد کے روز بہت جم کر کفار کا مقابلہ کیا...... جب کچھ لوگوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیے گئے تو وہ دل شکستہ ہو گئے۔ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے افراد کو مخاطب کیا اور کہا:

"اے قوم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیے گئے تو اللہ تعالیٰ کی ذات تو حی و قیوم ہے، اس کو تو کبھی موت نہیں آسکتی۔ اپنے دین کے لیے قتال کرو، رب العزیز تمہیں فتح عطا کرے گا"۔

اس پر انصار کی ایک جماعت اٹھی اور خالد بن ولید کے دستے پر حملہ کر دیا اور پوری جماعت نے غلبہ دین کے لیے جان و تن کو فدا کر دیا۔ ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ کو خالد بن ولید کا نیزہ لگا جس سے وہ فوزِ عظیم کو پانے میں کامران ہو گئے۔

(السیرۃ الحلبیہ، بحوالہ رحیق المختوم ص:۳۴۳)

سیر الانصار کے مؤلف کے مطابق......ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔انہیں گھر لایا گیا، علاج کیا اور اچھے بھی ہو گئے لیکن حدیبیہ کے بعد زخم پھٹ گیا اور اسی سے شہادت کی مراد پائی۔ (سیر الانصار، جلد دوم، ص:۲۰۱)

۸۔حنظلہ بن ابو عامر انصاری رضی اللہ عنہ:

قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف میں سے تھے۔ باپ کا نام ابو عامر تھا، جو بدترین منافق تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام کے خلاف بہت سی خطرناک سازشیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ عَنِ النَّاسِ ﴾

اس لیے رسول اللہ ﷺ کو وہ ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکا۔

حنظلہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے مقابلے میں انتہائی صاحبِ ایمان اور وفادارِ اسلام تھے۔ خود بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اپنے باپ کا سر قلم کر دوں...... آپ ﷺ کے حلم اور تحمل کے کیا کہنے...... فرمایا: ''نہیں ایسا نہ کرو''

حنظلہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد میں پہلی بار شرکت کی جو آخری بار ثابت ہوئی...... نئی نئی شادی ہوئی تھی، گھر میں اپنی بیوی کے پاس تھے کہ معرکۂ احد اور اس میں شمولیت کی ندا سنی۔ یک دم بیوی کو چھوڑا، بستر سے اٹھے، تیر و تلوار سے لیس ہوئے اور سپاہیانِ اسلام کی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

بڑی بے جگری کے ساتھ دفاعِ اسلام کے لیے لڑے...... ابوسفیان کو مارنے کے لیے لپکے تو شداد بن اسود لیثی نے دیکھ لیا...... اور ایسا وار کیا کہ روح اس جہانِ خاکی سے آزاد ہو کر فردوسِ بریں کی مشکبار فضاؤں میں پرواز کر گئی۔ جب شہیدانِ وفا کے جسم ہائے خاکی کی تلاش شروع ہوئی تو حنظلہ کا جسم بھی نہ ملا...... تلاشِ بسیار کے بعد...... زمین پر پڑا ہوا اس حالت میں ملا کہ اس سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''انہیں فرشتے غسل دے رہے تھے''۔

پھر فرمایا: ''ان کی زوجہ سے معلوم کرو کہ کیا معاملہ تھا''؟

زوجہ نے اصل حقیقت بتائی اور اسی بنا پر ان کا نام غسیل الملائکہ پڑ گیا۔

(صحیح بخاری: ۵۸۴/۲...... رحیق المختوم ص: ۳۵۶...... سیر الانصار، جلد اوّل)

۹۔ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

بیعتِ عقبۂ اولیٰ میں شامل اور اسی میں اسلام کے حیطۂ امن میں داخل ہوئے، بیعتِ عقبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانیہ میں دوبارہ بارگاہِ محبوب ﷺ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی معیت اور اسلام کے اعلاء کے لیے جان و مال کو بے دریغ نچھاور کر دینے پر بیعت کی۔

انعقادِ مواخات میں عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مہاجر بھائی بنائے گئے۔ یوں تو ہر انصاری نے اپنے مہاجر بھائی کے لیے بے مثال ایثار کا مظاہرہ کیا لیکن سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ ان سب پر سبقت لے گئے۔ گھر کا تمام ساز و سامان نصف نصف کیا اور عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا جو حصہ پسند ہو وہ اپنے لیے منتخب کر لیں...... دو بیویاں تھیں۔ عرض کیا "بھائی جو بیوی پسند ہو، اشارہ کرو، میں طلاق دیتا ہوں اور تم اس سے نکاح کر لو"...... اللہ اکبر...... یہ ایک انصاری بھائی کا مظاہرہِ اخوت تھا...... ادھر مہاجر بھائی کی سنیے!

کہا! "میرے بھائی...... اللہ آپ کو برکت دے، مجھے اس سب کی احتیاج نہیں، بس بازار کا راستہ بتا دیجئے"۔ شاید عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہی استغناء تھا کہ کہتے ہیں:

"میں مٹی میں ہاتھ ڈالتا تو وہ بھی سونا بن جاتی"۔

الغرض سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے پہلے مرحلے پر ہی ایثار کی انتہا کر دی۔ احد میں شامل ہوئے، راہِ حق میں قتال کیا تو اس انداز سے کہ جسم پر صرف نیزے کے ۱۲ زخم تھے۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کے روز مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ میں سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو تلاش کروں۔ ساتھ یہ تاکید فرمائی کہ اگر وہ مل جائیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ "نبی اللہ ﷺ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو کیسا پا رہے ہو"؟...... میں مقتولین میں چکر لگانے لگا تا کہ انہیں تلاش کروں۔ بالآخر میں نے انہیں دیکھ لیا۔ ان کے پاس پہنچا تو وہ آخری سانس لے رہے تھے۔ انہیں نیزے...... تلوار...... اور تیر کے ستر (۷۰) سے زیادہ زخم آئے تھے۔ میں نے کہا...... اے سعد! اللہ کے رسول ﷺ آپ کو سلام کہتے ہیں اور دریافت فرماتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو کیسا پا رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا:

''رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور میری قوم انصار کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا، اگر تم میں سے ایک آنکھ بھی ہلتی رہی اور دشمن رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا تو تمہارے لیے اللہ کے نزدیک کوئی عذر نہیں ہوگا''۔

پھر ان کی روح پرواز کر گئی۔ (زادالمعاد۔ رحیق المختوم، ص:۴۵۴)

سیر الانصار جلد دوم میں موطا امام مالک کے حوالے سے لکھا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے کہنے پر گیا، وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ (سیر الانصار، جلد دوم، ص: ٦)

انہیں ان کے چچازاد بھائی خارجہ بن زید بن ابوزہیر خزرجی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

۱۰۔ خارجہ بن زید بن ابی زہیر انصاری رضی اللہ عنہ:

قبیلہ خزرج کی شاخ اعز کے رئیس اور کبار صحابہ میں سے تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دینی بھائی...... ان کی بیٹی حبیبہ...... ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے اور ان مجاہدین میں شامل تھے جن کی تلواروں نے امیہ بن خلف کا صفایا کیا...... امیہ کے بیٹے صفوان نے تاڑ لیا اور ان تمام مسلمانوں کو مارنے کی فکر میں لگ گیا جو اس کے باپ کے قتل میں شامل تھے۔ چنانچہ خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ بڑی بے جگری سے لڑے اور بالآخر روح جنت کی طرف پرواز کر گئی۔ صفوان نے ان کے ناک، کان، کاٹے...... مُثلہ کیا اور کہا اب میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا۔ ان کے بھتیجے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی اس معرکہ میں شہید ہوئے، چچا اور بھتیجا دونوں کو ایک ہی قبر میں احترام اور آرام سے لٹا دیا گیا۔ (سیر الانصار۔ جلد اول، ص:۳۱۳)

۱۱۔ رافع بن مالک بن عجلان انصاری رضی اللہ عنہ:

قبیلہ خزرج کی ایک اہم شخصیت...... ابو مالک...... اور ابو رفاعہ کنیت...... مدینہ کے تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں سے سب سے پہلے دو مسلمانوں میں سے ایک......دوسرے معاذ بن عفرا رضی اللہ عنہ تھے۔ ہوا یوں کہ سب سے پہلے دو شخص مدینہ سے......مکہ مکرمہ گئے......یعنی معاذ بن عفرا اور رافع بن مالک...... ان دونوں نے جب رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اطہر سے دعوتِ توحید سنی تو سلیم فطرت نے ماننے میں ذرا بھی تامّل نہ کیا۔ مدینہ واپس آئے تو جو دعوت خود قبول کر چکے تھے اسے دوسرے لوگوں پر بھی پیش کرنے لگے......دوسرے سال پھر رافع بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہ (۱۲) آدمیوں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچے اور سراجاً منیرا رسول اللہ ﷺ سے تجدیدِ عہدِ ایمان کیا......واپس آ کر اس دعوت کو مزید پھیلانے میں مصروف ہو گئے۔ تیسرے سال (۷۰) آدمیوں کے ساتھ پھر مکہ گئے اور بیعتِ عقبہ ثانیہ کی......اسی بیعت کے موقع پر نبی اللہ ﷺ نے ان کو بنوزریق کا نقیب مقرر کیا۔

صحیح بخاری میں ان کا اپنا بیان ہے:

" مایسرنی انی شہدت بدر بالعقبۃ. "

مجھے عقبہ کے مقابلے میں بدر میں شریک ہونا قابلِ فخر محسوس نہیں ہوتا۔

بدر میں تو شامل نہیں ہوئے لیکن احد میں شمولیت بھی کی اور شوال ۳ ہجری میں شہادت پر بھی فائز ہو گئے۔ (سیر الانصار، جلد اوّل، ص: ۳۲۰)

۱۲۔ خیثمہ بن حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ:

مدینہ منورہ کے قبیلہ اوس کے بطلِ جلیل ......مدینہ منورہ میں اسلام کی تبلیغ کے اوّل پیشکار......سعد......شہیدِ بدر کے والدِ گرامی۔

بدر کے موقع پر باپ بیٹے میں قرعہ اندازی ہوئی، قرعۂ فال بیٹے کے نام نکلا، چونکہ ان کی قسمت میں شہدائے اہلِ بدر میں شمولیت کا حکم ربِ تقدیر کی طرف سے نافذ ہو چکا تھا۔ احد میں باپ نے دل کے ارمان کو تسکین پہنچانے کا فیصلہ کیا......اور مسکرا کر جان، جان آفریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے کر دی۔ (سیر الانصار، جلد دوم، ص: ۴۴)

۱۳۔عبداللہ، مجذر بن زیاد رضی اللہ عنہ:

عبداللہ نام......مجذر لقب......قبیلہ بلی......حلیفِ انصار......ہجرت کے بعد اسلام سے شرف یاب ہوئے......بدر میں بھی شامل تھے......احد میں بھی شامل ہوئے۔

جنگِ بعاث جو عہدِ جاہلیت کی مشہور جنگ ہے، اس میں سوید بن صامت کو انہوں نے قتل کیا تھا۔ احد کے روز سوید کا بیٹا حارث، جاہلی عصبیت کی زد میں ایسی بری طرح آیا کہ اس نے مسلمان ہونے کے باوجود عبداللہ مجذر پر تلوار چلا دی۔ گناہ کر چکا تھا اس لیے ارتداد کے ساتھ ساتھ مکہ میں قریش کی باطل جمعیت کے ساتھ جا ملا۔ فتحِ مکہ کے بعد ندامت ہوئی، دوبارہ اسلام قبول کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ﴾ کی حکم برآری میں حارث بن سوید کو قتل کرا دیا۔

بہر حال......اللہ تعالیٰ نے مجذر بن زیاد رضی اللہ عنہ کے دامانِ سعادت کا جو خوش انجام مقدر کر رکھا تھا، وہ انہیں حاصل ہو گیا۔ ان کی لاش ان کے دوست عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے ساتھ مدینہ لائی گئی۔ عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی خصوصی اجازت طلب کی تھی۔ (سیر الانصار، جلد دوم، ص: ۲۴۳)

۱۴۔عمرو بن جموح انصاری بن زید بن حرام رضی اللہ عنہ:

خزرج قبیلہ کی سر برآوردہ شخصیت......بنو سلمہ کے رئیس......بت خانے کے متولّی......

پاؤں میں لنگ تھا، اس لیے اسلام لانے کے بعد بدر میں جانے کی خواہش دل ہی میں انگڑائیاں لیتی رہ گئی۔ بیٹوں نے خود شمولیت کی اور والد کو روک لیا۔ جب احد کا معرکہ سامنے آیا تو پھر جہاد کا ولولہ ابھرنے لگا، بیٹے ایک بار پھر آڑے آئے......کہا:

"مجھے روکو مت! جانے دو......مجھے میرے شوق کو تسکین کا سامان کرنے دو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے صفِ مجاہدین میں دیکھا تو فرمایا:

"آپ معذور ہیں، جہاد کے مکلّف نہیں۔"

عرض کیا..... "یارسول اللہ ﷺ میں لنگڑے پاؤں کے ساتھ گھسٹتا ہوا جنت میں جاؤں گا۔"

ان کے جذبہِ ایمان کا اخلاص تھا کہ ان کی تمنا کی بارگاہِ رب میں پذیرائی ہوگئی.....رسول اللہ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

اجازت ملتے ہی ہاتھ اللہ کے حضور اٹھا دیے، اور دعا کی..... "الٰہی مجھے زندہ اپنے گھر واپس نہ لانا، میرا مقدر شہادت کی موت کرنا۔"

لنگڑاتے ہوئے رزمگاہ میں پہنچے، ان کا اپنا بیٹا.....خلّاد.....ساتھ تھا، اس کے ساتھ مل کر تیغ زنی کے جوہر دکھائے اور اپنی دعا کا ثمر اپنی آنکھوں سے حاصل ہوتا ہوا دیکھ لیا۔ ان کا بیٹا خلّاد رضی اللہ عنہ بھی شہادت سے سرفراز ہوا۔

جنگ کے بعد شہدا کی تدفین کی جانے لگی۔ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی جاں نثاری کی رسول اکرم ﷺ کو خبر ملی تو فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کی قسم پوری کر دیتا ہے، عمرو بھی ایسے ہی اللہ کے بندوں میں سے تھے۔ میں انہیں جنت میں لنگڑا کر چلتے پھرتے دیکھ رہا ہوں۔"

عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو مدینہ منورہ سے اونٹ لے کر آئیں اور اپنے شوہر عمرو.....اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو لے کر مدینہ جانے لگیں تاکہ وہاں تدفین کریں.....لیکن جب یہ پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دامن میں زخم کھا کر.....جان لٹا کر.....اسلام کی حقانیت کا ثبوت پیش کرنے والوں کے لیے دامنِ احد کو ہی ان کی آخری آرامگاہ قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے تو لاشیں لے کر واپس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گئیں۔ (سیر الانصار، جلد۲، ص:۱۰۱)

۱۵۔خلّاد بن عمرو بن جموح انصاری رضی اللہ عنہ:

عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے بیٹے ...... دونوں باپ بیٹا اکٹھے نیزوں، تلواروں اور تیروں کی بارش میں اہلِ کفر و شرک کا جرأت مندانہ مقابلہ کرتے ہوئے ...... اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور ...... عہدِ وفا نبھانے کی اعلیٰ مثال ...... پیش کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

(سیر الانصار، جلد دوم)

۱۶۔ابو ایمن رضی اللہ عنہ:

عمرو بن جموح بن زید بن حرام انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام۔

۱۷۔عبداللہ بن عمرو بن وہب بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ:

بنو ساعدہ میں سے عمرو بن انصاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کے قابلِ صد فخر بھائی ...... یہ وہی خوش نصیب خاتون ہیں، جن کا شوہر عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ...... بیٹا ...... خلّاد بن عمرو بن جموح اور بھائی عبداللہ بن عمرو بن وہب اس معرکہ میں جنت کی طرف مائل بہ پرواز ہوئے۔

(دیکھئے تذکرہ عمرو بن جموح انصاری، سیر الانصار، جلد دوم، ص:۱۰۱)

۱۸۔عبداللہ بن حرام انصاری رضی اللہ عنہ:

ابو جابر کنیت ...... بنو سلمہ کی ممتاز شخصیت ...... بیعتِ عقبہ میں شریک ...... بنو سلمہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے متعین کردہ نقیب ...... اصحابِ بدر میں شامل ...... اور اللہ کی راہ میں رزمگاہِ احد میں سب سے پہلے شہادت کے حلاوت آشنا ......

کفار نے لاش کا مُثلہ کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے افرادِ قبیلہ کے سامنے جسدِ خاکی لایا گیا تو اوپر چادر تھی، ان کے بیٹے جابر رضی اللہ عنہ نے چادر ہٹائی، لاش کی حالت دیکھی تو بے اختیار آنسو آنکھوں سے اُبل پڑے۔ خاندان کے دوسرے افراد بھی رونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے۔ان کی بہن فاطمہ بنتِ عمرو رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو اس کی چیخ نکل گئی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تبکیه او لا تبکیه ما زالتِ الملائکة تظله با جنحتها".

"تم روؤ یا نہ روؤ جب تک جسدِ اطہر پڑا رہا فرشتے اس پر پروں سے سایہ کیے رہے۔"

(بخاری، کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد)

اپنے بھائی یا بہنوئی کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ ۹ ماہ بعد جابر رضی اللہ عنہ نے اس جگہ سے نکال کر الگ دوسری جگہ دفن کیا، کان کے سوا جسم کے باقی تمام حصے صحیح و سالم تھے۔(بخاری)

عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے بیٹے جابر رضی اللہ عنہ بہت پریشان رہے، عمر ابھی بمشکل ۱۶ سال تھی...... قرض بھی بہت سا تھا، نو بہنیں بھی تھیں...... جن کے تمام حقوق ان کے نازک کندھے پر آپڑے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلجوئی کی، قرض کی ادائیگی میں مدد کی اور فرمایا:

" اے جابر خوشخبری سن لو، اللہ تعالیٰ بے پردہ کسی سے بات نہیں کرتا لیکن اس نے تمہارے والد سے بے پردہ کلام کیا اور کہا! مانگو...... جو مانگو گے دے دیا جائے گا۔"

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: " یا اللہ میری تمنا ہے کہ میں دوبارہ دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر اسی طرح شہادت کا ذائقہ چکھوں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " جو ایک بار دنیا سے آجائے وہ واپس نہیں جا سکتا۔"

عرض کیا! "الٰہی میرا پیغام دنیا میں بھیج دیجئے۔ چنانچہ وہ پیغام بصورت وحی...... القرآن الحکیم کا ایک مستقل حصہ بن گیا جو تا قیامت دنیا کے ہر مسلمان کے لبوں پر تلاوت کیا جاتا رہے گا۔جس کا نفسِ مضمون اور الفاظِ قدس یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴾ (آل عمران ۱۶۹)

'' ہرگز آپ ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے مردہ خیال مت کرو بلکہ وہ تو اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے۔''

(بحوالہ جامع ترمذی...... سیر الانصار، جلد دوم،ص:۶۹)

۱۹۔ عباس بن عبادہ بن نضلہ انصاری رضی اللہ عنہ:

قبیلہ خزرج کے ایک فرد تھے...... ان خوش قسمت انصار میں شامل تھے جنہیں بیعتِ عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہدِ وفا کرنے کا اعزاز ملا۔ بیعت کے بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہنے کے لیے مکہ ہی میں قیام پذیر ہو گئے اور جب ہجرت کا حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تو مدینہ کی طرف آئے اور یوں مہاجرین میں بھی شمولیت سے باریاب ہو گئے۔ ہجرت کے بعد عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے مواخاتی بھائی بنائے گئے۔

غزوۂ احد کے وہ ستر (۷۰) خوش نصیب صحابہ جنہوں نے ہدیہ جاں پیش کر کے ناموسِ دین کی حفاظت کا حق ادا کیا ان کی صف میں شامل ہو گئے۔ (سیر الانصار، جلد دوم)

۲۰۔ مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ:

مشہور صحابی ابو سعید خدری کے باپ......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین نے حملہ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت بھی شہید ہو گئے اور جسم لہولہان ہو گیا۔ مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرۂ ھدایت مآب سے خون اپنے منہ سے چوس کر صاف کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خون تھوک دو۔'' ......عرض کیا! ''واللہ میں اسے ہرگز نہیں تھوکوں گا۔''

پھر کفار کی طرف پلٹے اور کفار پر عقاب کی طرح جھپٹے، ان کا یہ جوش وخروش دیکھ کر زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی ترجمان ﷺ نے فرمایا:

''جو کسی جنّتی کو دیکھنا چاہتا ہو، وہ انہیں دیکھ لے۔''

اس کے بعد لڑتے لڑتے شہادت کو گلے سے لگا لیا۔ (رحیق المختوم: ۴۴۳)

۲۱۔ ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ:

یہ انتہائی بوڑھے تھے، اس لیے جاں نثارانِ احد میں شامل نہیں تھے بلکہ گھر میں عورتوں اور بچوں کے ساتھ تھے۔ ان کے دوست حسیل بن جابر المعروف یمان، حذیفہ کے والد بھی ان کے ساتھ مدینہ ہی میں تھے، دونوں شہادت کے شیدائی...... بے تابانہ اٹھے اور مسلمانوں کے لشکر میں جا ملے...... حسیل تو مسلمانوں ہی کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ نے اپنے دل کی حسرت جی بھر کر نکالی، ایسی پامردی سے لڑے کہ نو مشرکین ان کی تلوار نے ہڑپ کر لیے اور انجامِ کار یہ بھی اپنی اس تمنا کو سینے سے لگانے میں کامیاب ہو گئے، جس کے لیے مدینہ سے احد کے دامن کی طرف دوڑے تھے۔

(سیر الصحابہ، جلد ہفتم)

۲۲۔ یمان، حسیل بن جابر رضی اللہ عنہ:

دادا کا نام یمان تھا، اس لیے انہی کے نام پر یمان کے نام سے مشہور ہو گئے...... حذیفہ ان کے بیٹے تھے...... بہت بوڑھے تھے، غزوۂ بدر کے ارادے سے باپ حسیل یمان...... اور بیٹا حذیفہ رضی اللہ عنہ گھر سے نکلے۔ راستے میں قریش کے ہتھے چڑھ گئے۔ انہوں نے پکڑ لیا اور پوچھا۔ ''محمد کے پاس جا رہے ہو''؟...... انہوں نے کہہ دیا ''نہیں مدینہ جا رہے ہیں۔'' قریش نے کہا! ''تم اللہ کی قسم کھا کر پیمان دو کہ جنگ میں شرکت نہیں کرو گے۔''...... دونوں نے مجبوراً عہد کر لیا۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تمام ماجرا بیان کیا، تو رسول اکرم، الصادق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا مین ﷺ نے فرمایا: ''اپنا عہد پورا کرو۔'' (صحیح مسلم)

چنانچہ بدر میں شامل نہ ہو سکے، جس کی باپ بیٹا کو حسرت ہی رہی۔ غزوۂ احد کے ایام میں رسول اللہ ﷺ نے جن لوگوں کو عورتوں اور بچوں کے پاس مدینہ میں چھوڑا ان میں حسیل (یمان) اور ثابت بن وقش رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، چونکہ کافی بوڑھے تھے...... دونوں دوست...... دونوں بوڑھے...... دونوں مسلمان...... دونوں شہادت کے تمنائی...... بھلا قرار کیسے آتا۔ بوڑھے جسم لیکن جوان ولولے سے بھرپور ارادوں کے ساتھ...... مجاہدین احد میں جا شامل ہوئے۔ حسیل (یمان) کو کچھ مسلمانوں نے پہچانا نہیں اور شاید یہ بھی خیال تھا کہ وہ تو مدینہ میں ہیں، یہاں کہاں؟ جب اچانک خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل نے عقب سے حملہ کر دیا، صفوں میں انتشار پھیل گیا اور اندھا دھند جنگ شروع ہو گئی تو مسلمانوں نے حسیل (یمان) کو اپنی تلوار کا نشانہ بنا لیا، حذیفہ پکارتے ہی رہ گئے مسلمانو! یہ میرے والد ہیں، بھائیو یہ میرے والد ہیں...... لیکن اس وقت کسی کی سننے کا کب ہوش تھا۔ چنانچہ شہید ہو گئے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا! ''اللہ آپ لوگوں کی مغفرت کرے۔'' عروہ کہتے ہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ میں ہمیشہ خیر کا بقیہ رہا یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے...... یعنی مسلمانوں کے بارے میں ان کے دل میں کوئی ملال یا کینہ تک نہیں تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۂ احد، ح: ۱۳۳۲۔ رحیق المختوم، ص: ۴۳۲)

رسول اکرم ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دینا چاہی تو عرض کیا! ''یا رسول اللہ ﷺ میں اسے مسلمانوں پر صدقہ کرتا ہوں۔'' (سیر الصحابہ، جلد ہفتم)

۲۳۔ اصیرم، عمرو بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ:

اُصیرم لقب تھا...... اور اتنا معروف تھا کہ اصل نام پر غالب آ گیا۔ سنن ابی داؤد میں عمرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن اقیش نام درج ہے۔ (دیکھیے ح: ۲۵۳۷ بروایت ابو ہریرۃ، کتاب الجہاد، باب فی من یسلم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ) اوس کے ممتاز قبیلے عبد الاشہل میں سے تھے۔ احد کے غزوہ تک اسلام نہیں لائے تھے بلکہ جس وقت جیشِ اسلام نے احد کی پہاڑی پر صف بندی کی، اس وقت تک یہ اس میں شامل نہیں تھے۔

جب قتال ختم ہوا، مقتولین کی تلاش شروع ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فدایانِ رسالت کے زخموں سے چور چور مطہر جسموں کو اٹھا کر دفنانے لگے تو دیکھا کہ یہ بھی زخموں سے چور گرے پڑے ہیں۔ ابھی ان میں زندگی کی تھوڑی سی رمق باقی تھی۔ انہیں دیکھ کو صحابہ حیرت میں ڈوب گئے، کیونکہ وہ تو انہیں کفر کی حالت میں چھوڑ کر آئے تھے۔ پوچھا اصیرم تم یہاں کیسے؟ قوم کی حمایت میں یا اسلام کی رغبت؟

انہوں نے جواب دیا اسلام کی رغبت ......در حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا اور انہی کی حمایت میں شریکِ جنگ ہوا۔ جس حالت سے دوچار ہوں وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے، (اللہ اکبر اس کے علاوہ اسلام کی حمایت کا بھلا اور کیا ثبوت چاہیے)...... یہ کہا اور روح اپنے اصل مستقر (جنت) کو روانہ ہوگئی۔

رسول اللہ ﷺ کے حضور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ کی زبان صدق ترجمان نے فرمایا: ''وہ اہل جنت میں سے ہیں۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس واقعہ پر کہتے ہیں...... حالانکہ انہوں نے اللہ کے لیے ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ سیرت ابنِ ہشام۔ رحیق المختوم ص: ۳۵۴۔ سیر الانصار، حصہ اول، ص: ۲۳۰)

۲۴۔ وہب بن کابوس رضی اللہ عنہ:

بنو مزینہ سے ان کا تعلق تھا...... ان کا پیشہ بکریاں چرانا تھا۔ اپنے بھتیجے حارث کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ......احد کے روز مدینہ منورہ آئے ...... یہاں سناٹا چھایا ہوا تھا۔لوگوں سے وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ نبی اکرم ﷺ احد کی طرف ......مشرکین سے نبرد آزما ہونے کے لیے گئے ہیں...... یہ سننا تھا کہ ایمان کی لو تیز ہوگئی،فوراً اسلام کا مضبوط حلقہ تھاما۔

ایمانی حرارت اور جوشِ شہادت کے ساتھ دامنِ احد میں پہنچے......دیکھا تو لڑائی اپنے جوبن پر تھی۔خالد بن ولید نے پشت پر سے حملہ کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی ہے جوان سے نبٹے گا''؟......وہب نے عرض کیا''میں''......اور اس جتھے کو بڑی جواں مردی سے واپس کیا۔اتنے میں دوسرا دستہ نمودار ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ نے پھر ایک بار آواز دی،کون ان سے نبٹے گا؟اب بھی وہب نے ہی لبّیک کہا اور اس جتھے کو ہٹا کر ہی دم لیا......اتنے میں ایک اور مشرکین کا جتھہ نمودار ہوگیا۔رحمت العالمین ﷺ نے فرمایا: ''کون ان کے ساتھ مقابلے پر آئے گا''۔وہب نے ایک بار پھر عزمِ مبارزت ظاہر کیا اور انہیں بھگا کر ہی دَم لیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!''جاؤ جا کر جنت لے لو۔''الصادق الوعد ﷺ کی زبانِ مبارک سے اس خوش خبری کا سننا تھا کہ لڑائی کے اندر جا گھسے اور کہا کسی کو نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی اپنا آپ بچانے کی کوشش کروں گا۔کافی دیر تک دلیرانہ کفار کے ساتھ لڑتے رہے۔ ایسا شاندار مقابلہ کیا کہ مسلمان عش عش کر اٹھے۔رسولِ حکمت و دانش ﷺ نے ان کی جواں مردی اور استقامت کو دیکھا تو فرمایا: ''الٰہی اس پر رحم کر۔''

چنانچہ سینکڑوں زخم اپنے جسم پر سہنے کے بعد شہادت کی خواہش کو پانے کی اللہ تعالیٰ نے سعادت نصیب کی۔مشرکین نے ان کی لاش کا بری طرح مُثلہ کیا۔ان کے بھتیجے حارثہ نے ان کی جب یہ حالت دیکھی تو وہ بھی بے تابانہ اٹھے اور انہی کی سی شانِ شجاعت اور اندازِ استقامت کے ساتھ مشرکین کا مقابلہ کیا......انجام کار عقبی الدار کی نعمتوں سے مالا مال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی چادر...... بطور کفن اوڑھائی اور اپنے دستِ مبارک سے دفن کیا۔ (سیر الصحابہ۔ جلد ہفتم، ص: ۳۴۰)

۲۵۔ حارث بن عقبہ کا بوس رضی اللہ عنہ:

اپنے خوش نصیب چچا کے ساتھ اسلام اور شہادت سے مالا مال ہوئے۔

۲۶۔ عمارہ بن زیاد بن سکن بن رافع رضی اللہ عنہ:

قبیلہ بنو عبد الاشہل میں سے...... جسم پر چودہ زخم تھے...... رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاؤں مبارک کو ان کا سرہانہ بنا دیا تھا۔ جب روح خلدِ بریں کی طرف مائل بہ پرواز ہوئی تو ان کے رخسار خاتم النبیین ﷺ کے قدم مبارک پر تھے۔ (بحوالہ رحمۃ العالمین، ج: ۲)

صاحبِ ''رحیق المختوم'' ان کے جاں سپارانہ اقدام محبت کی منظر کشی ان الفاظ میں کرتے ہیں:

'' جب خالد بن ولید نے عقب سے اچانک حملہ کر دیا اور مسلمان کچھ وقت کے لیے بکھر گئے، قریشِ مکہ نے سر توڑ کوشش کی کہ کسی طرح شارعِ اسلام رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) ختم کر دیا جائے۔ اس وقت انس رضی اللہ عنہ کے پاس صرف سات انصاری اور دو مہاجر صحابہ تھے۔ حملہ آور قریب پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا! ''کون ہے جو ان سرکشوں کو دفع کرے اور اپنے لیے جنت واجب کر لے۔''...... ایک انصاری نے اس آوازِ صداقت پر لبیک کہا اور مشرکین کے ہر وار کو اپنے جسم پر روکتے ہوئے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا۔ ان کے بعد دوسرے انصاری صحابی کفار کے سامنے سینہ سپر ہو گئے...... پھر تیسرے، پھر چوتھے، یوں یکے بعد دیگرے ساتوں انصار نے سراجِ رسالت کی روشنی کے دفاع کے لیے پروانہ وار اپنی جانیں پیش کر دیں۔ ان سات میں آخری جاں نثار عمارہ بن یزید السکن رضی اللہ عنہ تھے۔ جن کا زخموں سے چُور چُور جسم جنت کی سدا بہار نعمتوں کا حقدار ٹھہرا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح مسلم باب غزوہ احد۔ رحیق المختوم ص: ۴۳۵)

۲۷۔عبداللہ بن جبیر بن نعمان رضی اللہ عنہ:

یہ خوش نصیب صحابی بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ گویا انصار کے اس سابقون کے دستہ میں شامل تھے جو مکہ مکرمہ میں بارگاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر نعمتِ اسلام سے شرفیاب ہوا۔

غزوۂ بدر میں بھی اپنی ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا۔ بہترین تیرانداز تھے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احد کے درّے پر متعین کیا تاکہ عقب سے دشمن حملہ آور نہ ہو سکے۔ ان کی کمان میں پچاس (۵۰) تیرانداز تھے۔ جب مسلمانوں نے پہلے ہی حملے میں کفار پر برتری حاصل کر لی......قریش بھاگ نکلے اور مجاہد صحابہ جگہ چھوڑ کر مالِ غنیمت سمیٹنے کے لیے نیچے اتر آئے۔ اس وقت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کیا، ہر طرح سمجھایا لیکن وہ نہ مانے اور یہ دلیل پیش کی کہ وہ تو صرف اثنائے جنگ کے لیے حکم تھا۔ اب جنگ ختم ہو گئی۔ قریش پسپا ہو چکے، لہٰذا اب اس حکم پر عمل کی ضرورت بھی ختم ہو گئی۔ جب کہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ اور چند اور تیرانداز اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلے۔

تیراندازوں کی یہ بظاہر معمولی سی غلطی بہت بڑے نقصان کا باعث بن گئی۔ جب خالد بن ولید نے دیکھا کہ درہ خالی ہو گیا ہے تو وہ اپنا دستہ لے کر پلٹ آئے اور اسی درے سے اچانک حملہ کر دیا......عبداللہ جبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے چند ساتھیوں نے حتی الامکان مقابلہ کیا اور وہ اسی مقابلے میں جنت الفردوس کی طرف عازم ہو گئے۔

اور اب وہ نام جنہیں اصحابِ روایت واہلِ سیر نے نام بنام یاد رکھا لیکن ان کے حالاتِ زندگی کے تفصیلی نقوش محفوظ نہ رہ سکے......گو کاتبِ تقدیر کی لوحِ محفوظ میں وہ خوش قسمت نام اوّل روز ہی سے سپردِ قلم کیے جا چکے ہیں اور ہمیشہ اپنی تابندگی کی چمک دمک شہیدانِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید ورسالت کی جدول میں برقرار رکھیں گے۔ انشاءاللہ۔

" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ "

۲۸۔ یزید بن سکن رضی اللہ عنہ

عمارہ بن زیاد بن سکن بن رافع کے چچا ہیں۔ ان کے لختِ جگر عامر بن یزید بھی اسی معرکہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

۲۹۔ عامر بن یزید بن سکن رضی اللہ عنہ

یزید بن سکن کے بیٹے۔

۳۰۔ عمرو ولد قیس بن زید بن سواد بن مالک رضی اللہ عنہ

قبیلہ بنونجار میں سے ہیں۔

۳۱۔ قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر رضی اللہ عنہ

بدری......بنومزینہ میں سے۔

۳۲۔ سونیق بن حاطب بن حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ

۳۳۔ صخرہ بن عمرو (بشر) رضی اللہ عنہ

۳۴۔ انیس بن قتادہ بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ

بدری ہیں۔

۳۵۔ ابوہُبیرہ بن حارث بن علقمہ نجاری رضی اللہ عنہ

ان کے بھائی کا نام ابواسیرہ ہے۔ واقدی نے ابواسیرہ کا بھی شہدائے بدر میں تذکرہ کیا ہے لیکن علماء کا خیال ہے کہ یہ غلطی ہے۔ (بحوالہ رحمۃ العالمین، ج:۲)

۳۶۔ اوس بن ارقم بن زید بن قیس خزرجی رضی اللہ عنہ

اکابر صحابہ میں سے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔ایاس بن اوس بن عتیک رضی اللہ عنہ:

انصار کے قبیلہ بنوعبدالاشہل میں سے ہیں۔ ان کے بھائی......انس بن اوس بن عتیک غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔(بحوالہ رحمۃ العالمین،ج:۲)

۳۸۔اوس بن ثابت مزنی رضی اللہ عنہ:

حسّان بن ثابت شاعرِ رسالت......رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی۔

۳۹۔رفاعہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل رضی اللہ عنہ:

رفاعہ بن وقش کے حقیقی بھائی۔

۴۰۔عمرو بن ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ:

حذیفہ بن یمان کے بھانجے۔

۴۱۔سلمہ بن ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ:

عمرو بن ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ کے بھائی،حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بھانجے۔

۴۲۔ثابت بن عمرو بن زید نجاری رضی اللہ عنہ:

بدر میں بھی شامل تھے۔

۴۳۔ثعلبہ بن سعد بن مالک ساعدی رضی اللہ عنہ:

مشہور صحابی ابوحمید ساعدی کے چچا۔

۴۴۔تقب یا تقیب بن فروہ بن بدن ساعدی رضی اللہ عنہ:

انسابِ انصار کے بہت بڑے عالم۔

۴۵۔حارث بن اوس بن معاذ اشہلی رضی اللہ عنہ:

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے برادرزادے۔ عمر بوقت شہادت ۲۷ سال۔

۴۶۔حارث بن انس بن رافع اشہلی انصاری رضی اللہ عنہ:

بدری ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۔ حارث بن عبداللہ بن سعد بن عمرو خزرجی رضی اللہ عنہ:

۴۸۔ حارث بن ثابت بن سفیان بن عدی رضی اللہ عنہ:

خزرج میں سے ہیں۔

۴۹۔ حارثہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

بنو ساعدہ میں سے۔

۵۰۔ حبیب بن زید بن تمیم بیاضی رضی اللہ عنہ:

۵۱۔ خباب بن قیظی بن عمرو بن سہل اشہلی رضی اللہ عنہ:

۵۲۔ صیفی بن قیظی بن عمرو بن سہل اشہلی رضی اللہ عنہ:

خباب بن قیظی کے حقیقی بھائی، جن کا ذکر گزر چکا ہے......عبید بن تیہان بن مالک کے بھانجے......جو اسی غزوہ میں شہید ہوئے۔

۵۳۔ ذکوان بن عبدِ قیس بن خلدہ زرقی رضی اللہ عنہ:

بیعتِ عقبہ میں شامل......غزوہِ بدر کے غازی......مہاجر بھی اور انصاری بھی......مدینہ میں سب سے پہلے یہ اور اسعد بن زرارہ اسلام لے کر گئے۔ (بحوالہ رحمۃ العالمین، جلد دوم)

۵۴۔ رافع مولیٰ غزیہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

۵۵۔ رفاعہ بن عمرو بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

قبیلہ خزرج میں سے......بیعتِ عقبہ میں شامل......ابو الولید کنیت ہے۔ غزوہِ بدر میں شریک ہوئے۔

۵۶۔ سعد یا سعید بن سوید بن قیس بن ابجر رضی اللہ عنہ:

قبیلہ بنو خدرہ میں سے۔

۵۷۔ سہل بن عدی بن زید بن عامر اشہلی رضی اللہ عنہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۔سہل بن قیس بن ابی بن کعب بن قیس اسلمی رضی اللہ عنہ:

بدر میں شامل تھے۔

۵۹۔سُبیع بن حاطب بن قُیَیس بن ہُیَیشہ رضی اللہ عنہ:

اوس میں سے۔

۶۰۔عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن رمزہ رضی اللہ عنہ:

۶۱۔نعمان بن عبد عمرو بن مسعود رضی اللہ عنہ:

بدری ہیں......عبداللہ بن مجذر بن زیاد......عبادہ بن خشخاش اور یہ ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے۔

۶۲۔عامر بن امیہ بن زید بن خشخاش رضی اللہ عنہ:

بنو نجار میں سے۔

۶۳۔عبید یا عتیک بن تیہان بن مالک رضی اللہ عنہ:

بدری......عقبی......ابو ہُشیخ کنیت۔

۶۴۔یسار رضی اللہ عنہ:

عبید (عتیک) بن تیہان بن مالک کے آزاد کردہ غلام۔

۶۵۔عبید بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

ان کے بھائی رافع بدر میں شہید ہوئے۔

۶۶۔عامر بن مخلد بن حارث نجاری رضی اللہ عنہ:

بدری ہیں۔

۶۷۔عمرو بن ایاس رضی اللہ عنہ:

بنو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۔عمرو بن مطروف یا مطرف بن علقمہ بن عمرو بن ثقفؓ:

کنیت ابو حمام۔

۶۹۔عتبہ بن ربیع بن رافعؓ:

خدری......خزرجی۔

۷۰۔عباد بن سہل بن مخرمہؓ:

اشہلی ......اوسی۔

۷۱۔نوفل بن ثعلبہؓ:

خزرجی...... بدری۔

۷۲۔یزید بن حاطب بن عمروؓ:

اشہلی۔

مذکورہ بالا اعداد و شمار میں (۷۲) ناموں کا تعارف ہے جب کہ روایت ستر (۷۰) شہدا کی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حسیل یمانؓ......اور مخیریق کو ارباب سیر شہدائے احد میں شمار کرنے کی بجائے ان کا الگ ذکر کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

اور اب تین ایسے نام جن کا ذکر سیر الانصار کے مؤلف نے مختلف کتب رجال کے حوالے سے شہدائے احد میں کیا ہے۔

عبداللہ بن سلمہؓ......سعد الاسودؓ......سعد الخولیؓ۔صحیح بخاری میں ان کا نام سعد بن خولہ نقل کیا ہے۔(کتاب المغازی،باب فضل من شھد بدراً)

(1)سعد الخولیؓ:

ان کو مولانا سلمان منصور پوریؒ نے بدر کے شہدا میں شمار کیا ہے......(دیکھیے حاشیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ للعالمین، بعنوان شہدائے بدر)...... جب کہ سیر الصحابہ، جلد ہفتم، ص: ۳۰۷ پر ان کے حالات میں انہیں شہید احد لکھا گیا ہے۔ واللہ علم بالصواب۔

(2) عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ:

ابو محمد کنیت...... قبیلہ بلّی...... بنو عمرو بن عوف کے حلیف...... یکے از شرکائے بدر...... بعد از ہجرتِ نبی ﷺ اسلام لائے۔ احد کے روز رسولِ اکرم ﷺ کے جاں نثار پروانوں میں شمولیت کا اشتیاق ان کو بھی میدانِ جنگ میں کھینچ لایا...... لڑتے لڑتے اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ ان کی والدہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا ''میری خواہش ہے کہ اپنے بیٹے کو کہیں اپنے قریب ہی دفن کروں'' نبی اکرم ﷺ نے درخواست منظور کر لی۔ چونکہ عبداللہ بن سلمہ کی عبداللہ مجذر بن زیاد رضی اللہ عنہ سے گہری دوستی تھی۔ اس لئے ان کی والدہ دونوں دوستوں...... دونوں...... ہم نام شہیدوں کے جسدِ خاکی کو اونٹ پر رکھ کر اپنے ہاں لائیں۔ دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔ (سیر الانصار، جلد ۲، ص: ۲۳۰)

(3) سعد الاسود رضی اللہ عنہ:

بنی سہم کے قبیلے سے تعلق تھا۔ رنگ کالا تھا اور جسم پر چیچک کے داغ...... رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کے گھر ان کے نکاح کا پیغام دینے کے لئے...... انہی کو بھیجا...... انصاری نے سنا تو ماں باپ دونوں نے ان کی شکل وصورت کی وجہ سے انکار کر دیا۔ یہ واپس آ گئے...... انصاری کی بیٹی نے پردے کے پیچھے سے یہ گفتگو سن لی۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ کا حکم سر آنکھوں پر اور اپنے باپ سے کہا اس سے پہلے کہ قرآن میں تمہارے بارے کوئی عتاب نازل ہو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لو۔ انصاری نے معافی مانگی اور لڑکی کا نکاح کر دیا۔ سعد بیوی کے لیے تحائف خریدنے بازار پہنچے، ابھی خریدنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ رسولِ اکرم ﷺ کے منادی کی آواز سنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یا خیل اللّٰہ ارکبی و بالجنۃ البشریٰ"

"اے شہ سوارو! اللہ کے لیے سوار ہو جاؤ اور جنت کی بشارت سن لو۔"

سعد الاسود نے تحائف کا ارادہ جھٹک کر اسلحہ خریدا اور میدانِ احد میں پہنچ گئے اور بڑی بہادری سے لڑتے لڑتے شہادت کی آرزو سے ہمکنار ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کی نوعروس کو ان کا اسلحہ اور گھوڑا بھجوادیا...... ساتھ ہی ان کے سسرال والوں کو پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے سعد کی شادی...... تمہاری لڑکی سے بدرجہا بہتر عورت سے کردی ہے۔ (اسد الغابہ...... سیر الصحابہ، جلد ہفتم، ص:۲۴)

(4) مخیریق:

قبیلہ بنو ثعلبہ کے ایک ممتاز فرد تھے۔ مذہباً یہودی تھے۔

احد کا معرکہ عروج پر تھا۔ مخیریق نے اپنی قوم سے کہا: "اے یہودیو! تم جانتے ہو کہ محمد ﷺ حق پر ہیں اور ہم پر ان کی حمایت فرض ہے"۔ یہود جن کے دلوں میں آپ ﷺ اور مسلمانوں کی ذات سے بغض بھرا ہوا تھا۔

سب نے کہا: آج سبت ہے لہٰذا ہم نہیں لڑ سکتے۔ مخیریق نے ایمانی جوش وخروش اور اعتماد و یقین کے ساتھ کہا: "تمہارے لیے کوئی سبت نہیں"...... پھر اپنا ساز و سامان اور اسلحہ لیا، گھوڑا تیار کیا اور کہا: اگر اس معرکہ میں میری جان محمد ﷺ کی حمایت میں نثار ہو جائے تو میرا تمام مال اور جائیداد محمد رسول ﷺ کے لیے وقف ہے۔ وہ اس میں جیسے چاہے تصرف کریں۔

پھر تیزی سے احد جا پہنچے۔ مسلمانوں سے مل کر تلوار کے جوہر دکھائے اور کفار کو تہِ تیغ کیا۔ اور اسی عالم میں اپنی جان دینِ حق پر قربان کردی۔ (رحیق المختوم، ص:۴۵۵)

رسولِ اکرم ﷺ کو جب ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو فرمایا: مخیریق سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہود......مخیریق سب سے آگے جانے والے یہودی ہیں۔

(سیر الصحابہ، جلد:۲، اہلِ کتاب صحابہ، ص:۲۳۵)

رسولِ اکرم ﷺ کے لیے ان کی جو جائیداد وقف ہوئی اس میں سے چند باغات کے نام یہ ہیں:

المیت...... الصائفہ......الدلال......حسن......جرفہ...... الاعواف......

مشربۂ اُمِ ابراھیم (بحوالہ، اہلِ کتاب صحابہ، ص:۲۳۵)

☆☆☆☆

دو جلیل القدر صحابہ... جنہوں نے غزوہِ احد میں دینِ اسلام کے تحفظ......بقا......اور ارتقاء کے لیے اپنے جسم پر زخم کھائے......اور انہی زخموں کے سبب غزوہ کے کچھ مدّت بعد جنت کے سبزہ وگل میں چہچہانے کے لیے ان کی روحیں پہنچ گئیں۔

(1) خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

خنیس نام......ابوحذافہ کنیت......دارِ ارقم کو اسلامی مرکز قرار دینے سے قبل اسلام قبول کیا۔ ام المؤمنین حفصہ بنتِ عمر بن خطاب کے زوجِ محترم تھے۔ ہجرتِ ثانیہ میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر مدینہ منورہ آئے۔ رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ کے حصے میں ان کی مہمان نوازی آئی۔ ابی عبس بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ان کا دینی بھائی بنایا۔ بدر میں بھی شرکت کی۔ احد میں کاری زخم آیا اور اسی کی وجہ سے ۳ ھجری کو شہادت سے ہاتھ ملایا......عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پہلو میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے......رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الجنازہ پڑھائی۔ (طبقات ابنِ سعد۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ جلد:۲، ص:۳۰۲)

(2) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ

عبداللہ نام......ابوسلمہ کنیت......والد کا نام عبدالاسد......والدہ برّہ بنتِ عبدالمطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ یعنی یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے......اور صحیحین کی روایت کے مطابق رضائی بھائی بھی تھے۔ دارِارقم کے مرکزِ اسلام قرار پانے سے قبل مع اپنی بیوی کے اسلام قبول کیا۔ پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بعدازاں حبشہ سے واپس آ کر مدینہ منورہ ہجرت کرنے لگے تو بیوی کو اس کے خاندان والوں نے اور بچوں کو ان کے خاندان نے زبردستی چھین لیا۔ یوں تنہا بیوی بچوں کی جدائی برداشت کر کے ہجرت کی۔ گو ایک سال بعد قریش نے ترس کھا کر بیوی کو مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی۔ مدینہ آئے تو عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرے۔ سعد بن خیثمہ سے رشتہِ مواخات قائم ہوا۔ احد میں شامل ہوئے اور دلیرانہ لڑے۔ ابو اسامہ جشمی کافر کا بازو پر تیر لگا۔ کچھ دنوں بعد بظاہر زخم مندمل ہو گیا لیکن اندر ہی اندر اس کا زہر پھیلتا گیا۔ اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ نے سریہ قطن پر مامور کیا۔

طلیحہ اور اسد بن خویلد دو قبیلے مسلمانوں کے خلاف سر اُبھار رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ڈیڑھ سو صحابہ کرام کی جمعیت کے ساتھ ابو سلمہ کو علم دے کر فرمایا:

''روانہ ہو جاؤ حتیٰ کہ بنو اسد کی سرزمین پر پہنچ کر ان کی عسکری شیرازہ بندی سے پہلے ان کو منتشر کر دو''۔

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے غیر معروف راستے اختیار کیے تاکہ دشمن کو خبر نہ ہو......اس طرح اچانک حملہ کر کے دشمن کو تتّر بتّر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سا مالِ غنیمت بھی عطا کیا۔ اس سریہ سے واپس آئے تو کچھ دنوں بعد زخم عود کر آیا اور ایک عرصہ تک اس کی وجہ سے بیمار رہنے کے بعد ''۳ جمادی الاخریٰ ۴ھ'' کو وفات پا گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور ان کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

(از سیر الصحابہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت:

زیرِ نظر اسماء میں ...... پہلے چار نام مہاجرین کے متفقہ ہیں۔

اس کے بعد کے ۶۸ نام رحمۃ للعالمین کی فہرست سے اخذ کیے ہیں اور ان کے حالات کے لیے سیر الانصار اور رحیق المختوم سے مدد لی گئی ہے۔

اگلے تین ناموں کا ذکر صرف سیر الانصار سے نقل کیا گیا ہے۔

مخیریق یہودی کو سلمان منصور پوری رحمہ اللہ نے مختلف مواقع پر شہید ہونے والوں میں درج کرنے کے بعد ان کی شہادت کا غزوہ ...... احد ہی لکھا ہے۔ رحیق المختوم اور دیگر کتب سیر بھی اسی کی گواہی دیتی ہیں لیکن نا معلوم انہیں شہدائے احد میں شہدائے احد کے ساتھ ہی درج کیوں نہیں کیا گیا۔ خُنَیس بن حذافہ ...... اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ احد ہی کے زخموں سے کچھ مدت بعد فوت ہوئے۔

لہٰذا ان دو معزز شہدا کو بھی شہدائے احد ہی کے ضمن میں مؤلفہ نے ذکر کرنا پسند کیا۔ گو اربابِ سیرَ ان کو ان معروف ستر شہدا میں شامل نہیں کرتے۔

مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اردو ایڈیشن میں بھی تمام شہدائے احد کے نام دیئے گئے ہیں۔ لیکن رحمۃ للعالمین کے دیئے گئے ناموں سے چند نام مختلف ہیں۔

رحمۃ اللعالمین میں		مختصر سیرت الرسول میں
نوفل بن ثعلبہ	....	نوفل بن عبداللہ
نعمان بن عبد عمرو	....	نعمان بن مالک
صخرہ بن عمرو	....	ضمرہ بن عمرو
عتبہ بن ربیع	....	عتبہ بن مبیع
حارثہ بن عمرو	....	حارثہ بن زید
ثقف بن فروہ	....	ثقف یا ثقیف بن فروہ

مختصر سیرت الرسول میں چند نام ایسے ہیں جو رحمۃ للعالمین میں منقول ناموں سے مختلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

عبیدہ بن عمر ...... ابوسفیان بن حارث، مالک بن امیہ، ابوحبہ بن عمرو (سعد بن خثیمہ کے ماں جائے بھائی) عبداللہ بن سلمہ، سلیم بن عمرو ان کے غلام عزہ (ابوخثیمہ کے حلیف) مالک بن نمیلہ اور ان کا حلیف، عمیر بن عدی کیسان اور ان کا غلام، سلیم بن عمرو اور ان کا غلام عزّہ، مالک بن ایاس، عمرو بن ایاس

سیرتِ رحمۃ للعالمین جلد دوم میں مندرجہ ذیل نام ہیں۔ جو مختصر سیرت الرسول میں نہیں ہیں۔

سوبیق بن حاطب، سہل بن عدی، عامر بن امیہ، یسار، رفاعہ بن عمرو بن زید خزرجی، ثابت بن دحداح، ثعلبہ بن سعد بن مالک ساعدی، حارث بن عبداللہ بن سعد، حارث بن ثابت بن ابوسفیان، رافع بن مالک بن عجلان زرقی، رافع مولیٰ غزیہ بن عمرو، یزید بن سکن وہب بن کابوس، حارثہ بن زید بن کابوس۔

گو کچھ ناموں میں اختلاف ہے لیکن اس بات پر تمام کتبِ سیر کا اتفاق ہے کہ غزوۂ احد میں ستر صحابہ شہید ہوئے جن میں چار مہاجرین ہیں اور چھیاسٹھ انصار...... انس رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں بھی ستر شہداء کی روایت ہے۔

صحیح بخاری میں باب غزوۂ ذاتِ القرد کے تحت ایک حدیث میں ابنِ قوقل کا ذکر ہے کہ انہیں غزوۂ احد میں ابان بن سعید نے شہید کیا تھا تب ابان بن سعید مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ بعد ازاں وہ مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کو امیرِ لشکر بنا کر نجد کی طرف بھیجا، اسی حوالے سے حدیث میں یہ ذکر ہے کہ ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو ابان بن سعید نے احد کے موقع پر قتل کیا تھا۔ حدیث کے مترجم علامہ وحید الزماں نے ترجمے میں نعمان بن قوتل لکھا ہے۔ نامعلوم یہ نعمان بن قوقل کون ہیں؟

(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ ذاتِ القرد، ح:۱۳۸۲، ۱۳۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں شہادت گاہِ الفت

رجیع کا چشمہ

رجیع ...... را کی فتحہ اور جیم کی کسرہ کے ساتھ ہے یہ قبیلہ ہذیل کے ایک کنوئیں کا نام ہے جو مکہ اور عسفان کے درمیان آباد تھے۔ اسی کنوئیں کے پاس دس گرامی قدر...... ذی مرتبت ...... دینِ اسلام کی دعوت کے امین ...... معلمِ کتاب ...... قاریٔ قرآن ...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسم ...... اور ...... روح نے بیک وقت توحید و رسالت کی شہادت کے لیے پیغامِ ربانی پر لبیک کہا۔

صحیح بخاری ...... سیرت رحیق المختوم کے حوالے سے اس شہادت گاہ کے اسباب ...... اور روداد کا لفظی منظر:

۴ھ ماہ صفر میں قبیلہ عضل اور قارہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ''ہمارے یہاں قبولِ اسلام کے لیے لوگ مائل ہیں لہٰذا کچھ لوگ ہمارے ساتھ بھیجیں جو اشاعتِ اسلام کا فریضہ انجام دیں۔ بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس افراد ...... جو انتہائی فہم و فراست اور کتاب و سنت کے علوم سے بہرہ ور تھے۔ ان کے ہمراہ کئے۔ عاصم بن ثابت بن ابوالافلح قیس انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ جب معلم صحابہ کی یہ جماعت چشمۂ رجیع پر پہنچی تو گھات میں بیٹھے ہوئے بنولحیان کے سو تیر انداز اچانک حملہ آور ہو گئے۔ جنہوں نے قبیلہ عضل اور قارہ کے ساتھ پہلے ہی سے یہ سازش تیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رکھی تھی۔صحابہ ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔چونکہ لڑائی کے ارادے سے نکلے ہی نہیں تھے اس لیے کوئی ہتھیار وغیرہ پاس نہیں تھا۔بنولحیان نے کہا کہ اگر تم لوگ نیچے اتر آؤ گے تو ہم تم میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کریں گے...... جو لوگ فریب دے کر اشاعتِ اسلام کے نام پر ان کو اپنے ساتھ لے کر اتنی گھناؤنی بدعہدی کر چکے تھے ان پر اعتبار کیسا؟

عاصم بن ثابت امیر المعلمین نے انکار کر دیا اور مقابلہ شروع کر دیا......سات افراد شہید ہو گئے۔تین صحابی بچ گئے۔بنولحیان نے دوبارہ کہا کہ تم نیچے اتر آؤ، ہم کچھ نہیں کہیں گے......یہ تینوں نیچے اتر آئے۔اترتے ہی وہ بدبخت اپنی زبان سے دوبارہ پھر گئے اور قابو پا کر انہیں اپنی کمانوں کی تانت سے باندھ لیا۔ایک صحابی نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، وہ گھسٹتے رہے اور اسی طرح شہید کر دیئے گئے۔جب کہ خبیب اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو انہوں نے مکہ جا کر قریش کے ہاتھ بیچ دیا۔ www.KitaboSunnat.com

(صحیح بخاری۔واقعہ رجیع،۵۸۵۔۲/۵۸۶......۵۶۹۔بحوالہ رحیق المختوم ص:۴۷۵۔۴۷۳۔۴۳۷......)

اوراب رجیع کے چشمہ پر شہادت کا اعزاز پانے والوں کا تعارف:

(1) مرثد بن ابی کنعان بن حصین الغنوی رضی اللہ عنہ:

باپ اور بیٹا دونوں کو رسولِ کائنات ﷺ کی صحابیت کا شرف حاصل ہوا......دونوں ان خوش قسمت مسلمانوں میں سے ہیں جو سابقون کہلائے،ہجرتِ مدینہ کی......غزوۂ بدر میں سواریاں کم ہونے کی وجہ سے علی رضی اللہ عنہ کے سمیت داعی اِلَی اللہ ﷺ کے...... ہم مرکب بنے۔

بہادر اتنے کہ ہجرت کے بعد مکہ مکرمہ سے کمزور......قید و بند میں مبتلا......اہلِ ایمان کو رات کے اندھیرے میں ......چپکے چپکے دیواریں پار کر کے بے باکانہ تدبیر کے ساتھ......کمال پھرتی سے اپنے کندھوں پر سوار کر کے......تیز گامی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود سے باہر نکال لاتے۔

رجیع کے چشمہ پر جن داعیانِ توحید نے شہادتِ حق کا فریضہ ادا کیا ان میں ایک یہ بھی تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس جماعت کا امیر بنا کر بھیجا جب کہ بعض روایات کے مطابق عاصم بن ثابت بن افلح انصاری امیر تھے۔ (تہذیب الکمال...... بحوالہ سیر الصحابہ، ص:۲۷۲، ج:۲)

(2) عاصم بن ثابت بن ابو افلح قیس انصاری رضی اللہ عنہ:

قبیلہ اوس...... ابو سلیمان کنیت...... ہجرت سے قبل اسلام لائے...... بدر میں غازی بن کر لوٹے...... اس معرکہ میں قریش کے سردار عقبہ بن ابی معیط کو واصلِ جہنم کیا۔

قریش کو جب پتہ چلا کہ رجیع نامی چشمہ پر انہیں دھوکہ دہی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ تو انہوں نے کچھ آدمی بھیجے تا کہ وہ وہاں جا کر عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جسم کا کوئی حصہ لائیں کیونکہ انہوں نے غزوہ بدر میں قریش کے اہم رئیس کو قتل کیا تھا۔ جب قریش کے آدمی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کے جسدِ خاکی کو شہد کی بھڑوں نے پوری طرح ڈھانپ رکھا ہے...... بہت کوشش کے باوجود...... عاصم بن ثابت کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ لے سکے اور ناکام و نامراد واپس آئے۔

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو انہوں نے عہد کیا تھا کہ نہ وہ کسی مشرک کا جسم چھوئیں گے...... نہ کسی مشرک کو اپنے جسم کو چھونے دیں گے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مخلص اور مومن بندے کا عہد پورا فرمایا...... اور ان کے جسمِ اطہر کو شہد کی بھڑوں کو بھیج کر مشرکین کی دست بُرد سے بچا لیا۔

عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے:

”کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی موت کے بعد بھی ویسے ہی حفاظت کرتا ہے جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی زندگی میں حفاظت فرماتا ہے''۔ (رحیق المختوم،ص:۴۷۵.....۴۷۳)

تفصیل کے لئے دیکھیے بخاری کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع۔ ح:۱۲۵۱

طبقات ابن سعد......فتح الباری اور اسد الغابہ میں مذکور ہے کہ:

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں مسافع بن طلحہ اور جلاس بن طلحہ دو بھائی قتل کیے تھے۔ ان دونوں کی ماں سلافہ نے قسم کھائی تھی کہ وہ عاصم بن ثابت کی کھوپڑی میں شراب ڈال کر پیئے گی۔ جب قریش کو پتہ چلا کہ عاصم شہید کر دیے گئے تو کچھ لوگ ان کا سر کاٹ کر لانے کے لیے گئے تاکہ ایسے سلافہ کے ہاتھ بیچ سکیں۔ (بحوالہ الجہاد فی الاسلام،ص:۲۰۳)

(3) مغیث بن عبید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ:

قبیلہ بلّی ......عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک کے ماں جائے بھائی۔

(4) خالد بن بکر بن عبد یالیل رضی اللہ عنہ:

دو ہجرتیں کیں......دار ارقم میں سب سے پہلے اپنے بھائیوں کے ہمراہ اسلام لائے۔

(5) زید بن مزین انصاری بیاضی رضی اللہ عنہ:

(6) عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی رضی اللہ عنہ:

بلّی قبیلہ میں سے......بنو ظفر کے حلیف......ہجرت کے بعد اسلام قبول کیا......بدر اور احد میں شرکت کی۔

رجیع پہنچ کر جب بنو ہذیل نے سرکشی کی تو مرثد بن ابی مرثد الغنوی خالد بن بکیر بن عبد یالیل رضی اللہ عنہ اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ تو شہید ہو گئے، جب کہ خبیب بن عدی......زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہم کو گرفتار کر لیا گیا۔ ظہران پہنچ کر عبداللہ نے اپنے آپ کو چھڑا کر تلوار کھینچ لی اور کفار کا مقابلہ شروع کر دیا۔ کفار نے پتھر مارنا شروع کر دیئے، جس سے شہید ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسّان بن ثابت اسی واقعہ کے بارے میں کہتے ہیں:

صلی الالہ علی الذین تتابعوا   یوم الرجیع فاکرموا و اثیبوا

وابن الدثنہ وابن الطارق منھم   واناہ ثم حمامۃ الکتوب

(سیر الانصار۔ ج:۲،ص:۲۳۷)

سنن ابی داؤد میں ہے کہ جب کافروں نے ان تین صحابہ کو باندھنا شروع کیا حالانکہ وہ انہیں امان دینے کا وعدہ کر چکے تھے عبداللہ بن طارق البلوی نے فرمایا: یہ پہلی عہد شکنی ہے اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا میں تو اپنے ان شہید ساتھیوں کی پیروی کروں گا، کافروں نے انہیں گھسیٹنا شروع کر دیا، یہ انکار کرتے رہے حتیٰ کہ مشرکوں نے انہیں شہید کر دیا۔(ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الرجل لیسار،ح:۲۶۶۰)

ملاحظہ:

"رحمۃ للعالمین" حصہ دوم میں سلمان منصور پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اصحابِ سیر نے اصحاب رجیع کی تعداد چھ (۶) لکھی ہیں۔ صحیح بخاری میں ان کی تعداد دس (۱۰) بتائی گئی ہے جب کہ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار میں بھی چھ (۶) نام ہی ملتے ہیں۔

ان میں سے آٹھ نام مل گئے ہیں۔ گویا دو نام دستیاب نہیں۔

زیرِ نظر شہادت گاہ میں چھ نام ہی شامل ہیں کیونکہ اس معرکہ کے دو عظیم شہدا نے...... تنعیم میں تختۂ دار پر اپنی شہادت پیش کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجیع کے بعد...... تنعیم میں

☆خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ:

قبیلہ اوس میں سے تھے...... ہجرت سے قبل اسلام لائے...... بدر میں مجاہدین کے اسباب کی نگرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سپرد کی تھی...... بدر میں حارث بن عامر بن نوفل جیسے کافر کو قتل کیا تھا۔ (بخاری بحوالہ رحیق المختوم)

ظالموں نے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ...... اور زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو زندہ گرفتار کرلیا...... چشمہ رجیع سے چلے...... مکہ پہنچے اور خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو حارث کے بیٹوں نے...... جب کہ زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا، تاریخِ اسلام میں پہلی بار...... ایمان واسلام کے جرم میں تختۂ دار تک پہنچنے والے...... ان دو مجاہدوں کو کفار بہت دن بھوکے پیاسے تڑپا کر انتقام کی آگ بجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ آخر حدِ حرم کی شمالی جانب مقامِ تنعیم پر سولی نصب کی، مکہ کے تمام مشرکین کے بچوں، جوانوں، بوڑھوں اور عورتوں کو جمع کیا۔ اس طرح سرِ عام اذیت ناک سزا دینے کا مقصد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے حامی و ناصر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی تھا۔ عہد شکنی پہ اکسانے کی دہشت انگیز دھمکی تھی۔ موت سے پہلے خبیب رضی اللہ عنہ نے اپنے فی البدیہہ اشعار میں ان کے مذموم ارادوں کی وضاحت اس طرح کی، جسے اس وقت اس مجمع میں موجود ایک صحابیؓ نے نوٹ کیا جو اس وقت اسلام نہیں لائے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَسْتُ اُبَالِی حِینَ اُقْتَلُ

عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِیْ

”میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، میں مسلمان ہوں (مسلمان مر رہا ہوں) اس کے بعد مجھے پروا نہیں میں کس پہلو گرتا ہوں“۔

وَ ذَالِکَ فِی ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَشَاء

یُبَارِکُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

”میں اللہ کی راہ میں جان دے رہا ہوں، یہ اس کی مرضی ہے کہ میرے کٹے ہوئے جسم کے حصوں پر برکت نازل کرے“۔ (بخاری، کتاب المغازی)

خبیب رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار ان کے مافی الضمیر کے ہی نہیں بلکہ ان تمام صحابہ کرام کے ایمان، وفا اور ایثار کے ترجمان ہیں جن کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضانِ قربت نصیب ہوا۔ اطمینانِ قلب کا عالم دیکھیے...... کافروں سے کہا: مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ جلدی میں دو رکعت نماز ادا کی خیال یہ تھا کہ اگر ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھوں گا تو مشرکین سمجھیں گے کہ پھانسی سے ڈر رہا ہوں، یوں خبیب رضی اللہ عنہ نے پھانسی سے قبل دو رکعت نماز کی روایت قائم کی۔ (صحیح بخاری)

اس کے بعد فرمایا:

اے اللہ! تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو ہم نے ان سب تک پہنچا دیا۔ گواہ رہنا اور انہوں نے جو سلوک کیا۔ اس کی اطلاع ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تک پہنچانا تیرا کام ہے“۔

پھر دعا کی:

”اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَّ اقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا“۔

”الٰہی ان کو گن لے، ان کو ایک ایک کر کے قتل کر اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑ“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعے ان کی شہادت کی خبر ملی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے خبیب رضی اللہ عنہ تم پر سلام ہو۔''

پھر آپ ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تاکہ وہ ان کی لاش کا پتا لگائیں اور ہو سکے تو لے کر آئیں...... عمرو رضی اللہ عنہ رات کے اندھیرے میں اس مقام پر پہنچے جہاں ان کو سولی پر لٹکایا گیا تھا...... درخت کے تنے کے ساتھ رسی کے پھندے میں ان کا جسمِ اطہر لٹکا ہوا تھا۔ گویا وہ پکار...... پکار کر تنعیم کی وادی میں اعلان کر رہا تھا کہ محمد الصادق والامین...... نذیر و بشیر کی محبت...... اعلانِ توحید کی صداقت...... اور کلمہ طیبہ کی رفعت کے لیے یہ ایک جان کیا ہزار جانیں بھی ہوں تو قربان ہیں۔

عمرو رضی اللہ عنہ درخت پر چڑھے...... درخت سے رسی کاٹی...... جسدِ خاکی...... پھندے سے آزاد ہو کر زمین پر گر گیا۔ پوری احتیاط اور سرعت سے خود بھی درخت سے اترے، تاکہ جسدِ اطہر کو اپنے ساتھ مدینہ لے جا سکیں۔ دیکھا کہ جسدِ خاکی غائب ہے۔ اس رات کے گھپ اندھیرے...... اور مہیب سناٹے میں کوئی بھی نہیں تھا، جو اتنی تیزی سے اس فدائے رسالت کی لاش کو اٹھا لے جا سکتا...... کیا اسے زمین نگل گئی تھی...... یا آسمان لے اڑا تھا...... بے شک جو ربِ قدیر...... مالکِ ارض و سماوات...... روحوں کو عالمِ بالا کی طرف لے جاتا ہے، اسی کے لفظ ''کُن'' اور ارادے کی تکمیل نے اس جاں نثارِ دینِ فطرت کا جسدِ اطہر عالمِ بالا پر بلا لیا تھا۔

قتل کرتے وقت مشرکین ان کا چہرہ مبارک بیت اللہ کی جانب سے ہٹا کر دوسری طرف کرتے لیکن وہ پھر اُدھر ہی مُڑ جاتا...... بے شک جس نے دل کی گہرائیوں سے اعلان کیا تھا۔ '' اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ '' ...... وہ بھلا کسی اور طرف کیسے پھرتا...... مجبوراً با دلِ ناخواستہ کفار کو کعبہ کے رخ ہی...... انہیں سولی پر لٹکانا پڑا...... یہ جسارت قریش کو بہت مہنگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی اور خبیب رضی اللہ عنہ نے جن مشرکین کے لیے بددعا کی تھی وہ جو سب اس قتل میں کسی نہ کسی طرح ملوث تھے، سب ایک سال کے اندر اندر انتہائی بری حالت میں...... کسمپرسی کی موت مارے گئے۔ (الاصابہ، فتح الباری...... بحوالہ سیر الانصار، جلد اوّل، ص: ۲۱۳)

☆ زید بن دثنہ انصاری رضی اللہ عنہ:

خزرج کے قبیلہ کی شاخ بنو بیاضہ میں سے تھے۔ بدر اور احد میں شرکت کی۔

(سیر الانصار، ص: ۳۶۳)

کفّار زید رضی اللہ عنہ کو بھی اسی جگہ تنعیم میں لائے۔ پھر وہی لوگوں کا ہجوم تھا اور نورِ توحید کا جاں نثار پروانہ...... ہجوم میں ابوسفیان بھی تھا۔ جب صفوان نے اپنے غلام فسطاس کو سب کے سامنے گردن مارنے کا حکم دیا تو ابوسفیان نے غلام کو روکا۔ خود آگے بڑھا...... اور زید رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا:

''آج تمہاری جگہ اگر (نعوذ باللہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا جاتا تو تمہیں خوشی نہ ہوتی؟''

زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ابوسفیان...... تو نعوذ باللہ ان کی جان کی بات کرتا ہے، مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میری جان کے بدلے ان کے پاؤں مبارک کو کوئی کانٹا بھی چھو جائے۔''

کفر بوکھلا گیا...... اور کہا...... گردن اُڑا دو۔ گردن کٹی...... اربعہ عناصر کا مجسمہ ٹوٹا، لیکن پرواز کرتی ہوئی رُوح سے کفر کی دنیا میں زلزلہ خیز صدا بلند ہوئی:

'' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه (صلی اللہ علیہ وسلم)''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں شہادت گاہ

بئرِ معونہ

رجیع کے واقعہ کے چند دنوں بعد ہی ابو براء عامر بن مالک کلابی نے بالکل اسی طرح کی سازش سے رسولِ اکرم ﷺ کو تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں اپنے ساتھ صحابہ کرام کو بھیجنے کی درخواست منظور کروالی۔

(بقول ابنِ اسحاق چالیس......اور بروایت صحیح بخاری ستر......قرّا...... معلمین ......اور فضلاء کی جماعت تھی ...... جو دن کو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر انہیں بیچ کر......اہلِ صفہ کے آب ودانہ کا انتظام کرتے اور رات کو اللہ کے حضور سربہ سجود ہوتے)۔

آپ ﷺ نے منذر رضی اللہ عنہ بن عمرو انصاری (جو عمر فاروق کے خسر اور عاصم رضی اللہ عنہ کے نانا تھے) کی امارت میں ستّر (۷۰) صحابہ کرام کو روانہ کیا۔

جب یہ تمام بزرگ ہستیاں بئرِ معونہ پر پہنچیں (جو بنی عامر اور بنی سُلَیم کے علاقہ کے درمیان واقع ہے) تو بنو عامر کے رئیس عامر بن طفیل نے بنو سُلَیم کے قبیلے عصیّہ، رعل اور ذکوان کے آدمیوں کے ساتھ مل کر ان نہتّے صحابہ کرام کو شہید کر دیا۔ کعب بن زید جن کو یہ لوگ مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے، بچ گئے اور منذر رضی اللہ عنہ بن محمد کے ساتھ امیہ بن عمرو ضمری جو اس وقت اُونٹ چرانے نکل گئے تھے لیکن مقامِ مقتل پر پہنچے تو منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی ربّ قدیر نے شہداء کی فداکاری سے مطلع فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:

اَنَّ اَصْحَابَكُمْ قَدْ اُصِيْبُوْا وَاِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا اَخْبِرْ عَنَّا اِخْوَانَنَا بِمَا رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَاَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ۔

''تمہارے ساتھی شہید کر دیے گئے اور شہید ہوتے وقت انہوں نے یوں دعا کی: یا اللہ! ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو کر دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش پس اللہ نے ان کی خبر مسلمانوں کو پہنچا دی''۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم الحدیث: ۱۲۵۷)

عمرو بن اُمیہ انصاری کو عامر نے یہ کہہ کو چھوڑ دیا کہ میری ماں نے قبیلہ مضر میں سے کسی ایک کو چھوڑنے کی مَنّت مان رکھی ہے، جاؤ تم کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو ان واقعات سے جو چند ہی دن آگے پیچھے پیش آئے تھے اس قدر رنج پہنچا ...... آپ ﷺ اتنے دلفگار ہوئے کہ بروایت انس رضی اللہ عنہ '' جن لوگوں نے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو بیئر معونہ پر شہید کیا تھا۔ رحمۃ للعالمین ﷺ تیس (۳۰) روز تک ان لوگوں کے لیے قیام صلوٰۃ کے دوران قنوت کی صورت ان پر بددعا فرماتے رہے۔

(صحیح بخاری ۲/۵۸۶ ۔ ۵۸۷ ۔ ۵۸۸)

اور اب ان اصحابِ گرامی کا مختصر تعارف، معونہ کا کنواں ...... ربِ قدیر نے جن کی شہادت گاہ کے لیے ...... مقرر کر رکھا تھا۔

(1) منذر بن عمرو بن خنیس انصاری رضی اللہ عنہ:

خزرج کی شاخ قبیلہ بنو ساعدہ سے تعلق تھا ...... بدر میں شامل ہوئے ...... بیعتِ عقبہ ثانیہ میں بھی شریک تھے ...... مواخات میں طلیب بن عمرو مہاجر رضی اللہ عنہ کے بھائی قرار پائے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کو بنو ساعدہ کا نقیب مقرر کیا۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی اسی قبیلہ کے نقیب تھے۔ بدر اور احد میں بھی شریک ...... احد میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو مَیْسَرہ کا امیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا۔ ان ستّر (۷۰) اصحابِ شرف وفضیلت کے امیر جو صرف دینِ فطرت کی تبلیغ و تعلیم کا عزمِ خیر لیے...... بحکمِ رسالت مآب ﷺ اپنے گھر سے نکلے۔ قبیلہ عصیہ، رعل اور ذکوان سے مقابلہ ہوا تو تمام معلمین شہید ہو گئے۔ مقابلے میں صرف یہی بچے۔ کافروں نے کہا "امن مانگو ہم تمہیں امان دے دیں گے"۔

بھلا جو اَللّٰهُ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی امان میں اپنا سب کچھ دے چکا ہو، اس کی غیرتِ ایمانی کفر سے کیسے امان کی طالب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا مقابلے پر ڈٹے رہے اور لڑتے لڑتے جہاں حرام بن ملحان شہید ہوئے تھے وہیں اپنا آپ دینِ اسلام پر نثار کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اعتق للموت."

"انہوں نے دانستہ موت کی طرف سبقت کی۔"

پھر یہ آپ کا لقب ہی پڑ گیا۔ (سیر الانصار، ج:۲، ص:۱۸۴)

(2) حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ:

ابوجہل کے باپ مغیرہ بن ہشام کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جب بدر کے معرکہ سے واپسی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو ایک دستہ دے کر بھیجا تا کہ کفار کی نقل و حرکت کا پتا لگائیں۔ حکم بن کیسان اس وقت کفارِ قریش کے ساتھ تھے۔ ایک نخلستان کے پاس دونوں دستوں کا آمنا سامنا ہو گیا۔ اس سریّہ میں حکم بن کیسان قیدی ہو گئے۔ انہیں عبداللہ بن جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، قریش نے ان کی رہائی کے لیے فدیہ بھیجا، اس وقت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ قریش کی حراست میں تھے۔ آپ نے فرمایا! سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو...... تو...... حکم بن کیسان کو رہائی ملے گی۔ قریش نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا اور حکم بن کیسان کو رہا کر دیا گیا۔ رہائی ملتے ہی یہ تا حیات حبالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے حلقے میں داخل ہو گئے۔

اسلام ......فہم اسلام ......اور کتاب اللہ میں ایسے ماہر تھے کہ انہیں اشاعتِ اسلام کے لیے معلمین کے رتبہ عالیہ پر فائز کیا گیا اور اپنے ہم سفروں کے ساتھ وہ بھی شہادت سے ہم کنار ہو گئے۔ (طبقات ابنِ سعد......بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۷)

(3) حرام بن ملحان (مالک) بن خالد انصاری رضی اللہ عنہ:

بدر اور احد میں شامل ہوئے، ان کی بہن اُمِّ سُلَیم انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور مشہور صحابیہ ہیں۔ دوسری بہن اُمِ حرام بنتِ ملحان بھی مشہور صحابیہ ہیں۔

جب وہ زخمی ہوئے تو اپنا ہاتھ خون میں ڈبو کر اپنے چہرے پر ملتے اور کہتے "فُزْتُ بِرَبِّ کَعْبَۃِ "رب کعبہ کی قسم میں نے اپنی مراد پالی۔ (از رحمۃ العالمین، ج:۲)

صحیح بخاری میں آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تفصیل اس طرح ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر سواروں کے ساتھ حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو بنی عامر کے پاس بھیجا، جس کی وجہ یہ تھی کہ بنی عامر کے سردار عامر بن طفیل نے از راہِ تکبر و شرارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا تھا، کہتا تھا کہ یا تو یہ کیجئے کہ گنواروں اور دیہاتیوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکومت کریں اور شہر والوں پر میں، یا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین بن جاؤں یا پھر بنو غطفان کے دو ہزار آدمی لے کر میں آپ سے لڑوں گا۔ (اس بد بخت کا انجام یہ ہوا کہ اسے طاعون کا پھوڑا نکلا یہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اس سے مر گیا) خیر حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ ایک لنگڑے آدمی اور ایک دوسرے آدمی کو ساتھ لے کر بنی عامر کے پاس پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں آدمیوں سے کہا کہ تم دونوں میرے قریب قریب رہنا، پہلے میں ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں اگر انہوں نے نے مجھے امان دے دی۔ تو تم بھی چلے آنا اور اگر انہوں نے مجھے مار ڈالا تو اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلے جانا۔ حرام رضی اللہ عنہ بنی عامر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس گئے اور پوچھا تم لوگ مجھے کیوں امان دیتے ہو، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں؟ اور ان سے باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں بنی عامر نے ایک شخص کو اشارہ کیا، اس نے پیچھے سے آ کر آپ رضی اللہ عنہ کو برچھا مارا، وہ برچھا ان کے آر پار نکل گیا۔ حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ'' ''کعبے کے رب کی قسم میں نے اپنی مراد پالی''۔

پھر وہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے پیچھے گئے اور ان سب کو بھی مار ڈالا صرف وہ لنگڑا شخص بچ رہا کیونکہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا۔ (بخاری، کتاب المغازی، ۱۲۵۵)

(4) سُلَیم بن ملحان (مالک) بن خالد انصاری رضی اللہ عنہ:

حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی۔

(5) حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ:

ان کی کنیت ابو سعید تھی..... خزرج کی شاخ بنونجار میں سے تھے..... ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا..... مواخات میں صہیب رومی مہاجر رضی اللہ عنہ سے بھائی چارہ ہوا۔ بدر میں شرکت کے لیے اسلامی لشکر کے ساتھ نکلے۔ اثنائے راہ روحاء مقام پر پہنچے تو چوٹ آ گئی جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے واپس مدینہ بھیج دیا۔ غزوہ کے بعد انہیں مالِ غنیمت میں شریک اجر فرمایا۔

احد کے روز جو مسلمان ثابت قدم رہے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں، انہوں نے عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ کو اپنے دستِ حق مؤید سے واصلِ جہنم کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عثمان مشرک کا پورا سامان انہیں غنیمت کے طور پر عطا کیا۔

جب بئرِ معونہ کا حادثہ فاجعہ پیش آیا تو یہ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ دور سے انہیں چیلیں اور کچھ دوسرے پرندے نظر آئے..... یہ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس سمت گئے، دیکھا تو مسلمانوں کی لاشیں خاک و خون میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطاں ہیں.....عمرو سے کہا بتاؤ اب کیا ارادہ ہے۔عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا.....رسول اکرم ﷺ حق پر ہیں.....اس میں کوئی شک نہیں......حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ بولے، پھر دیکھتے کیا ہو...... جہاں منذر اور ان کے رفقاء کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے میں وہاں سے کس طرح ہٹ سکتا ہوں۔ پھر عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کفار پر ٹوٹ پڑے۔ جو اب میں کافروں نے بھی تیروں کی بوچھاڑ کر دی......حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کی قسمت میں شہادت تھی سو انہیں مل گئی اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کفار کے ہاتھ اسیر ہو گئے۔(سیر الانصار، ج:۱)

(6) عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ:

قوم ازد سے تعلق تھا [illegible] عمر کنیت......سیاہ رنگت، روشن دل.....قدیم الاسلام۔ طفیل بن عبداللہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں جائے بھائی کے غلام تھے، جنہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ آغازِ اسلام میں کفار نے ان پر بہت ظلم وستم ڈھائے۔ ہجرت کے سفر میں غارِ ثور میں......تین دن تک خفیہ طریقے سے بکریوں کا دودھ اور کھانا پہنچانے کا ذمہ انہی کا تھا......سفرِ ہجرت میں رسول اللہ ﷺ اور ثانی اثنین ابوبکر صدیق کی خدمت کی سعادت اور ہم رکابی ان کے بھی حصے آئی۔ اثنائے ہجرت سراقہ بن جعشم کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے امان کی تحریر انہوں نے ہی لکھ کر دی۔ گویا پڑھے لکھے مسلمان تھے۔ مدینہ پہنچے تو سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اترے۔ حارث بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ سے عقدِ مواخات طے پایا۔ مدینہ پہنچ کر کئی مکی مسلمان بیمار ہو گئے جن میں ایک یہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی "یا اللہ تو مدینہ کو مکہ کی طرح ہمارے لیے پسندیدہ بنا دے اور بیماریوں سے پاک کر دے"۔ (صحیح بخاری)

دعا مقبول ہوئی اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ٹھیک ہو گئے۔ بدر اور احد میں دلیرانہ شرکت کی اور بڑے شجاعانہ جوہر دکھائے۔ علم وفضل کی اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو گی کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے معلمینِ قرآن کے قدسی صفات جماعت میں ان کو شامل کیا۔ بئرِ معونہ کے واقعہ میں شہید کر دیے گئے، ان کی لاش سامنے پڑی تھی، عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جب نیزہ لگا تو کہا "فُزْتُ وَاللّٰه"...... عامر بن طفیل مشرک نے ان کی طرف اشارہ کر کے پوچھا! "یہ کون ہیں؟" عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے کہا: "عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ" عامر بن طفیل نے ان سے کہا!" میں نے دیکھا کہ اچانک اس شخص کی لاش زمین سے اٹھی آسمان کی طرف گئی اور پھر زمین پر رکھ دی گئی۔ (بحوالہ صحیح بخاری، کتاب المغازی، ح:۱۲۵۷)

یہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کی تجہیز و تکفین ملائکہ نے کی۔ روایات میں ہے کہ ان کی لاش اس کے بعد ملی ہی نہیں۔

جبار بن سلمی نے جن ...... کا نیزہ آپ کی شہادت کا باعث بنا تھا "اللہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔"...... جب دیکھا لاش آسمان پر اٹھ گئی ہو اور اس کی تجہیز و تکفین کسی اَن دیکھی قوت نے کی ہے تو جبار بن سلمی رضی اللہ عنہ خود بھی مسلمان ہو گئے۔ شہادت کے وقت عمر ۳۴ سال تھی۔ (سیر الصحابہ، جلد:۲، ص:۲۲۴)

(7) عروہ بن اسماء بن صلت رضی اللہ عنہ:

بنو سُلَیم میں سے تھے...... ان کا قاتل بھی اسی قبیلہ میں سے تھا، اس نے ہم قوم ہونے کی وجہ سے انہیں امان دینا چاہی لیکن اس اللہ کے بندے نے تمام مسلمانوں کو چھوڑ کر...... امان قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ عروہ بن زبیر کا نام انہی کے نام پر رکھا گیا۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، ح:۱۲۵۷)

(8) عائذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ رضی اللہ عنہ:

انصاری...... الزرقی ...... اور بدری

(9) معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ رضی اللہ عنہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدرو احد میں شامل......عایذ بن ماعص کے بھائی۔

(10) مسعود بن قیس بن خالد رضی اللہ عنہ:

معاذ بن ماعص بن قیس کے چچازاد بھائی۔

(11) سفیان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ:

بنونبیت میں سے۔

(12) ثابت بن خالد نجاری رضی اللہ عنہ:

بدر اور احد میں شامل تھے۔

(13) مالک بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ:

سفیان بن ثابت انصاری کے بھائی۔

(14) سفیان بن حاطب بن امیہ رضی اللہ عنہ:

انصاری......ظفری......احد میں حاضر تھے۔

(15) سہیل بن عامر بن ثقف انصاری رضی اللہ عنہ:

انصاری۔

(16) سعد بن عمرو بن ثقف رضی اللہ عنہ:

سہیل بن عامر کے چچازاد بھائی۔

(17) طفیل بن سعد بن عمرو بن ثقف رضی اللہ عنہ:

سعد بن عمرو بن ثقف کے بیٹے......جنگِ احد میں حاضر تھے۔

(18) سہل بن عمرو بن ثقف رضی اللہ عنہ:

سعد بن عمرو ثقف کے حقیقی بھائی

(19) قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل رضی اللہ عنہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاری.....خزرجی۔

(20) منذر بن محمد بن عقبہ رضی اللہ عنہ:

انصاری......اوسی...... بدری......احدی۔

(21) نافع بن بدیل بن ورقہ رضی اللہ عنہ:

بنوسہم میں سے۔

(22) انس بن معاویہ رضی اللہ عنہ:

بنوعمرو بن مالک میں سے۔

(23) ابی بن ثابت بن منذر رضی اللہ عنہ:

ابوالفتح کنیت۔

(24) ابی بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ:

انصاری......نجاری......بدری......واقدی نے انہیں اوران کے بھائی کواس سریہ کے شہدا میں شمار کیا ہے۔

(25) مسعود بن خلدہ بن عامر بن زریق رضی اللہ عنہ:

بدری......احدی......بعض نے انہیں شہدائے خیبر میں شمار کیا ہے۔

بقیہ کے نام تاریخ کے اوراق پرنہیں تو نہ سہی لیکن اللہ کی کتاب میں ان کا نام بھی موجود ہے اور خود بھی زندہ و جاوید ہیں......اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی اور یہ سب اللہ سے راضی......بد بخت تو وہ لوگ تھے جو اسلام دشمنی میں انسانیت کا دامن بھی اپنے ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے اور آخرکار انہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رسوائی کے سوا کچھ نہ ملا۔

بئیر معونہ، رجیع اور تنعیم میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کرنے والے یہ وہ خوش بخت شہدائے کرام ہیں جن سے کفر بازوں نے تاریخ کا سب سے بڑا دھوکہ کیا، بزدلوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہتے قرّاءِ کرام پر حملہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی مظلومانہ شہادت پر اس قدر رنج پہنچا کہ آپ ایک مہینے تک فجر کی نماز میں کفار پر باواز بلندیوں لعنت کرتے رہے:

اَللّٰهُمَّ لِحْيَانَ وَ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعِصَيَّةً لَعَنَتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

"اے اللہ! قبیلہ لحیان، رعل اور ذکوان اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے نافرمانوں پر لعنت ڈال"۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

امتِ مسلمہ کو یہ اسوۂ رسالت ملا کہ جب کفر وشرک کے چیلے مسلمانوں پر جبر وستم کی انتہا کر دیں۔ جب انہیں قتل وغارت، قید وبند اور دار ورسن تک لے جائیں تو اس وقت دنیا کے موجود مسلمانوں پر جہاں ان کا انتقام لینا فرض ہو جاتا ہے وہاں ان پر بد دعا اور لعنت کرنا بھی لازمی ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کی رہائی، ان کی نصرت وحمایت اور ان میں اتفاق واتحاد کی دعاؤں کا اہتمام شدت سے کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہداء کا آٹھواں مرکز

غزوۂ خندق

اس مقامِ شہادت کو تاریخ نے اپنے اوراق کی پیشانی پر غزوۂ خندق اور غزوۂ احزاب کے عنوان سے موسوم کیا ہے۔ اس کا محلِ وقوع مدینہ منورہ کے باب برابخ سے صرف بیس (۲۰) منٹ کے فاصلہ پر جبلِ سلع کے دامن سے لے کر "مقامِ شیخین" تک محیط ہے جہاں خود احکم الحاکمین کے محبوب...... دینِ قیّم کے معلّم ﷺ نے اپنے تین ہزار (۳۰۰۰) صحابہ کرام کے ساتھ بھوک پیاس اور بے حد محنتِ شاقہ جھیلنے کے بعد دفاعی خندق کھودی۔

خندق کے اس طرف عیسائیوں، یہودیوں اور اپنی اپنی مرضی کے مطابق خود ساختہ معبودوں کی پرستش کرنے والوں، اللہ کے منکروں، فرشتوں اور پیغمبروں کی تعلیم کو بیوقوف لوگوں کے وہم کی میراث کہنے والوں نے...... قریش کے تیس ہزار افراد پر مشتمل جنگی پڑاؤ ڈال دیا۔ ان میں سے ہر فرد فنونِ حرب کا ماہر اور اس وقت دستیاب ہونے والے آلاتِ حرب سے لیس تھا۔

کبھی ایک نہ ہونے والے یہ گروہ (احزاب) صرف اس لیے ایک ہوئے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی صداقت کے آنکھوں دیکھے گواہوں کو اپنے سخت سے سخت محاصرہ سے مرعوب کر کے اس کے حوصلے توڑ دیں اور پھر نورِ مصطفوی ﷺ کو اپنی سیلابی یلغار میں ہمیشہ کے لیے دفن کر دیں۔

تقریباً دو ہفتے، اس طرف مرعوب کن تلواروں، نیزوں اور بھالوں کی نمائش تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اِس طرف نا قابلِ تسخیر صبر واستقلال کا مظاہرہ۔

اُس طرف شرابی دھاڑیں تھیں۔

اِس طرف زبانوں پر حمدِ ذوالجلال والاکرام اور مدحت رسول اللہ ﷺ

اُس طرف اس کے دلوں میں قتل و غارت گری کی وحشت رقصاں تھی۔

اِس طرف احترام آدمیت سے نگاہیں درخشاں تھیں

اُس طرف دھمکیاں تھیں۔

اِس طرف اپنے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کیے ہوئے عہد و پیماں پر دل و جاں سے نقوشِ وفا ثبت کرنے کے نا قابلِ تسخیر ارادے۔

اُس طرف فضاؤں میں......لات......عزیٰ کے نعرے تھے۔

اِس طرف اللہ اکبر کی صدا تھی۔

اُس طرف تیروں، پتھروں اور بھالوں کی بارش ہو رہی تھی۔

اِس طرف ہر ایک جذبہ شوق میں سرشار نغمہ سرا تھا۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا ۝ عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

''ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی سروری کو تسلیم کرلیا ہے۔ ہم نے ان کی نصرت کے لیے جہاد کرنے کے لیے اپنی تمام زندگی وقف کردی ہے''۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا ۝ عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

''ہم وہ لوگ ہیں جو محمد ﷺ سے بیعت کر چکے ہیں کہ جب تک جان باقی ہے اسلام ہی ہمارا محورِ جہاد ہوگا''۔ (رقم الحدیث:۱۲۶۴)

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۝ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

''اے اللہ! اگر تو نے ہمیں ہدایت سے نہ نوازا ہوتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے تھے اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی خیرات کرسکتے اور روزے رکھتے‘‘۔

فَانْزِ لَنَا سَكِيْنَةً عَلَيْنَا   وَثبت الاقدام ان لا قينا

سکون اور صبر ہم پر نازل فرما اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما‘‘۔

ان الاعداء قد بغوعلينا   وان ارادوا فِتْنَة ابينا

’’دشمن ہم پر بلا وجہ حملہ آور ہوئے ہیں، ان فتنہ گروں کے خلاف ہماری بغاوت ہے‘‘۔

رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے جواب میں فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةَ   فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

’’یا اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، الٰہی انصار اور مہاجرین کو بخش دے‘‘۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم:۱۲۶۳)

اور کبھی اس طرح اللہ کے حضور درخواست کرتے:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرَ الْاٰخِرَة   فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة

’’الٰہی خیر تو صرف آخرت ہی کی خیر ہے پس انصار اور مہاجرین کو ہر طرح کی خیر و برکت عطا فرما!‘‘۔ (رقم الحدیث:۱۲۶۴)

خندق کے روز بظاہر اس قدر دہشت اور خوف کا عالم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴾ (الاحزاب:۹-۱۰)

اور جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر (چڑھ) آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق پرستوں کی یہ مقدس جماعت اس حالت میں سخت سردی کے عالم میں خندق کھودنے میں مصروف تھی کہ بروایت انس رضی اللہ عنہ: اس وقت ایک مٹھی جو بدبودار چربی ملا کر پکاتے، ان کے سامنے رکھتے وہ بھوک کی وجہ سے اسے کھا لیتے حالانکہ وہ بدمزہ چربی حلق پکڑ لیتی اور اس میں سے خراب بو آتی۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، وھی الاحزاب، رقم: ۱۲۶۴)

بھوک سے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے، مدینہ منورہ کی سخت پتھریلی زمین پر کدال چلانا اور جلد از جلد خندق کھودنا جس قدر مشقت طلب تھا اسی قدر ایمان بڑھتا جا رہا تھا، غلبہ کے حصول کا یقین عین الیقین اور حق الیقین میں ڈھلتا جا رہا تھا۔ جابر بن عبداللہ اجازت لے کر گھر پہنچے، بیوی سے کھانے کا پوچھا جواب ملا ''ایک صاع جو اور بکری کا بچہ'' فرمایا: یہی پیسو اور پکاؤ۔ چپکے سے جا کر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، تھوڑا سا کھانا ہے چند آدمیوں کے ساتھ آ کر کھا لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر دعوتِ عام دے دی اور جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے آنے تک ہنڈیا اتارنا نہ روٹی بنانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں لعاب دہن ڈال کر برکت کی دعا کی اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اس روز ایک ہزار آدمی پیٹ بھر کر کھانا کھا چکے اور ابھی کھانا باقی تھا۔ (دیکھیے صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم الحدیث: ۱۲۶۶)

اللہ اکبر! کیسے ایمان کے مالک اور بے غرض و بے ریا تھے یہ اللہ کے مزدور، اللہ کے سپاہی...... اور کیسا قدر دان تھا ان کا مالک، ربّ جہاں، شاکر و علیم، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

آخر کفار نے تیروں اور پتھروں کی بارش شروع کر دی، خندق پھلانگ کر حملہ آور ہوئے۔ علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کفار کی قوت کا غرور ایک ہی ہلہ میں زمیں دوز ہو گیا اور فضا میں صدائے اللہ اکبر گونجی...... اس غزوہ میں چھ شہدائے کرام نے اپنی جانِ عزیز قربان کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی آواز فضاؤں کے سینے میں گاڑ دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) انس بن اوس بن عتیک بن عمرو رضی اللہ عنہ:

انصاری تھے، غزوۂ احد میں شرکت کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ ان کے بھائی ایاس بن اوس بن عتیک غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

(۲) ثعلبہ بن عتمہ بن عدی رضی اللہ عنہ:

غزوۂ احد کے غازی...... انصاری تھے۔ سلمی...... خزرجی...... عقبی۔

(۳) کعب بن زید بن قیس بن مالک رضی اللہ عنہ:

بئر معونہ کے ستر اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے بچ نکلنے والے بدر کے غازی انصاری تھے۔

(۴) سعد بن معاذ بن نعمان رضی اللہ عنہ:

انصار کے سردار............ بے حد معزز و مکرم اور مدبر شخصیت کے مالک...... یہود کے قبیلے بنو قریظہ کا فیصلہ انہی کی زبان سے ہوا۔

غزوۂ احزاب میں انہیں حبان بن عرقہ قریشی مشرک کا تیر لگا جس سے بازو کی رگِ اکحل کٹ گئی۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ تو جانتا ہے کہ جس قوم نے تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، انہیں اپنے گھر سے نکال باہر کیا۔ ان سے تیری خاطر جہاد کرنا مجھے جتنا محبوب ہے...... اتنا کسی اور قوم سے جہاد کرنا نہیں۔ اے اللہ میرا خیال ہے کہ اب تو نے ہماری اور ان کی جنگ کو آخری مرحلے تک پہنچا دیا ہے۔ پس اگر قریش کی جنگ ابھی کچھ باقی ہو تو مجھے ابھی زندہ رکھنا تاکہ میں ان سے تیری خاطر جہاد کروں اور اگر اب سے لڑائی اب ختم ہو چکی ہے تو اس زخم کو میری موت کا سبب بنا دے۔ (صحیح بخاری)

لیکن الٰہی مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ بنو قریظہ کے معاملے میں میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہو جائیں۔ (ابن ہشام، بحوالہ رحیق المختوم، ص:۴۹۸)

تیر...... ان کی کلائی پر لگا۔ ایک ماہ تک زیرِ علاج رہے۔ دو مرتبہ شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مرہم پٹی کی مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس زخم کے سبب شہادت نصیب فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " اهتزله عرش الرّحمن "۔ "ان کی شہادت پر عرشِ الٰہی جھوم اُٹھا"۔

(۵) عبداللہ بن سہیل بن زید رضی اللہ عنہ:

انصاری تھے...... حارثی...... بدری......

(۶) طفیل بن مالک بن نعمان رضی اللہ عنہ:

انصاری تھے...... سلمی...... بدری...... احد میں ۳۱ زخم کھائے، شفایاب ہوکر خندق میں شہید ہوئے۔

خندق وہ غزوہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازِ عصر فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَلَأ اللّٰہُ وَعَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی.

"اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہم کو درمیانی نماز سے روکے رکھا"۔ (رقم الحدیث: ۱۲۷۵)

خندق وہ غزوہ ہے جس میں سخت خطرے کے باوجود جب زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے اس سوال پر کہ کون بنوقریظہ کی خبر لائے گا۔ عرض کیا: "میں یارسول اللہ!" تب آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزبیر .

"بے شک ہر نبی کا ایک خاص رفیق ہوتا ہے اور میرا حواری (رفیق) زبیر ہے"۔

(بخاری، کتاب المغازی، رقم الحدیث: ۱۲۷۷)

یہ وہ غزوہ ہے جس میں آپ ﷺ نے دعا کی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ ، اھْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ.

''یا اللہ! کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، ان گروہوں کو بھگا دے، یا اللہ! ان کو شکست دے، یا اللہ! ان کے قدم اکھیڑ دے''۔

رسول مجتبیٰ کی دعا قبول ہوئی، ربِّ ذوالجلال کو کفر کی بربریت پر غصہ آیا۔ خوفناک آندھی نے ان کے حوصلے پست کر دیئے اور پھر قریش کے جوش اور قوت کا مدفن...... یہی خندق ہمیشہ کے لیے مقدر ہوگئی۔

جس پر ارشادِ نبوی ﷺ نے مہرِ تصدیق فرمادی۔

" نغزوهم ولا يغزوننا ".

''آج کے بعد ہم قریش پر دھاوا بولیں گے اور وہ کبھی ہم پر حملہ نہیں کر سکیں گے''۔

(صحیح بخاری: ۴۱۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مشہد

قینقاع کا بازار

یہودی ایک عیّار......شاطر......مکّار......اور کینہ توز قوم ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بظاہر معاہدہِ امن تو کرلیا لیکن اندر ہی اندر اسلام کے خلاف گہری سازشوں کے جال بنتے رہے۔ان کی سازشوں کا ایک اور بھیانک وار......

''ایک روز ایک مسلمان عورت بنوقینُقاع کے بازار میں ایک سنار کی دکان پر کسی کام کے لیے گئی۔ جو یہودی تھا......یہودیوں نے اس کا چہرہ کھلوانا چاہا لیکن اس نے انکار کر دیا......اس پر سنار نے اس کے کپڑے کا نچلا کنارہ پچھلی طرف سے باندھ دیا، جب وہ اٹھنے لگی تو بے پردہ ہوگئی......یہودی یہ دیکھ کر قہقہہ لگانے لگے۔عورت نے واویلا مچایا، جسے سن کر ایک باغیرت مسلمان نے سنار پر حملہ کر کے مار ڈالا۔

یہودی اس غیّور مسلمان پر چاروں طرف سے جھپٹ پڑے......اسلام کی ایک بیٹی کی آبرو بچانے والے اس گمنام مردِ مجاہد نے لڑتے لڑتے اپنی جان قربان کردی۔

(ابنِ ہشام، بحوالہ رحیق المختوم، ص:۳۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں شہادت گاہ کے شہداء

دیارِ بنو قریظہ

غزوہِ احزاب (خندق) میں یہودِ بنو قریظہ کا اندرونی سازشی ہاتھ کام کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ غزوہِ خندق سے لوٹے تو جبریلِ امین نے آکر خبر دی۔ ''آپ نے تو ہتھیار رکھ دیے لیکن ملائکہ تو ابھی مسلّح ہیں۔ اٹھیے بنو قریظہ کی جانب بڑھیے''......رسول اللہ ﷺ نے منادی کرادی کہ عصر کی نماز بنو قریظہ میں چل کر ادا کریں گے۔ خود ابنِ ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا انتظام سونپا......مہاجرین وانصار کے ساتھ دیارِ بنو قریظہ پہنچ کر ''انا'' نامی کنوئیں پر ٹھہرے۔ مسلمان تین ہزار کی تعداد میں تھے......بنو قریظہ قلعہ بند ہوگئے۔ چنانچہ مجاہدین نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا، پچیس روز تک محاصرہ جاری رہا......گو بنو قریظہ کے پاس چشمے تھے...... باغات تھے......کنوئیں تھے......سامانِ خورد ونوش تھا......مضبوط قلعے میں بند تھے......اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے نبی ﷺ کی ہیبت طاری کردی......اور انہوں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے کردیا...... طے پایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ کریں......اللہ کے نبی ﷺ......اور اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں......بنو قریظہ کو منظور ہوگا۔

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوہِ خندق میں زخمی ہوگئے تھے۔ انہیں ایک گدھے پر سوار کرکے لایا گیا انہوں نے کہا: ''مردوں کو قتل کردیا جائے، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے، اور اموال تقسیم کردیے جائیں''......رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ سن کر فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ .

''تو نے جو فیصلہ کیا، یہی احکم الحاکمین کا بھی یہی فیصلہ ہے''۔ (صحیح بخاری، ح:۱۲۸۵)

چونکہ جنگ کا مرحلہ پیش نہیں آیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر طرح کے نقصان سے بچالیا...... لیکن دو صحابہ کے حصے میں اس سرزمین پر شہید ہونا کاتب تقدیر کی طرف سے طے شدہ تھا۔ لہٰذا ان کے حصے یہ سعادت آ ہی گئی...... ان میں سے ایک......

☆ ابوسنان بن محصن رضی اللہ عنہ:

عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے بھائی...... وہب نام ...... اور ابو سنان کنیت تھی...... ہجرتِ مدینہ کی...... غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق میں شرکت کا اعزاز حاصل کیا۔ بنوقریظہ کی اس مہم کے دوران قضائے الٰہی سے وفات پائی۔ مجاہد جب شہادت کے ارادے سے گھر سے نکل کھڑا ہو چکا ہے کسی اور وجہ سے وفات پا جائے وہ شہید ہی کہلاتا ہے۔ یوں ان کو یہ اعزاز مل گیا۔ (رحیق المختوم ص:۵۱۷۔ طبقات ابن سعد بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۲ ص:۳۱۸)

مولانا سلمان منصور پوری لکھتے ہیں:

سیرتِ دحلان میں ان کا نام سنان بن وھب نقل کیا گیا ہے۔ اور غالباً یہی صحیح نام ہے۔ (رحمۃ للعالمین، جلد:۲)

☆ خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ:

ایک یہودی عورت نے ان کے سر پر چکی کا پاٹ پھینکا اور یہ شہید ہو گئے۔ جب بنوقریظہ کے مرد قتل کیے گئے تو قصاص میں اس عورت کو بھی قتل کر دیا گیا۔ (رحیق المختوم ص:۵۱۶)

ملاحظہ:۔ مولنا سید سلمان منصور پوری نے لکھا ہے:

کہ غزوۂ بنوقریظہ کے شہداء چار ہیں البتہ نام صرف دو کے ملتے ہیں۔ واقدی نے ابوعبس...... نعمان...... محیصہ...... حویصہ اور ابو بردہ نام...... غزوۂ بنوقریظہ کے شہدا کے طور پر دیئے ہیں لیکن زرقانی نے ان کی صحت سے انکار کیا ہے۔ (رحمۃ للعالمین، ج:۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارویں شہادت گاہ کی جانب

غزوہِ غابہ یا غزوہِ ذی قرد

غزوہِ خیبر سے صرف چند روز قبل عبد الرحمٰن فزاری نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ...... رسول اللہ ﷺ کی مدینہ سے باہر چراگاہ پر حملہ کر کے......اونٹوں کے نگران کو قتل کر دیا...... اور سب اونٹ بھگا لے گیا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو خبر ہو گئی۔ انہوں نے اہلِ مدینہ کو غلام رباح کے ذریعہ خبر بھیجی اور خود یہ کہتے ہوئے دشمن کے پیچھے بھاگے۔

اَنَا اِبْنُ الْاَ كْوَعِ اَلْیَو مُ یَوْمُ الرُّضَّعِ

''میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج وہ دن ہے کہ معلوم ہو جائے گا کس نے ماں کا دودھ پیا ہے''۔ یعنی کون بہادر ہے۔

سلمہ رضی اللہ عنہ مسلسل تیر برساتے رہے ......اور عبد الرحمٰن فزاری تیر کھا کھا کر اپنے جتھے سمیت بھاگتا رہا۔ اس مسلسل مقابلہ میں دشمن نے رسول اللہ ﷺ کے نہ صرف اونٹ چھوڑ دیئے بلکہ اپنا بہت سا سامان بھی بھگدڑ میں پھینکتا گیا۔

سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایسی جرأت اور پھرتی سے مقابلہ کیا کہ ان اونٹ سواروں کو نہ تو کہیں پانی پینے کے لیے رکنے دیا نہ کھانا کھانے کے لیے اور راستے میں بطور علامت پتھر پھینکتے گئے۔ انہی نشانات پر چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت اپنے رفقاء کے ساتھ پہنچ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں آگے آگے اخرم اسدیؓ......ان کے پیچھے قتادہؓ......ان کے پیچھے مقداد بن اسودؓ اوران کے پیچھے دیگر اصحاب تھے۔

ذی قرد ایک چشمہ کا نام ہے جہاں تھک ہار کر پیاس بجھانے کے لیے عبدالرحمٰن فزاری رکا لیکن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فوراً پہنچ گئے اوراسے خوف سے ہڑ بڑا کر پیاس ہی کی حالت میں بھاگنا پڑا۔اس غزوہ میں تین صحابہ کوشہادت کا شرف نصیب ہوا۔

(۱)محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہ المعروف اخرم اسدی:

انہوں نے ہجرتِ مدینہ کی......عمار بن حزم انصاری کے بھائی بنائے گئے۔ غزوہِ بدر، غزوہِ احد،غزوہِ خندق میں شامل تھے۔

یہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے دوپہر کے وقت دشمن تک پہنچے اور عبدالرحمٰن فزاری کے سامنے آگئے۔سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا:

"اخرم آگے مت بڑھئے مجھے ڈر ہے دشمن آپ کو کہیں گھیر نہ لیں"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فداکار جذبے نے پرُعزم لہجے میں کہا:

"اگرتم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوتو پھر میری شہادت میں حائل نہ ہو"۔

چنانچہ فزاری کے سامنے آکر اس پر کاری وار کیا۔اس کا گھوڑا کٹ کر گر گیا لیکن انہیں بھی نیزہ لگا جوشہادت کا سبب بن گیا۔

آگے بڑھ کر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن فزاری کو واصلِ جہنم کر دیا۔شہادت کے وقت ان کی عمر ۳۷ یا ۳۸ سال تھی۔(از صحیح مسلم،غزوہِ ذی قرد)

(۲)ذر بن ابوذر رضی اللہ عنہ۔

(۳)وقاص بن محرز یکے از قبیلہ بنومدلج۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت گاہ

سرّیہ ذی القصہ

اوراب مدینہ منورہ سے چوبیس میل دور......نجد کا موضع القصہ...... جہاں دشمن کی تعداد ایک سو اور اہلِ ایمان صرف دس تھے۔ ٦ ہجری ربیع الاول یا ربیع الآخر کا مہینہ......محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ امیرِ لشکر جب پہنچے تو دشمن ندارد......صحابہ سو گئے تو اچانک عدوانِ دین نے حملہ کر دیا......دلیرانہ مقابلہ کے بعد دس میں سے نو صحابہ اپنی منزلِ مراد کو پا گئے۔ صرف محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ زخمی حالت میں بچ سکے۔ (رحیق المختوم، ص:٥٢٣)

رحمۃ للعالمین کے حوالے سے ان شہدائے کرام کا تعارف:

(١) سلکان بن سلامت وقش بن رغبہ انصاری......قبیلہ عبدالاشہل میں سے......ابونائلہ کنیت۔

(٢) حارث بن اوس بن معلیٰ بن لوذان رضی اللہ عنہ......ان کے ایک چچا رافع غزوۂ بدر میں اور دوسرے چچا عبید غزوۂ احد میں شہادت سے ہم کنار ہوئے۔

(٣،٤) قبیلہ مزینہ کے دو مسلمان صحابہ۔

(٥) بنو غطفان کا ایک جانثار۔

دیگر چار شہدا کے نام اللہ کے ہاں محفوظ ہیں۔ اہلِ سیرت ان کا کھوج نہیں لگا سکے۔

(بحوالہ رحمۃ للعالمین، ج:٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقتل

سرّیہ وادیِ القریٰ

چھ ہجری میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں صرف دشمن کی نقل وحمل کا پتا لگانے کے لیے بارہ صحابہ کرام نکلے۔ مدینہ سے ۲۵ میل دور ......فدک اور بناء کے درمیان ایک وادی......وادی القریٰ کے کفار نے حملہ کر دیا، چنانچہ بارہ میں سے نو صحابہ کرام کا خونِ مقدس اس زمین پر حفظِ اسلام کے لیے بہہ گیا۔ (رحیق المختوم، ص ۵٦٦)

ان نو میں سے کتبِ سیرت میں صرف ایک خوش نصیب کا نام محفوظ ہے۔

''ورد بن مرداس رضی اللہ عنہ''۔

جب کہ دیگر آٹھ کا نام رب العرش الکریم کے حضور اعزاز یافتہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھویں شہادت گاہ

قبیلہ عکل اور عرینہ کے چند افراد رسول اللہ ﷺ کے ہاں پہنچے، بظاہر اسلام قبول کر لیا، پھر بیماری کا بہانہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو صحت اور علاج کے لیے قباء سے چھ میل دور اپنی چراگاہ میں بھیج دیا۔ ان بدبختوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ جن کا نام......

یسار نوبی تھا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قصاص کے لیے بھیجا۔ انہوں نے ان دشمنانِ دین پر قابو پا کر قصاص میں ہاتھ پاؤں کاٹ کر...... آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دیں۔

(از صحیح بخاری، بروایت انس رضی اللہ عنہ، باب قصۃ عکل وعرینہ، ح:۴۱۹۲......رحیق المختوم، ص:۵۶۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیبر کی وادی

مدینہ سے سو میل دور..... یہودیوں کا مضبوط گڑھ، جہاں ان کے بہت سے قلعے واقع تھے۔ بنونضیر بھی مدینہ کی جلاوطنی کے بعد ان سے آ کر مل گئے۔

اس معرکہ میں شہادت کا قولی اور عملی فرض ادا کرنے والوں کی فہرست۔

(۱) اوس بن حبیب انصاری رضی اللہ عنہ:..... حصنِ ناعم پر حملہ کے دورانِ شہادت پائی۔

(۲) اوس بن فاتک یا فاکہ انصاری رضی اللہ عنہ:..... قبیلہ اوس کے جواں مرد۔

(۳) اوس بن عائذ رضی اللہ عنہ:

(۴) اسلم رضی اللہ عنہ:

خیبر کے کسی یہودی کے حبشی غلام..... میدانِ خیبر میں نعمتِ ایمان ہاتھ آئی اور اسی میں شہادت پا کر فوزِ عظیم حاصل کر لی۔ ان کا جسمِ مبارک لا کر خیمہ میں رکھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے لیکن فوراً لوٹ آئے اور کہا:

''اس کے پاس تو اس کی جنتی بیوی (حور) بیٹھی ہوئی ہے''۔ سلام علیہ ورضی اللہ عنہ

(بحوالہ رحمۃ للعالمین، ج:۲)

(۵) ثابت بن واثلہ رضی اللہ عنہ:

(۶) حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ:

انصاری ہیں۔ غزوۂ احد..... غزوۂ خندق اور حدیبیہ کے موقع پر شریک..... قلعہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تیر آیا۔ جس سے دماغ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

(۷) رفاعہ بن سرح رضی اللہ عنہ:

یکے از بنو اسد...... بنو عبدِ شمس کے حلیف

(۸) سلیم بن ثابت بن وقش بن زغبہ رضی اللہ عنہ:

غزوۂ احد...... غزوۂ خندق...... اور حدیبیہ کے غازی...... مرحب کا تیر لگا اور شہادت کے مقام پر فائز ہو گئے۔

(۹) ربیعہ بن اکثم سنجرہ بن عمرو بن بکیر رضی اللہ عنہ:

غزوہ بدر سے قبل اسلام قبول کیا۔ بعد ازاں ہجرتِ مدینہ کر کے مہاجرین میں شمولیت اختیار کی۔ غزوۂ احد...... اور غزوۂ حدیبیہ میں بھی شامل تھے۔ قد کے چھوٹے لیکن عزم و ہمت میں بلند و بالا...... غزوۂ خیبر میں حارث نامی یہودی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(ابن سعد، ج:۳ ...... بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۲، ص:۳۲۵)

(۱۰) عبداللہ ابو امیہ بن وہب رضی اللہ عنہ:

بنو اسد بن عبد العزّیٰ کے حلیف اور بھانجے ...... شہدائے خیبر میں ان کا ذکر صرف واقدی نے کیا ہے۔ (بحوالہ رحمۃ العالمین، ج:۲)

(۱۱) عبداللہ بن ہبیب بن اُہیب لیثی اسعدی رضی اللہ عنہ:

(۱۲) عدی بن مرّہ بن سراقہ بن خباب رضی اللہ عنہ:

قبیلہ بلّی سے تعلق...... اس مردِ حق نے اپنی چھاتی پر نیزے کا وار سہا اور ہنسی خوشی شہادت کو گلے لگایا۔

(۱۳) عرہ بن مرّہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ:

ان کا تعلق انصار سے تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴)عمارہ بن عقبہ رضی اللہ عنہ:

از بنوعصار بن بلیل ......ان کو تیر لگا جو شہادت جیسی نعمت کے حصول کا سبب بن گیا۔

(۱۵)ابوسفیان بن حارث بن انصاری رضی اللہ عنہ:

(۱۶)عمیر بن ثابت رضی اللہ عنہ:

ابوضیاع کنیت ......انصاری، خاندانِ اوس کے فرزند......بدر......احد......خندق......

اور حدیبیہ میں شریک تھے۔

(۱۷)مسعود بن سعد بن عامر بن عدی رضی اللہ عنہ:

انصاری......خاندانِ اوس کے ایک فرد غزوہِ بدر میں بھی شمولیت فرما چکے تھے۔

(۱۸)محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ:

یکے از انصار......احد اور خندق کے مجاہد......خیبر کے مشہور قلعہ ناعم کی دیوار کے پیچھے بیٹھے تھے۔ کنانہ بن ابی الحقیق یہودی نے موقع پا کر......سر پر چکی کا پاٹ گرا دیا۔ بعد ازاں یہ یہودی گرفتار ہو گیا تو اسے رسول اللہ ﷺ نے محمود بن مسلمہ شہید کے بھائی...... محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ اس بد بخت نے رسول اللہ ﷺ سے بدعہدی بھی کی تھی۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی تلوار نے اپنے بھائی کا قصاص لیتے ہوئے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (ابنِ اسحاق، بحوالہ رحیق المختوم، ص:۶۰۴)

(۱۹)عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ:

باپ کا نام سنان......اور دادا کا نام اکوع تھا۔ غزوہِ خیبر سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔

خیبر کے لیے جب لشکرِ اسلام جا رہا تھا تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

لَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَا غْفِرْ فِدَاءً لَکَ مَا اَلْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا
اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا

''اے اللہ! اگر تو ہم کو ہدایت سے نہ نوازتا تو ہم نہ صدقہ کرتے نہ نمازیں ادا کرتے۔ جب تک جان ہے یہ تجھ پر فدا رہے، ہم کو بخش دے۔ اگر لڑائی میں دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا کر، ہم پر اپنی طرف سے سکینت نازل کر، جب وہ (دشمن) چیختے چلاتے ہیں تو ہم ان کی چیخ وپکار پر کان نہیں دھرتے''۔

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا:

مَنْ هٰذَا سائق.

''یہ شعر پڑھنے والا کون ہے''؟

عرض کیا گیا'' عامر بن اکوع ''۔ فرمایا:'' اللہ ان پر رحم کرے''۔

یہ سن کر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ان پر جنت واجب ہوگئی، یا نبی اللہ ہمیں ان کی بہادری سے فائدہ اٹھانے کا موقع کیوں نہ دیا۔

(دراصل جب رسول اللہ ﷺ یہ جملہ کہتے تو مراد یہ ہوتی تھی کہ یہ شہادت پا جائیں گے)

خیبر پہنچے تو مرحب یہودی کے قلعہ ناعم پر حملے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے پرچم علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔

مرحب بہت جنگجو تھا، وہ اٹھلاتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا سامنے آیا۔ اس کے مقابل عامر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن اکوع رضی اللہ عنہ یہ رجز پڑھتے ہوئے آئے۔

قد علمت خیبر انی عامر

شاکی السّلاح بطل مغامر

''خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیار پوش، شہ زور، جنگجو''

پھر دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا۔ مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال میں جا چھپی، عامر رضی اللہ عنہ نے یہودی کی پنڈلی پر وار کرنا چاہا، ان کی تلوار چھوٹی تھی، اس کا سرا پلٹ کر خود عامر رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کو لگ گیا اور اسی زخم سے شہادت واقع ہوگئی۔

عامر کے بھتیجے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: لوگوں نے کہا کہ عامر کی موت شہادت نہیں، خودکشی ہے...... سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَّ لَهُ اَجْرَيْنِ ، اِنَّهُ كَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مشئى بها مِثْلُهُ .

''ان کے لیے دوہرا اجر ہے، وہ بڑے جانباز مجاہد تھے، کم ہی ان جیسا کوئی عرب روئے زمین پر ہوا ہوگا''۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی، ح:۴۱۹۶۔ سنن ابی داود، ح:۲۵۳۸)

(۲۰) بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح کر چکے تو سلام بن مشکم یہودی کی بیوی زینب بنتِ حارث یہودن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنی ہوئی بکری ہدیۃً بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور بشر بن براء دونوں کھانے کے لیے بیٹھے، ابھی لقمہ لیا ہی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں رکھا اور فوراً نکالتے ہوئے کہا یہ ہڈی بتا رہی ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔

بشر بن براء معرور رضی اللہ عنہ لقمہ نگل گئے۔ جس سے ان کی شہادت واقع ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو معاف کر دیا لیکن جب بشر بن براء رضی اللہ عنہ کی اس زہر آلود کھانے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت ہوگئی تو ان کے قصاص میں اس یہودیہ کو قتل کر دیا گیا۔

(بحوالہ رحیق المختوم،٦٠٨...... اور ......صحیح بخاری)

سیرت رحمۃ للعالمین کے مصنف لکھتے ہیں کہ

''اہلِ سیر نے شہدائے خیبر کی تعداد پندرہ لکھی ہے۔ مجھے تلاش کرتے ہوئے تیئیس نام ملے۔ جن میں سے انیس نام مندرجہ ذیل فہرست میں درج ہیں (انہوں نے بشر بن براء معرور رضی اللہ عنہ کا شمار نہیں کیا، گو حاشیے میں ذکر کیا ہے) باقی چار میں سے دو نام یہ ہیں:

☆ زنیف بن وائلہ رضی اللہ عنہ:

ان کا ذکر واقدی نے کیا ہے۔ (بحوالہ رحمۃ للعالمین، ج:۲)

☆ انیف بن حبیب رضی اللہ عنہ:

ان کا ذکر طبری نے کیا ہے۔(بحوالہ رحمۃ للعالمین، ج:۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرھویں شہادت گاہ

قبیلہ بنو سُلَیم کی سرزمین پر سریّہ ابنِ ابی العوجاء

رحمۃ للعالمین ﷺ نے پچاس آدمیوں کو..... قبیلہ بنو سُلَیم کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے روانہ کیا۔ بنو سُلَیم نے جواب میں سخت لڑائی کی۔ مصنف رحمۃ للعالمین کی تحقیق کے مطابق......

حرمم بن ابوالعوجاء نے اس معرکہ میں شہادت کا اعزاز حاصل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سولھویں مقتل

سیرہ ذات اطلح

ربیع الاول......۸ ہجری......کو بنو قضاعہ نے جمعیت تیار کی تاکہ مسلمانوں پر حملہ کریں۔
رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ۱۵ اصحابہ روانہ فرمائے۔
انہوں نے اوّلاً دعوتِ اسلام دی لیکن بنو قضاعہ نے اچانک تیر برسانے شروع کر دیے......
اس معرکہ میں ۱۴ اصحابہ کرام نے شہادت کو سینے سے لگایا......تیرہ صحابہ کرام کے نام اللہ کے ہاں محفوظ و مکتوب ہیں جب کہ سیرت نگاروں کو ایک ہی نام ملا اور وہ کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (بحوالہ رحیق المختوم)

☆ کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ:

قبیلہ غفار میں سے......انصاری تھے۔ اکثر سرایا میں رسول اللہ ﷺ نے ان کے سپرد قیادت کی۔

رحمۃ للعالمین میں منقول ہے کہ ابنِ اسحاق......اور دولابی کے قول کے مطابق دس صحابہ تھے اور سب شہید ہو گئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت گاہِ الفت

مُوتہ

شام کا ایک مقام...... بلقاء سے آگے...... فتح مکہ سے قبل رسول اللہ ﷺ نے بصریٰ کے فرماں روا شرحبیل بن عمرو کے نام خط لکھا۔ حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ خط پہنچانے کی خدمت پر مامور ہوئے۔ موتہ پہنچے تو شرحبیل راستے میں مل گیا۔ اس نے کہا: "تم قاصد معلوم ہوتے ہو؟" آپ نے جواب دیا! "ہاں میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں"۔ شرحبیل نے سنتے ہی مشکیں کس کر قتل کرا دیا۔ اسلام میں یہ سب سے پہلا قاصد کے قتل کا واقعہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو فرمایا! "ہم بدلہ لیں گے"۔ چنانچہ اس کے بعد جنگِ موتہ پیش آئی۔ یوں اس شہادت گاہ میں سب سے پہلے اپنا سر شہادت کے لیے پیش کرنے والے

"حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ" قرار پائے۔

چنانچہ بدلہ لینے کے لیے آپ ﷺ نے تین ہزار کا لشکر ترتیب دیا، جس کی قیادت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کی اور ہدایت کی کہ اگر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ...... شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا جائے۔ اگر وہ بھی شہادت سے ہمکنار ہو جائیں تو پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان اپنی مرضی سے جس کو چاہیں امیر بنا لیں۔ (صحیح بخاری، باب غزوۂ موتہ من ارضِ شام، ح:۱۳۹۸)

نیز فرمایا کہ جس جگہ پر حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا، اس جگہ پہنچ کر وہاں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو بہتر...... ورنہ اللہ سے نصرت طلب کریں اور لڑائی شروع کر دیں۔ لشکر کو رخصت کرتے وقت فرمایا:

اغزوا بسم اللّٰه فی سبیل اللّٰه من کفر باللّٰہ لا تغدروا ولا تغلوا ولا تقتلوا ولیدًا ولا امرأةً ولا کبیراً فانیاً ولا منعذلا بصومعةٍ ولا تقربوا نخلاً لا شجرةً ولا تهدموا ابناءً .

اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، دیکھو وعدہ خلافی نہ کرنا، خیانت سے بچنا، بچے، عورت، بوڑھے اور مندروں میں رہنے والوں کو قتل نہ کرنا۔ پھل دار یا سایہ دار درخت کو نہ کاٹنا، نہ ہی کسی عمارت کو گرانا۔ (بحوالہ رحمۃ للعالمین، ج:۲)

رومیوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اپنے وطن سے بہت دور یہ غزوہ پیش آیا۔ اس کے باوجود اللہ کے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے جنگ کی خبر پہنچاتا رہا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جھنڈا زید رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے، پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لے لیا وہ بھی شہید کر دیے گئے''۔ اس دوران آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں، پھر فرمایا:

'' جھنڈا اللہ کی تلوار میں سے ایک تلوار نے لے لیا اور ایسی جنگ لڑی کہ اللہ نے ان کو فتح عطا کی۔ (صحیح بخاری، باب غزوۂ موتہ، ح:۱۳۹۹)

زرقانی میں غزوۂ موتہ کے مقام پر جن خوش نصیبوں کو شہادت کی موت ملی، صاحب سیرۃ رحمۃ للعالمین (ج:۲) نے اس غزوہ کے شہداء کی تعداد بارہ لکھی ہے۔ جن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

(1) زید بن حارثہ بن شرحبیل الکلبی رضی اللہ عنہ:

باپ کی طرف سے ان کا سلسلۂ نسب قضاعہ ثعلبہ اور والدہ کی طرف سے سعدی بنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثعلبہ تک جاملتا ہے۔ ان کو ان کی والدہ سے راہزنوں نے چھین کر بیچ دیا۔ بازارِ عکاظ میں حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی خدیجہ الکبریٰ کے لیے خرید لیا۔ ام المومنین نے ان کو نبی ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا، رسولِ اکرم ﷺ نے کمال شفقت سے پرورش کیا۔ ان کے والد اور چچا ان کو لینے آئے، تو انہوں نے نبیِ پاک ﷺ کو چھوڑ کر جانا پسند نہ کیا۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ امام زہری کی روایت کے مطابق سب سے پہلے یہی اسلام لائے۔ مسلمانوں میں صرف انہی کا نام قرآنِ پاک میں آیا ہے۔ انعام یافتہِ رب...... اور انعام یافتہِ رسول ﷺ ہیں۔ ان کے فرزند اسامہ تھے جو اُمِ ایمن کے بطن سے تھے۔ وہ حِبِّ رسول اللہ کے لقب سے ملقب تھے۔ زید کو مواخات میں حمزہ کا بھائی بنایا گیا تھا اور مقدمہِ حضانتِ دخترِ حمزہ میں ان کو انت مولانا کا خطاب ملا۔ (بحوالہ رحمۃ للعالمین، ج:۲)

نو دفعہ مختلف سرایا میں سردار بنا کر بھیجے گئے۔ جس مہم میں خود رسول اللہ ﷺ شامل نہ ہوتے لیکن یہ شامل ہوتے، اس کا سردار انہی کو بنایا جاتا۔ (بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۲، ص:۲۱۸)

ایسی بے جگری سے لڑے جس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

(2) جعفر طیار رضی اللہ عنہ:

رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب کے بیٹے...... علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی...... ہجرتِ حبشہ کے بعد حبشہ میں مہاجرین نے انہی کو اپنا امیر مقرر کیا تھا...... نجاشی کے دربار میں انہوں نے جو تقریر کی تھی، وہ فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ ہے۔ (بحوالہ صحیح بخاری)

دو دفعہ لشکر کے سردار بنائے گئے۔ خیبر کی فتح کے بعد مدینہ لوٹے تو آپ ﷺ نے گلے لگایا پیشانی چومی اور فرمایا: ''مجھے نہیں معلوم مجھے خیبر کی فتح کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر کی آمد کی''۔ (بحوالہ صحیح بخاری، غزوہ خیبر)

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بعد یہ پورے ایمانی جوش و جذبے سے لڑتے رہے، حتیٰ کہ دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ آپ نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا، بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو بازوؤں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد سے جھنڈا آغوش میں لے لیا اور تب تک اسے تھامے رکھا جب تک خلعتِ شہادت سے سرفراز نہیں ہوئے۔

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں بھی اس غزوہ میں شامل تھا۔ ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کے سامنے والے حصے میں نیزے اور تیر کے نوے (۹۰) سے زیادہ زخم پائے۔

(بخاری کتاب المغازی، باب غزوۃ مؤتۃ من ارض شام ص: ۱۳۹۸ بحوالہ رحیق المختوم، ص: ۶۲۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے ان کو جنت میں دو بازو عطا کیے جن سے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑ کر جاتے ہیں'' لہٰذا ان کا لقب جعفر طیار......اور ذوالجناحین (دو بازوؤں والے) پڑ گیا۔

(3) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ:

رسول اللہ ﷺ کے نقیب اور شاعرِ خاص ......بیعتِ غزوۂ بدر......غزوۂ احد......غزوۂ خندق......صلح حدیبیہ......اور عمرۃ القضاء میں شریک تھے۔

جنگِ مُوتہ کے لیے جب لشکر روانہ ہونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو خیر و برکت کی دعا دی تو انہوں نے فی البدیہ یہ شعر پڑھے۔

اَلٰـکـنـنـی اَسَـالَ الـرَّحـمٰنُ مغفـرۃ

وضـربةُ ذاتِ نـزِع تـقـذف الـزبـد

''میری تو بارگاہِ رحمٰن سے درخواست ہے کہ وہ میری مغفرت کریں اور میرے سر پر ایسی چوٹ لگے جو کھوپڑی توڑ ڈالے''۔

وطـعـنـه تبیـلای حـران مـجهـرۃ

بـحـربـه تـنـفِـذ الا حـشـاء والکبُد

''نیزہ اور تلوار میرے دل و جگر کو چھید ڈالیں''۔

حتی یقولو اذا مرّو اعلیٰ جَدَثِی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اَرْشَدَ اللّٰہ من غازٍ وقد رشدا

''اور میری لاش دیکھ کر لوگ کہیں صد آفریں غازی بڑی شان سے لڑا اور شہادت پائی''۔

آپ کی دعا قبول ہوئی اور جب زید رضی اللہ عنہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بعد ان کو کمان داری ملی تو یہ رجز پڑھتے ہوئے میدانِ جنگ میں آئے۔

یا نفس ان لم تقتلی
ھذا حمام الموت قد صلیت
وما تمنیت فقد اعطیت
ان تفعلی فعلھما ھدیت

''اے نفس موت کا بازار گرم ہو رہا ہے، قتل سے بچے تو موت سامنے ہے۔ جو تو نے چاہا اللہ نے دیا اب اگر ان دو کی راہ پر چلنا ہو تو ہدایت مل گئی''۔ (بحوالہ رحمۃ للعالمین، ج:۲)

(4) ابو کلاب بن ابی صعصعہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ:

قبیلہ انصار کے جواں مرد......

(5) جابر بن ابی صعصعہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ:

ابو کلاب بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے بھائی۔

(6) سراقہ بن عمرو بن عطیہ رضی اللہ عنہ:

انصاری تھے......قبیلہ بنو نجار میں سے ......بدر......احد...... خندق...... حدیبیہ...... خیبر......عمرۃ القضاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم رکابی کا شرف حاصل تھا۔

(7) عبادہ بن قیس بن عبسہ الانصاری رضی اللہ عنہ:

قبیلہ خزرج میں سے......غزوہ بدر میں شامل تھے۔

(8) وہب بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسباً قریشی تھے......قبیلہ بنو عامر سے تعلق تھا......احد......خندق......حدیبیہ......اور خیبر میں شامل رہے۔مکہ میں اسلام لائے، مدینہ ہجرت کی، کلثوم بن الھدم کے گھر اترے...... سوید بن عمرو انصاری سے مواخات ہوئی۔شہادت کے وقت عمر ۴۰ سال تھی۔

(بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۲،ص:۳۰)

(9) مسعود بن سوید بن حارثہ العدوی رضی اللہ عنہ:

نسباً قریشی تھے......قبیلہ بنو عدی کے ان ستر خوش نصیب فدایانِ اسلام میں سے جنہوں نے مدینہ ہجرت کی تھی۔

(10) مسعود بن الاسود بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

مذکورہ بالا صحابی مسعود بن سوید کے بھائی......بیعتِ رضوان میں شریک تھے۔

(11) عبادہ بن قیس بن زید بن امیہ رضی اللہ عنہ:

انصار کے قبیلہ خزرج میں سے تھے......بدر......احد......خندق......خیبر......اور حدیبیہ میں شامل تھے۔

(12) سوید بن عمرو رضی اللہ عنہ:

قبیلہ انصار میں سے تھے......جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ان کے مواخاتی بھائی تھے۔

(13) ہویجہ بن بجیر بن عامر الضّبّی رضی اللہ عنہ:

مقام مُوتہ کی شہادت گاہ میں حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ سمیت چودہ فرزندانِ اسلام نے پیغامِ شہادت پر لبیک کہا......جب کہ رومیوں کی بہت بڑی تعداد کو ان سب نے گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمِ مکہ میں

مسلمانوں اور کافروں کے درمیان حدیبیہ کا معاہدہ طے پایا، جس کی ایک شق یہ تھی کہ جو قبیلہ محمد ﷺ کے عہد میں داخل ہونا چاہتا ہے...... داخل ہوسکتا ہے اور وہ انہی کا حصہ سمجھا جائے گا...... اور جو قبیلہ قریش کے عہد و پیمان کا ساتھ دینا چاہتا ہے ساتھ دے سکتا ہے۔ لہٰذا اگر ان قبیلوں میں سے کوئی ظلم کا شکار ہوگا تو یہ ظلم اس پورے معاہدہ کے فریق پر ظلم تصور کیا جائے گا۔

اس دفعہ کے تحت بنوخزاعہ رسول اللہ ﷺ کے حلیف بن گئے اور بنوبکر قریش کے...... ان دو قبیلوں میں قدیمی عداوت تھی۔ چنانچہ بنوبکر (قریش کے حلیف) نے رات کی تاریکی میں بے خبر بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا۔ قریش نے بھی اسلحہ سے ان کی مدد کی۔ حملہ آوروں نے بنوخزاعہ کو حملہ کرتے کرتے حرم کے اندر تک پہنچا دیا اور انہیں بڑی بے دردی سے قتل کر دیا۔

عمرو بن سالم خزاعی مدینہ میں پہنچا اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے قبیلہ پر بنوبکر اور قریش کے ظلم و تعدی کا حال...... اشعار میں سنایا۔ ان اشعار سے یہ پتہ چلتا ہے کہ...... بنوخزاعہ کے ان مقتولین میں کچھ ایسے بھی تھے جو اسلام لا چکے تھے...... یوں حرم کی سرزمین پر قریش کی بدعہدی سے مسلمان شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ اسی واقعہ کی وجہ سے معاہدہ حدیبیہ ختم ہوگیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتحِ مکہ پر

۱۰ رمضان ۸ ہجری کو انتہائی راز داری کے ساتھ رسول اللہ ﷺ دس ہزار صحابہ کرام کی جمعیت کے ساتھ گھر سے فتحِ مکہ کے ارادے سے نکلے......مدینہ پر ابورھم غفاری رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ اتنا بڑا لشکر ہونے کے باوجود......قریش تک اس کی کوئی خبر اللہ تعالیٰ نے پہنچنے نہ دی۔ انہیں اس وقت پتا چلا جب مکہ کے قریب آ کر لشکرِ اسلام نے پڑاؤ ڈال لیا۔ قریش پر ایسا رعب طاری ہوا کہ انہوں نے مزاحمت کا ارادہ ترک کر دیا......البتہ ایک دو جگہ چند لوگوں نے مزاحمت کی بھی تو انہیں پسپا ہونا پڑا۔

وادیِ ذی طویٰ میں پہنچ کر آپ ﷺ نے لشکر کو ترتیب دی۔ دائیں ہاتھ خالد بن ولید تھے جن کو زیریں جانب سے داخل ہونے کی تاکید کی......بائیں ہاتھ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ......جن کو تاکید تھی کہ وہ بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوں......پیادے پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو قیادت دی اور فرمایا کہ بطنِ وادی سے مکہ میں داخل ہونا۔

اسلامی افواج بڑے رعب سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئیں، کافروں میں سے جن سے بھی مزاحمت کا ارادہ کیا، اسے پسپا کر دیا۔ اس غزوہ میں صرف دو صحابیوں کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کی نعمت سے نوازا۔

(1) حبیش بن اشعر بن منقذ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

ان کا تعلق بنوخزاعہ سے تھا۔

(2) کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغاز میں اسلام کے سخت دشمن رہے۔ ایک بار دو ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ بھگا کر لے گئے۔ اس واقعہ کے کچھ مدت بعد اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے سینہ کھول دیا۔ چھ ہجری میں عرینین ...... قبیلہ عرنیہ کے ان اٹھارہ آدمیوں سے بدلہ لینے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے انہی کو دستہ دے کر بھیجا جنہوں نے آپ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھوں میں کانٹے چبھو دیے تھے۔ کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہ نے ان سے کامیاب بدلہ لیا۔ (دیکھیے بخاری و مسلم)

فتح مکہ کے موقع پر کرز بن جابر فہری اور حبیش بن اشعر دونوں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دستہ میں شامل تھے۔ دونوں دستہ سے چھوٹ کر کسی دوسرے راستے پر چل نکلے۔ راستے میں کچھ مشرک مل گئے، جنہوں نے ہتھیار نکال لیے اور حبیش رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ کرز بن جابر رضی اللہ عنہ نے جوابی حملہ کیا اور دلیرانہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ (صحیح بخاری، سیر الصحابہ، ج:۶، ص:۱۹۷)

❀❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہِ حنین.....وادیِ اوطاس میں

وادیِ اوطاس میں ایک طرف مالک بن عوف......ہوازن ثقیف......جشم......سعد بن بکر......اور بنو ہلال کے ساتھ بچوں...... مویشیوں اور عورتوں سمیت......میدان میں آ گیا۔ ادھر اہلِ توحید چھ شوال......آٹھ ہجری کو بارہ ہزار کی تعداد میں رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں نکلے۔

وادیِ حنین کے دروں میں دشمن چھپا بیٹھا تھا۔ مسلمان اس وادی میں اترے تو اس نے اچانک چاروں طرف سے حملہ کر دیا، مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ ان نازک لمحات میں رحمتِ دوعالم ﷺ میدان میں جمے رہے اور فرمایا:

انا النبی لا کذب انا ابنُ عبدالمطلب .

ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے خچر کی لگام تھام رکھی تھی، پھر عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق تمام مسلمان قبیلوں کو پکارا......سب آناً فاناً واپس آ کر جمع ہو گئے اور جم کر مقابلہ کیا۔

اس غزوہ میں مندرجہ ذیل مالِ غنیمت ہاتھ آیا:

چھ (۶) ہزار قیدی...... چوبیس (۲۴) ہزار اونٹ......چالیس (۴۰) ہزار سے زیادہ بکریاں......چار (۴) ہزار اوقیہ چاندی......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان قیدیوں میں آپ ﷺ کی رضاعی بہن شیما بنتِ حارث سعدیہ بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بڑی قدر وعزت سے اپنی چادر پر بٹھایا اور ان کو آزاد کر دیا۔

اس غزوہ میں مندرجہ ذیل اسمائے قدسی ہیں جو شہیدانِ راہِ الفت کہلائے۔

(1) ایمن بن عبد حبشی رضی اللہ عنہ:

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ماں جائے بھائی ...... اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کے بیٹے ...... یہ یومِ حنین کو ان مسلمانوں میں سے تھے جو اچانک حملہ سے نہیں گھبرائے بلکہ پامردی سے مقابلہ کیا۔

(2) حویرث بن عبداللہ بن خلف رضی اللہ عنہ:

انصار کے قبیلہ غِفار میں سے ...... آبی اللحم لقب تھا ...... یہ اسلام لانے سے قبل بھی بتوں کے تھانوں پر ذبح کیا گیا ...... گوشت نہیں کھاتے تھے ...... سلیم الفطرت تھے۔

(3) یزید بن زمعہ بن اسود بن مطلب رضی اللہ عنہ:

قریش کے اکابرین میں سے تھے ...... اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ...... ابتدائے اسلام میں ایمان کی نعمت سے بہرہ مند ہوئے۔ حبشہ کی دوسری ہجرت میں شامل تھے ...... تمام غزوات میں شرکت کی۔ (بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۲)

غزوۂ حنین میں ...... طائف میں ...... ان کا گھوڑا بھڑک کر بھاگا ...... کافروں نے پکڑ کر شہید کر دیا۔ (استیعاب ...... سیر الصحابہ، ص:۳۱۷، ج:۲)

(4) سراقہ بن حارث بن عدی رضی اللہ عنہ:

ان کا تعلق بنو عجلان سے تھا۔

(5) سراقہ بن حباب رضی اللہ عنہ:

انصاری تھے۔

(6) مرّہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا شہدائے حنین کے نام اور فہرست ...... رحمۃ للعالمین سیرت ...... سے لیے گئے ہیں اور بقول مولٰنا سلمان منصور پوری رحمہ اللہ کے یہ فہرست مکمل ہے۔

اور اب اس شہادت گاہ (حنین) کا ایک اور نام:

☆ ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ:

اصل نام عبید...... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے عمِ مکرم ...... فتح مکہ میں شامل ...... غزوہِ حنین میں انہوں نے نو مشرکین کو قتل کیا۔ درید بن صمہ سے ان کا مقابلہ ہوا، ایک تیر گھٹنے پر لگا، ابوموسیٰ نے بھاگتے دشمن پر وار کر کے اسے قتل کر ڈالا...... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کو اٹھایا۔ گھٹنے سے تیر نکالا، لیکن زخم گہرا تھا، اس سے پانی اور خون بہنے لگا۔

ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میرے بھتیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا کہ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں" پھر انہوں نے مجھے اپنا قائم مقام مقرر کیا...... اور شہید ہو گئے۔

بعد ازاں مشرکین کو شکست ہوئی...... اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کی وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو کیا، دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ.

"یا الٰہی اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما"۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دعا کرتے ہوئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ.

"اے اللہ! اسے اپنی مخلوق میں قیامت کے دن سربلند فرما"۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرے لیے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ اِبْنِ قَیْسٍ ذنبہ وادخلہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا۔

"یا اللہ! عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری کا نام) کے گناہ بخش دے اور روزِ قیامت اس کو عزت والی جگہ میں داخل فرما"۔ (بخاری کتاب المغازی)

ابو عامر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی وصیت کی تھی کہ میرا اسلحہ رسول اللہ ﷺ کو دے دینا...... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا...... رسول اللہ ﷺ نے اسلحہ لیا اور پھر ابو عامر کے بیٹے کے حوالے کر دیا۔ (از سیر الصحابہ، ج:۴، ص:۲۹۶)

ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کا ذکرِ شہادت...... رحمۃ للعالمین کے مصنف نے نہیں کیا...... البتہ ان کا شمار شہدائے حنین میں "رسولِ رحمت" کے مرتب مولٰنا غلام رسول مہر نے کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور رزمگاہ

طائف کا میدان

حنین کی شکست کے بعد......دشمن نے طائف میں پناہ لی......رسول اللہ ﷺ نے طائف کا رُخ کیا، دشمن قلعہ بند ہو گیا......انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے چالیس دن تک محاصرہ جاری رکھا......اس اثنا میں دشمن اندر سے لوہے کے گولے اور کڑے گرم کر کے پھینکتا رہا......نیز تیر اندازی بھی کرتا رہا......مسلمانوں نے بھی منجنیق نصب کی۔لوہے کے گولے پھینکے جس سے قلعے کی دیواروں میں شگاف پڑ گئے۔ نیز دشمن کو زیر کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے انگور کے درخت کاٹ کر جلانا شروع کر دیے۔

بنو ثقیف نے اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیتے ہوئے گذارش کی کہ درخت نہ کاٹیں چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ اور قرابت کی خاطر ہاتھ روک لیا۔آپ ﷺ نے اعلان کیا کہ جو غلام مسلمانوں میں آ کر شامل ہو جائے ،وہ آزاد ہے چنانچہ تیس آدمی قلعہ سے نکل کر آ گئے جن میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

بالآخر آپ ﷺ نے محاصرہ ختم کر دیا۔کسی نے کہا ثقیف پر بددعا کریں۔رحمۃ للعالمین ﷺ نے دعا کی "یا اللہ! ثقیف کو ہدایت دے اور انہیں ہمارے پاس لے آ"۔

اس شہادت گاہ میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام کا نام کندہ ہوا۔

(1) حارث بن سہل ابو صعصعہ رضی اللہ عنہ

انصار کے قبیلہ بنو نجار کی شاخ بنو مازن میں سے......ان کے دو چچا غزوۂ موتہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت سے ہمکنار ہوئے۔

(2) حباب بن جبیر رضی اللہ عنہ:

(3) عرفطہ بن حباب بن جبیر رضی اللہ عنہ:

حباب بن جبیر باپ اور عرفطہ ان کے فرزند ہیں، دونوں نے اس معرکہ میں جان رہِ اسلام میں قربان کر دی۔

(4) عبداللہ بن ابو امیہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ:

قریش کے قبیلہ بنو مخزوم میں سے......ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے باپ کی طرف سے بھائی......ان کی والدہ عاتکہ بنتِ عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آغازِ اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور فتحِ مکہ تک مخالف رہے۔ فتحِ مکہ سے چند دن قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے اور اسلام قبول کر لیا......فتحِ مکہ......اور غزوہِ حنین میں حصہ لیا......اور غزوہِ طائف میں اپنی جان اللہ کے دین پر قربان کر دی۔ (بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۷،ص:۱۱۶......اسد الغابہ)

(5) عبداللہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ:

قریشی......ہاشمی......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی۔

(6) سعد بن سعید بن عاص بن امیہ رضی اللہ عنہ:

قریش کی شاخ بنو امیہ میں سے۔

(7) ثابت بن جذع رضی اللہ عنہ:

بیعتِ عقبہ میں شامل......غزوہِ بدر میں شریک......انصاری۔

(8) رقیم بن ثابت رضی اللہ عنہ:

انصار کے قبیلہ دوس میں سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(9) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

(10) عبد بن قوال بن قیس بن وقش بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ:

بنوعدی میں سے.....غزوہِ احد ......اور اس کے بعد جتنے غزوات پیش آئے سب میں شامل ہوئے۔

(11) منذر بن عبد قوال رضی اللہ عنہ:

نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ مذکورہ بالا صحابی کے بیٹے ہیں۔ دونوں باپ بیٹا......ایک ہی شہادت گاہ میں عازم جنت ہوئے۔

(12) صبیحہ بن عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ:

قبیلہ لیث میں سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سریہ قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

صفر نو ہجری میں پیش آیا...... یہ سریہ تربہ کے قریب تبالہ کے علاقے میں قبیلہ خثعم کی ایک شاخ کی جانب روانہ کیا گیا...... جس کے امیر قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے۔

رحمۃ للعالمین ...... جلد دوم ...... میں نقشہ غزوات و سرایا میں اس کا ذکر موجود ہے...... لیکن اس میں مسلمانوں کے کسی بھی فرد کے شہید ہونے کا ذکر نہیں۔ جب کہ سیرت رحیق المختوم میں (ص: ٦٨٣) پر اس سریہ کے ذکر میں مندرجہ ذیل عبارت ہے:

"مسلمانوں نے شبخون مارا...... فریقین کے خاصے افراد زخمی ہوئے..... قطبہ کچھ دوسرے افراد سمیت مارے گئے، تاہم مسلمان دشمن کی بھیڑ، بکریوں اور بال بچوں کو مدینہ ہانک لائے"۔

اگر یہ عبارت درست ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے کچھ رفقاء کے خون نے تبالہ کے اس علاقے میں اپنی شہادت کے نقوش کندہ کیے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت گہ

سرّیہ قُدَید

قبیلہ بنوملوح نے بشر بن سُوید کے رفقاء کو قتل کر دیا تھا، جس کی وجہ سے سریہ قدید پیش آیا۔ (بحوالہ رحیق المختوم، ص:۶۱۷)

رحمۃ للعالمین میں غزوات وسرایا کے نقشہ میں بھی سریہ قدید کی وجہ یہی لکھی ہے۔ (ج:۲)

جی ہاں! بشر بن سُوید کے رفقا اس شہادت گہ کے وہ تابندہ ستارے ہیں جو جنت کے محلوں میں پہنچ کر بھی اہلِ سیر کے تذکروں میں اپنی چمک دمک دکھا رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سریہ اطراف فدک

شعبان سات ہجری میں بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کی قیادت میں تیس آدمیوں کے ہمراہ بنو مرّہ کی تادیب کے لیے روانہ کیا گیا۔ بشیر بن سعد نے ان پر قابو پا لیا اور ان کے جانور ہانک کر لائے لیکن رات کو اچانک دشمن نے آلیا......بشیر بن سعد اور ان کے رفقاء نے جم کر مقابلہ کیا بالآخر ان کے تیر ختم ہو گئے، نتیجۃً سب قتل کر دیے گئے، سوائے بشیر بن سعد کے......انہیں زخمی حالت میں فدک لایا گیا، وہ وہیں یہود کے پاس مقیم رہے اور زخم درست ہونے کے بعد مدینہ آئے۔ (از رحیق المختوم، ص: ۶۱۸)

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس سریہ میں مسلمانوں کے اُنتیس افراد نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا......لیکن نامعلوم کیوں؟ رحمۃ للعالمین کے غزوات و سرایا میں ان کا ذکر شہیدانِ راہِ وفا میں نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو ثقیف کی گلیوں میں

☆ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ:

ابو مسعود کنیت ...... قبیلہ ثقیف کے سردار ...... تمام اہلِ عرب میں معزز ...... غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل کے سامنے صلح کی خواہش کا اظہار کیا ...... اہلِ مکہ کو بدیل نے سمجھایا لیکن وہ نہ مانے۔ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے سنا تو کہا:

"اے قریش کیا میں تمہارا باپ اور تم میرے بچے نہیں؟"

سب نے کہا! "ہاں"

پوچھا "کیا تم کو مجھ پر کوئی بدگمانی ہے؟"

اہلِ مکہ بولے!" نہیں"

پھر بولے!"سنو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معقول صورت پیش کی ہے۔ اسے منظور کر لو اور مجھے اجازت دو کہ میں ان سے جا کر معاملات طے کر لوں"۔

اہلِ مکہ نے ان کو اپنا نمائندہ تسلیم کر لیا۔

کافی دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف پہلوؤں پر بات چیت کرتے رہے۔ پھر واپس قریش کے پاس پہنچے اور کہا:"اے قریش! میں دنیا کے بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے اصحاب کی جو عقیدت ہے جس قدر وہ ان صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرتے ہیں وہ کسی بادشاہ کو نصیب نہیں۔

میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار دیکھے ہیں لیکن وارفتگی اور ادب کا یہ منظر کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے ہیں تو ان کے ساتھی اسے چہرے پر مل لیتے ہیں ...... وضو کرتے ہیں تو لوگ اس پانی پر ٹوٹ پڑتے ہیں ...... جب حکم دیتے ہیں تو تعمیل کے لیے ہر شخص دوڑتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے...... بولتے ہیں تو مجلس میں سناٹا چھا جاتا ہے......کوئی شخص اس کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ ایسے شخص نے ایک معقول صورت پیش کی ہے، لہٰذا تمہیں قبول کر لینا چاہیے''۔

چنانچہ صلح حدیبیہ کا معاہدہ عمل میں آ گیا......

آٹھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو مدینہ پہنچنے سے قبل عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے مل کر اسلام قبول کر لیا......پھر رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنے قبیلہ میں جا کر اسلام کی اشاعت کریں۔ آپ ﷺ کو بنو ثقیف کی رعونت اور کبر کا خوب پتا تھا۔ فرمایا:

'' وہ لوگ تم سے لڑ پڑیں گے''۔ انہوں نے عرض کیا! '' وہ مجھے بہت عزیز رکھتے اور میرا احترام کرتے ہیں''۔

چنانچہ اپنے قبیلے میں پہنچتے ہی جا کر اپنے اسلام کا اعلان اور دعوتِ اسلام ان پر پیش کر دی لیکن جواب زبان کی بجائے تیروں سے ملا اور یہ شہید کر دیے گئے۔

(بحوالہ ابن ہشام و سیر الصحابہ)

مستدرک حاکم کی ایک روایت کے مطابق رات کو اپنے قبیلہ میں پہنچے......انہیں اسلام کی دعوت دی، وہ غصے سے پلٹ گئے۔ صبح اٹھے......اذان دی......یہ نامانوس آواز سن کر ایک شخص نے تیر مار کر شہید کر دیا۔ ابھی جان باقی تھی کسی نے پوچھا: '' تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے''۔ کہا! مجھ پر اللہ کا بڑا احسان ہے، میرا مرتبہ ان لوگوں کے برابر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑ کر شہید ہوئے، مجھے انہی میں دفن کرنا''...... چنانچہ مسلمانوں میں دفن کیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے شہادت کی خبر سنی تو فرمایا:

'' ان کی مثال صاحبِ یاسین جیسی ہے جنہوں نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور لوگوں نے ان کو شہید کر دیا ''۔ (سیر الصحابہ، ج:۷، ص:۱۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند شہیدانِ حق ......

جن کی شہادت گاہ اور وقتِ شہادت کے تعین میں تاریخ وسیر خاموش ہیں

سیرت رحمۃ للعالمین، جلد دوم ...... میں مولنا سلمان منصور پوری نے شہدائے اسلام کا جو تفصیلی اور تحقیقی نقشہ دیا ہے اس کے آخر میں عنوان ہے:

" شہدائے مشاہدِ مختلفہ "

علمائے سیر میں یہ تو اتفاق ہے کہ یہ صحابہ عہدِ مصطفوی میں شہید ہوئے مگر ان کے مشاہد کے تعین میں اختلاف ہے، ان کے نقشہ کے مطابق:

(1) قرعہ بن عتبہ (عقبہ) الانصاری، الاشہلی رضی اللہ عنہ۔

(2) مالک بن خلف بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ۔

(3) مخیریق ......اس کے بعد تصریح ہے کہ یہ غزوہِ احد میں شہید ہوئے۔ (ان کا اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔ دیکھیے ...... احد کی شہادت گاہ کے عنوان میں)

(4) ثابت بن نعمان بن امیہ رضی اللہ عنہ۔ ابو حنہ ...... بدری ہیں۔

(5) سہل بن روی بن وقش بن زغبہ رضی اللہ عنہ...... واقدی نے ان کو شہدائے احد میں شمار کیا ہے۔

(6 یزید بن سعید الکندی۔

(7) بشیر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ......خیبر میں زہر آلود گوشت کھانے سے وفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائی۔ (ان کا تفصیلی ذکر شہدائے خیبر میں کر دیا گیا ہے)

(8) طفیل بن النعمان بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ۔

(9) مسعود بن خلدہ رضی اللہ عنہ

(10) عبداللہ (حکم) بن سعید بن العاص امیہ قرشی رضی اللہ عنہ۔ (بدری ہیں)......

(11) مسعود بن الاسود بن حارثہ قرشی العدوی رضی اللہ عنہ

(12) ہبار بن سفیان بن عبدالاسد المخزومی رضی اللہ عنہ۔

گویا ان میں سے دو نام نمبر ۳، ۷ کا مقامِ شہادت معلوم ہے لہٰذا اصل تعداد دس ہوئی۔

راقمہ کو سیر الصحابہ سے مندرجہ ذیل شہدا کے نام تو ملے لیکن ان کے حالاتِ زندگی پیش کرنے والوں نے شہادت کے وقت اور جگہ کا نام نہیں لکھا۔

☆ بشیر بن معاویہ رضی اللہ عنہ:

ان کے عیسائی اسقف کے بھائی ......رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک ملنے کے بعد...... بخران کا ایک وفد مدینہ چلا تاکہ آپ ﷺ سے ملاقات کرے......ملاقات کے بعد واپس آئے تو راستے میں اسقف نے نامۂ مبارک پڑھنا شروع کیا۔ اتنے میں بشیر بن معاویہ کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی......انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ناز یبا کلمات سے یاد کیا۔ اسقف نے کہا:

''ایسا مت کہو وہ اللہ کے سچے نبی ہیں''۔

ان کے دل پر اس بات نے اثر کیا۔ دوبارہ مدینے پہنچے اور ہدایتِ ربّانی سے سینہ روشن ہو گیا......کسی غزوہ ہی میں شہادت پائی......البتہ تصریح نہیں مل سکی۔

(الاصابہ، بحوالہ سیر الصحابہ......حصہ اہلِ کتاب صحابہ)

☆ جلیبیب رضی اللہ عنہ:

پستہ قد......کالا رنگ......چہرے پر چیچک کے داغ......انصار میں سے تھے......ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اپنی لڑکی دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا تھا......رسول اللہ ﷺ نے کہا:

''کیا تمہارا نکاح کر دیں''۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے کھوٹا پائیں گے۔

فرمایا:'' تم اللہ کے نزدیک کھوٹے نہیں ہو''۔

پھر آپ ﷺ نے ان کو ایک انصاری کے گھر پیامِ نکاح دے کر بھیجا، انصاری نے انکار کر دیا ......انصاری کی بیٹی سن رہی تھی۔اس نے باپ کو آیت یاد دلائی:

﴿ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ﴾

انصاری نے فوراً ہاں کر دی......رسول اللہ ﷺ کو لڑکی کے اس جذبے کی اطلاع ملی تو اس کے لیے دعا کی:

''یا اللہ اس پر خیر کا دریا بہادے اور اس کی زندگی تلخ نہ کرنا''۔ چنانچہ نکاح ہو گیا۔

جلیبیب کسی غزوہ پر گئے۔غزوہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے کہا:''دیکھو کون کون لاپتہ ہے''۔صحابہ نے عرض کیا!''چند آدمی غائب ہیں''۔آپ ﷺ نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیب کو نہیں پاتا......مسلمان ان کی تلاش میں نکلے تو دیکھا کہ ان کی لاش سات مقتولوں کے درمیان پڑی ہے......آپ ﷺ نے فرمایا:

'' جلیبیب سات کو قتل کر کے شہید ہوا پھر لاش کو دستِ مبارک سے اٹھایا اور خود قبر میں دفن کیا''۔ (بحوالہ صحیح مسلم......سیر الصحابہ، حصہ سیر الانصار، ص:۲۷۵)

ملاحظہ: انہی سے ملتا جلتا واقعہ احد کے شہدا کے آخر میں سعد الاسود کا گزر چکا ہے۔ نامعلوم یہ دونوں ایک ہی شخصیت ہیں یا الگ الگ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی سے مسلمانوں کے اپنے ہی ہاتھوں

انسان خطا کا پُتلا ہے۔خصوصاً میدانِ جنگ میں جب دشمن بھی اپنی ہی نسل میں سے ہو......اپنا ہی ہم زبان ہو......لباس یا کوئی اور امتیازی نشان بھی دشمن اور اپنوں کے درمیان نہ ہوتو غلطی کا احتمال موجود ہوتا ہے۔

ذیل میں ان صحابہ کے نام دیئے جا رہے ہیں جو غلطی سے مسلمانوں ہی کے ہاتھوں شہادت کے اعلیٰ رتبہ پر فائز ہوئے۔

☆ حسیل یمان رضی اللہ عنہ:

ان کا تفصیلی ذکر غزوۂ احد کے شہدا میں گزر چکا ہے، یہ مسلمانوں کے ہاتھوں غلطی سے شہید ہو گئے تھے۔ (دیکھئے احد کے جاں نثاروں میں، ۲۲نمبر)

☆ ہشام بن صبابہ لیثی رضی اللہ عنہ:

مقبس بن صبابہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں...... ایک انصاری مسلمان نے غزوۂ مصطلق میں ان کو دشمن کا آدمی سمجھ کر حملہ کر دیا، جس سے یہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو گئے۔

(رحیق المختوم،ص:۵۲۹)

غزوۂ بنو مصطلق کو غزوۂ مُریسیع بھی کہا جاتا ہے۔

☆ نہیک بن مرداس رضی اللہ عنہ:

رمضان ۷ ہجری میں غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوتیس مسلمان ...... دشمن کی سرکوبی کے لیے نکلے اور کفار پر زبردست حملہ کیا، اس سرّیہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نہیک بن مرداس پر حملہ کیا جو بنوفزارہ میں سے تھے۔ جب کہ نہیک بن مرداس لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہتے ہی رہ گئے ......

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

" تم نے اسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا"...... اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے جان بچانے کے لیے یہ کلمہ کہا تھا"...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عتاب فرمایا: "کہ تم نے اس کا دل چیر کر یہ کیوں نہ معلوم کرلیا کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا"...... اس پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اتنا افسوس ہوا...... کہنے لگے! "کاش میں اس سے پہلے پیدا ہی نہ ہوا ہوتا "۔

اس سرّیہ کو "رحیق المختوم" کے مصنف نے "سرّیہ میفعہ اور سرّیہ خربہ" دونوں ناموں سے ذکر کیا ہے۔ مندرجہ بالا بیان بھی اسی کا ہے۔ جب کہ "رحمۃ للعالمین" کے مصنف نے سرّیہ میفعہ الگ...... اور سرّیہ خربہ کا الگ ذکر کر کے...... سرّیہ خربہ کے امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو لکھا ہے۔ جب کہ نہیک بن مُرداس رضی اللہ عنہ کے غلطی سے ...... مارے جانے پر دونوں متفق ہیں۔

سنن ابی داؤد میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حُرقات قبیلہ کی طرف روانہ کیا۔ وہ لوگ فرار ہو گئے البتہ ایک شخص کو ہم نے پکڑ لیا، اس نے کہا لا الہ الا اللہ۔ اس کے باوجود ہم نے اس کو قتل کر دیا............ آگے اسی طرح پورا واقع ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد، ح:۲۶۴۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذیمہ کی طرف بھیجا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام دعوت لیکن وہ واضح طریقے سے یہ نہ کہہ سکے کہ ہم نے اسلام قبول کیا بلکہ گھبراہٹ میں یہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ہر مسلمان کا قیدی اس کے سپرد کر دیا۔ نیز یہ کہا کہ ہر مسلمان کے پاس جو قیدی ہے اسے قتل کر دے۔ میں نے کہا! ''واللہ میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا''۔ جب ہم رسول ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو پورا واقعہ بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ ''۔

''یا اللہ! خالد نے جو کچھ بھی کیا ہے میں اس کام سے الگ ہوں''۔

آپ ﷺ نے دوبار یہ الفاظ کہے۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب بعث النبی خالد بن الولید الی بنی جذیمۃ، ح:۴۳۶۶)

اس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ اس سریے میں غلطی سے ایسے لوگ مسلمانوں ہی کے ہاتھوں قتل ہو گئے جو کفر سے اسلام کی طرف لوٹ آئے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ وہ قتل کے وقت اسلام پر قائم تھے یا کفر کی طرف ان کے دل لوٹ گئے تھے۔

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَان ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفّار کی زد سے بھی محفوظ رہے

شہادت بھی مل گئی

اللہ رب العزّت کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴾ (الحج : ۵۹، ۵۸)

''اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر وہ شہید کر دیے گئے یا اپنی موت مر گئے، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ جاننے والا اور بُردبار ہے''۔

جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا:

'' مَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ''

(مسلم، کتاب الامارہ...... ابنِ ماجہ کتاب الجہاد...... ابنِ ابی شیبہ کتاب الجہاد...... بحوالہ زادالمجاہد)

''جو اللہ کے راستے میں طبعی موت مرجائے وہ شہید ہے''۔

کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جو اللہ کے راستے میں سینہ و سر کی قربانی دینے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزم گاہ کی طرف نکلے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو دشمن کی زد سے محفوظ رکھا اور انہیں طبعی موت کے ذریعے شہادت کے اجرِ عظیم کے انعامات سے نوازا۔

ان میں مندرجہ ذیل خوش نصیب اصحاب کا ذکر احادیث میں دستیاب ہے:

☆ عبداللہ بن عبدنہم رضی اللہ عنہ:

جاہلیت میں عبدالعزیٰ کہلاتے تھے......رسول اللہ ﷺ نے انہیں مشرّف بہ اسلام کرنے کے ساتھ ہی ان کا نام بھی مشرّف بہ اسلام کر دیا یعنی عبداللہ نام سے نوازا۔

باپ فوت ہو چکا تھا، چچا نے اسلام لانے کے جرم میں مظالم کا نشانہ بنایا اور سب کچھ چھین لیا۔ یہاں تک کہ جب ہجرت کرنے لگے تو تن کے کپڑے بھی اُتروا لیے۔ والدہ نے ایک چادر دی...... جس کے دو ٹکڑے کر کے اپنا ستر ڈھانپا......مدینہ منورہ پہنچے، بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حالت دیکھی تو:

" ذُو الْبِجَادَیْن " ...... (دو چادروں والے) کہہ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ اکثر خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر رہتے۔ نو ہجری میں غزوۂ تبوک میں اللہ کے راستے میں جسمانی قوت لگانے ...... دشمنانِ دین کو تہِ تیغ کرنے ......اور شہادت پانے کے ارادے سے نکلے۔ وہیں معمولی سی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔

ابو بکر صدیق اور عمرِ فاروق رضی اللہ عنہما نے خود قبر کھودی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے باغیچہ جنت میں اتارا۔ (سیر الصحابہ۔ ج:ہفتم،ص:۱۳۷)

☆ زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ:

نسباً یہودی تھے، خود کہا کہ میں نے نبیِ آخر ﷺ کی تورات میں مذکورہ تمام نشانیاں دیکھ لیں لیکن دو چیزوں کا تجربہ کرنا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ ﷺ کو کچھ ضرورت تھی، میں نے اسّی مثقال سونا خود کہہ کر قرض دیا۔ جب معیّنہ مدت گزرنے میں تین دن باقی رہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور گریبان پکڑ کر زور سے کھینچ کر کہا! "تم نے قرض ادا نہیں کیا" ...... اللہ کی قسم! تم بنو عبدالمطلب ہمیشہ سے ہی ایسے کیا کرتے ہو...... عمر رضی اللہ عنہ پاس تھے، انہوں نے کہا: "او اللہ کے دشمن تو رسول اللہ ﷺ سے گستاخی کرتا ہے"۔...... رسولِ رحمت ﷺ مسکرائے اور فرمایا: "عمر مجھے توقع تھی کہ تم اس سے یہ کہتے کہ نرمی سے تقاضا کرو اور مجھے کہتے کہ میں وقت پر قرض ادا کروں۔ جاؤ اس کا قرض ادا کرو اور بیس صاع کھجوریں زیادہ دے دو"۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: "یہ کھجوریں زیادہ دینے کا کیوں کہہ رہے ہیں"۔ جواب ملا! "میں نے تم سے جو سخت کلامی کی ہے اس کا کفّارہ ہے"...... میں نے کہا میں دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا ان کا حلم غصّے پر سبقت لے جاتا ہے؟...... مجھے اس کا تجربہ ہو گیا...... میں مسلمان ہوتا ہوں"۔

اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ اسلام کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے غزوۂ تبوک میں گئے اور واپسی میں وفات ہو گئی۔ (مستدرک حاکم بحوالہ سیر الصحابہ، ج:۱۲)

☆ ابو سنان بن محصن رضی اللہ عنہ:

غزوۂ بنی قریظہ میں قضائے الٰہی سے وفات پائی۔ (تفصیل دیکھئے "شہادت گاہ بنو قریظہ" میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شہادت گہِ الفت کے سرفروش ایک نظر میں

☆ مکہ مکرمہ میں	3 شہدائے کرام
☆ بدر میں 14 متفق علیہ	
	3 مولانا سلمان منصور پوری کے بیان کردہ
☆ غزوہ سویق	2
☆ احد	70 متفق علیہ
	3 ''سیر الانصار'' کے مطابق
	1 مخیریق رضی اللہ عنہ
	2 جو احد ہی کے زخموں کے سبب فوت ہوئے
☆ رجیع اور تعیم میں	10
☆ بئرِ معونہ	68
☆ خندق	5
☆ قینقاع کے بازار میں	1
☆ غزوہ بنو قریظہ	2
☆ غزوہ غمہ یا ذی قرد	3
☆ سریہ ذی القصہ	9
☆ سریہ وادی القریٰ	9
☆ عکل و عرینہ کے ہاتھوں	1
☆ غزوہِ وادی القریٰ	9
☆ غزوہِ خیبر	20
☆ سریہ ابن ابی العوجا	1
☆ سریہ ذات اطلع	14 بحوالہ رحیق المختوم

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	10 بحوالہ ابنِ اسحاق ودولابی
☆ موتہ	1 سفیر رسول اللہ ﷺ
	13 شہداء
☆ حرمِ مکہ میں	نامعلوم تعداد
☆ فتحِ مکہ میں	2
☆ حنین	6 بحوالہ رحمت للعالمین
	1 بحوالہ رسول رحمت
☆ طائف	12
☆ سریہ قطبہ بن عامر	قطبہ بن عامر اور ان کے کچھ رفقاء
☆ بنو بلوح کے ہاتھوں سریہ قدید	بشر بن سُوید اور ان کے کچھ رفقاء
☆ اطراف فدک	29 بحوالہ رحیق المختوم
☆ بنو ثقیف کی گلیوں میں	1
☆ مزید مختلف جگہوں پر	10 بحوالہ رحمۃ للعالمین
☆ مزید مختلف جگہوں پر	2 بحوالہ سیر الصحابہ
☆ مسلمانوں کے اپنے ہی ہاتھوں غلطی سے	3
☆ طبعی موت	2
☆ کل تعداد	326

اور اب ایک نظر ابوحمزہ اقبال کیلانی کا مرتب کردہ نقشہ شہدا اور دشمن کے مقتولین کی تعداد......

	نام غزوہ یاسریہ	مسلمانوں کا نقصان			دشمن کا نقصان		
		اسیر	زخمی	شہید	اسیر	زخمی	مقتول
1	غزوہ بدر			22	70		70
2	غزوہ احد		40	70			30
3	غزوہ احزاب		50	6			10
4	غزوہ خیبر			18			93
5	سریہ موتہ			12			نامعلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6	غزوہ مکہ			2			12
7	غزوہ حنین			6	6000		71
	کل تعداد		90	136	6070		286

غزوات اور سرایا میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی کل تعداد = 422

نمبر شمار	کارروائیوں کا مقصد	کارروائیوں کی تعداد	شہداء کی تعداد	تعداد مقتولین دشمن
1	تبلیغ اسلام اور تکمیل معاہدات	5		
2	بت شکنی کی مہمات	3		
3	دشمن کی طرف سے ڈاکہ زنی کے بعد مسلمانوں کا تعاقب	10	19	12
4	ذاتی نوعیت کے واقعات قتل	5		5
5	غلط فہمی کی بناء پر پیش آنے والے تصادم	6		127
6	سرحدوں کی حفاظت کے لیے کی گئی کاروائیاں	38	73	11
7	دشمن کی طرف سے دھوکہ دہی اور بغاوت کے واقعات	8	82	410
8	جنگیں (غزوات وسرایا)	7	136	286
	کل تعداد	82	310	851

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

☆ صحیح بخاری	
☆ صحیح مسلم	
☆ رحمۃ للعالمین (جلد دوم)	سید سلمان منصور پوری
☆ رحیق المختوم	مولانا صفی الدین مبارکپوری
☆ سیر الصحابہ	مولانا معین الرحمٰن شاہ ندوی
☆ مختصر سیرت الرسول (اردو ترجمہ)	مولانا محمد اسحاق
☆ سیرۃ النبی ﷺ	مولانا شبلی نعمانی
☆ الجہاد فی الاسلام	مولانا ابو الاعلیٰ مودودی
☆ رسول رحمت	مولانا ابو الکلام آزاد
	(مرتب غلام رسول)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت گہِ الفت میں

یہ وہ گواہی ہے۔جس کے لیے زبان ہی نہیں بلکہ دل، جگر، آنکھ، کان، بازو، سر، سینہ، غرض ہر عضوِ بدن ایمان ویقین کے جذبہ توانا کے ساتھ...... موت کی آغوش میں اتر کر پکارتا ہے:

فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَة ......"رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا"۔

یہ وہ مقدس گواہی ہے۔جس کی توثیق وتائید کے لیے روح الامین ...... مہبط الکتاب کے لب اطہر پر ان آیاتِ بیّنات کی تنزیل کا فریضہ ادا کرتے ہیں:

"جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے، اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے (اور شہید ہو کر ان میں) شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ قیامت کے دن انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔" (آلِ عمران: ۱۷۰)

قیامِ شہادت کی یہی وہ معراج ہے۔جس کو حاصل کرنے والے کے احترامِ مقام......ادب رفعت......حفظِ بقا ......اور اعترافِ عظمت کے لیے" عِبَادُ الْمُؤْمِنِين " کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہدایت فرماتا ہے۔

"جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے"۔(البقرہ: ۱۵٤)

شہید! جس کی روح کو...... جنت الفردوس کی ابدی حیات میں پہنچانے کے لیے...... موت سبک سواری کا کردار ادا کرتی ہے۔

شہید! جس کے لیے شہادت جیسی حلاوت...... شہادت جیسی نعمت...... شہادت جیسی دولت سے بڑھ کر دنیا وعقبیٰ دونوں میں اور کوئی چیز نہیں، تبھی تو اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر" مانگو کیا چاہتے ہو تا کہ تمہیں عطا کیا جائے"...... شہید عرض کرتا ہے:

مجھے دنیا میں واپس بھیج تا کہ میں دس بار تیرے راستے میں لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں۔(صحیحین)

حق تو یہ ہے کہ کلمہ طیبہ کا اقرار کرنے کے بعد جسم، جان اور مال کی فداکاری سے گزرے بغیر اسلام کی تکمیل اور اسلام کا دعویٰ ہی ناقص اور خام ہے۔ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

"جس نے عمر بھر نہ جہاد کیا، نہ کبھی اس کی خواہش دل میں پیدا ہوئی، تو وہ منافقت کی موت مرا"۔ (مسلم،ج:۱۹۱۰)

اسلام کا دورِ اول ...... قرونِ زرّین...... جس میں خود قائدِ اسلام، ہادیٔ دین ﷺ موجود تھے۔ جب اسلام کا دعویٰ کرنا...... انگاروں پر لیٹنے کے......اور آگ میں کودنے کے مترادف تھا۔ اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس بے مثال شہادتِ حق کا فرض ادا کیا، اس کی نظیر دنیا کبھی ...... اپنی تاریخ میں دیکھ نہیں پائے گی۔

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے ——— لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ